حق حق حق

حمد سد علی احسانہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب ملفوظات

شیخ العالم مخدوم و مکرم حضرت شاہ عبد الحق احمد ردولوی قدس اللہ سرہ

المسمے بہ

انوار العیون فی اسرار المکنون

مترجم اردو

حسب فرمایش فاضل متبحر عالم و دانا رئیس اعظم ردولی شریف جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب

دام ظلہ العالی المجد والکرم باہتمام خاکسار محمد عبد الاحد صدیقی تاجر کتب مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

صرف ٹائٹل

فہرست اشیاتِ لکھنؤ

یہ وہ مشہور کارخانہ ہے جو مدت سے سوداگروں و بیوپاریوں کو عمدہ نفیس مال واجبی قیمت سے بھیجکر نفع پہونچاتا ہے اب علم خریداروں کی ترغیب کو
یہ فہرست مختصر مشتہر کیجاتی ہے کہ وہ اپنی فرمایشات طلب کر کے اسکی عمدگی مال و کفایت قیمت کی قدردانی فرمائیں۔ ہر فرمایش بذریعہ
ہوگی۔ زیادہ قیمتی فرمایش کیلئے ۵ فیصدی پیشگی آنا چاہئے کیونکہ واپسی مین خرابی مال اور نقصان محصول ہوتا ہے۔ صاحب خریدار
اپنا نام مع ڈاکخانہ و ضلع صاف تحریر فرمائیں۔ فہرست کا لفافہ جو صاحب طلب فرمائیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجیں نمونہ ہر رنگ روانہ کیا

فہرست اسباب چکن و کامدانی وغیرہ

نام جنس مع وضع	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی پیش بوٹیدار شہری ۴ گز کا ہے	[illegible]	[illegible]
تھان چکن جسکے گل بوٹون مین کامدانی کا کام	[illegible]	[illegible]
بیلدار و بوٹیدار اعلیٰ و معمولی بعض گرہ بیش کم	[illegible]	[illegible]
تھان شرقی ساخت لکھنؤ باریک اعلیٰ	[illegible]	[illegible]
تھان ململ ہر وضع و ہر رنگ بہر وضع کے	[illegible]	[illegible]
دوپٹا ناسی معہ بوٹی زری بھی ہر رنگ مار خانہ	[illegible]	[illegible]
چکن کا مال تیاری ایک چکن دار انگرکھا ہر قسم کا	[illegible]	[illegible]
رومال کامدانی سادے و رنگین ہر جا	[illegible]	[illegible]
چکن جسکے گل بوٹون نہایت عمدہ کا کام	[illegible]	[illegible]
رو چکن بیلدار و بوٹے دار بہت عمدہ	[illegible]	[illegible]
ساری و کامدانی برائے عورات سفید و رنگین	[illegible]	[illegible]
ساری چکن گل بوٹین بہار کامدانی	[illegible]	[illegible]
صافی چھینٹ سوتی و ریشمی برائے اہل علم	[illegible]	[illegible]
پائجامہ سوتی و ریشمی خامیت و رنگ عمدہ	[illegible]	[illegible]
کرتے بیلدار و بوٹیدار سے جو سوتی ہو	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن جو کہ شے دو پلی گول اسلامی ساخت لکھنؤ	[illegible]	[illegible]
سوزنی و ریشمی و کلابتونی گول ساخت	[illegible]	[illegible]
گول ٹوپی سبز و سیاہ و سرخ و کار چوبی		
کلاہ مندیل نما جو خیمہ زری بہت عمدہ	[illegible]	[illegible]
کلاہ گنبدی نما ساخت دوپلی و لکھنؤ		
ریشمی و کلابتونی و زردوزی بہت عمدہ	[illegible]	[illegible]

فہرست اسباب آب مائی و متفرقات

نام جنس مع وضع

رومالی مین چکن و بوٹیدار و بالدار سفید و رنگین
جن مین ہمدانی مین چکن و بوٹیدار و بیلدار ہے عمدہ تک
پلنگ پوش جھالردار و بالدار رو سے
انگیا بسی کی نہایت عمدہ ایک اکلی کھانے سے
لب بسی آنہ ہوجاتے ہین فیصدی
گیلی کی ہر وضع ہر قسم کی ۲ روپے سے تک
ساڑی قلمدان کامدانی کے نہایت عمدہ ہے
گلوبند کا کام جو ہر رنگ جین
گلوبند ریاں لگاتے ہین ۲ روپے سے ۹ روپے تک
لکھنؤ سینگ زنانہ و مردانہ ۱ روپے سے ۴ روپے تک
انگوٹھی و چھلے سادہ کاری ۲ روپے سے تک
حلوا سوہن ۴ روپے سے تک علاوہ اسکے
ہر قسم کا مال عمدہ اور بکفایت مل سکتا ہے۔

نوٹ واضح ہو کہ عرض تھان شرقی کا ۸ گرہ
اور طول فی نمبری ۹ گز ہوتا ہے اور تھان عرض
جو ولایتی ململ پر تیار ہوتے ہین انکا عرض
ایک گز سوا گز ہوتا ہے اور طول ۹ و ۱۰ گز۔

ناظرین ہر شی کی قیمت جو تحریر کی ہے کہ قیمت
اس قیمت تک اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شے
ان دونوں قیمتوں کے درمیان ہر قیمت کی مطلوب
ہو مل سکتی ہے مثلاً تھان چکن بیل دار مع

فہرست عطر ہر قسم مع

نام عطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر روح گلاب	[illegible]	•	
عطر گلاب	[illegible]	[illegible]	•
عطر حنا	[illegible]	[illegible]	•
عطر موتیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر کیوڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر کیوڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر چنبیلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر خس مشکی	[illegible]	•	•
روح باگری	[illegible]	•	•
عطر جوہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر عروس	[illegible]	[illegible]	•
عطر شمناز	[illegible]	[illegible]	•
عطر مجموعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر سہاگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر چمپا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر اگر کہنہ	[illegible]	[illegible]	•
عطر نرگس	[illegible]	[illegible]	•
عطر سنگترہ	[illegible]	[illegible]	•
عطر فتنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر شمامۃ العنبر	[illegible]	•	•
عطر برگ حنا	[illegible]	•	•

موتیا و بوٹیدار اسکی قیمت ہر تک ہے اسی طرح تک کے موجود ہین۔ مگر جسقدر قیمت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر مال
عمدگی بھی زیادہ ہوتی ہے **چکن اور کامدانی** کے تھان جو ہمارے کارخانہ مین تیار کرائے جاتے ہین انمین کام برابر کا ہوتا ہے اور بازار کے تھانون
مین اوپر کا کام زیادہ اور اندر کا کم ہوتا ہے جو صاحب ایکبار تھان منگوا کر ملاحظہ فرمائینگے وہ اضافہ کو دخل دینگے اور ضرور دوبارہ طلب فرمائینگے

المشتہر

خاکسار محمد عبد اللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعریف اُس سچے اور برحق مالک کو جسنے تمام دُنیا
مخلوقات کو نیستی کے میدان سے دُنیا کے
دست صحرا مین ایک حکم کن ارشاد فرما کر بیشمار
بے انتہا روحون اور جسمون مین پیدا کیا اور ہر ایک
کیے ہوئے کو اُن کامون مین جو قابل اُنکی مصلحتون
تھے بلحاظ - کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے تم سب کو
پیدا کیا) کے اُس طریقہ سے جو اُنکے لائق تھا
نزول کیا اور ہر گروہ کا اصل مقصد بحکم آنکہ (سب
جو اُنکا شغل ہے اُسی مین خوش ہین) اسکے
[illegible]ہ کے موافق اُسی کے طریقہ پر منحصر رکھا جیسا کہ
[illegible]ن اور ولیون کے قطب و شیخون کے شیخ حضرت
نظام الدین (پاک کی اللہ نے اُنکی روح) اپنی
[illegible]ن پر سلنے والی موتی بچھاور کیے جانے کے قابل
[illegible]ن فرماتے تھے کہ ہر قوم کے لیے ایک طریقہ ایک قبلہ ایک روش ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے نہایت و ثنائے بیغایت مر ملکے را کہ
ملک جود از کتم فقود در صحراے ایجاد از
عالم امر کہ عبارت از کن فیکون ہست از جواہر
ارواح و اجسام نامحصورہ و نامتناہی بوجود
آوردہ و ہر یک موجودے را بر امور مصالح
او بحکم أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا در منہلے کہ
سزاوار او ست در آورد و ہر یک گروہے را
مقصود او در راہ او بکمال حال او بنہاد کہ كُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ چنانچہ حضرت قطب
الاقطاب والاولیا الشیخ المشائخ
حضرت شیخ نظام الدین قدس
اللہ روحہ از زبان دربار گوہر
نثار خود مے فرمود مصرع
ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے

اُس زمانہ کے خسرو نے جو
اُس قطب حق کے مریدوں مین چنے ہوئے مرید
تھے دوسرا مصرعہ موزون فرماکے شعر پورا کردیا۔
(مین نے اپنا قبلہ ایک بانکی ٹوپی والے کی طرف قائم
کیا) اور بیحد تعریف خاص اُس خدا کو جسنے آدمی کی ذات
کو (بیشک ہمنے آدمی کو بہترین بناوٹ پر پیدا کیا ہے
لحاظ سے اپنی جانشینی کے تخت پر ۔ بیشک مین کرنیوالا
ہون زمین مین جانشین) کے فرمان موہبت
نشان کے لحاظ سے پہونچایا اور اسلام کے قابل دل
والون کے دلون کو ۔ (ہان پس جسکا سینہ اللہ نے کھولدیا
پس وہ اللہ کے نور سے روشن ہے) کی عنایت کا سورج
نکالنے اور رہنمائی کا نور ظاہر کرنے کے سبب نفس کے
اندھیرے سے (تحقیق نفس ضرور حکم دینے والا ہے بُرائی
کی طرف) اسلام کی عزت کی بدولت پر نور اور آباد
کردیا۔ اور بیحد تعریف اس نعمت دینے والے کو جو
بندون کی روحون کے جو ہیرون کو جسمون کے جنگل اور وہمون
کے سمندر سے گذارتا اور اپنا پہچاننے اور جاننے والا
کردیتا ہے اور بیحد تعریف خاص اُس بادشاہ کو جسنے
اپنی درگاہ سے نزدیکی ڈھونڈھنیوالون کے دلونکو کہ جو بڑی
ہے بڑائی اُسکی اور عام ہین نعمتین اُسکی (لیکن اللہ
کی جھاڑو سے صاف ستھرا کردیا اور سوا خدا کے پاک کیا

خسروزمان کہ برگزیدۂ آن قطب سبحانی
مصرعۂ دوم در سلک نظم منتظم گردانید و باتمام
رسانید مصرع من قبلہ راست کردم بر سمت
کج کلاہے ٭ و مراینز دے را کہ وجود انسان را
حکم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْم بر تخت
خلافت بہ توقیع اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ
بنشانید و دلہائے اہل اسلام را بطلوع
آفتاب عنایت و بظہور انوار ہدایت افروز
شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ از ظلمات نفس امارہ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بعز اسلام
منور و معمور گردانید و مر منعمی را کہ جواہر
ارواح بندگان را از بر اجسام و بحر
اوہام گذرانیدہ بدشتناسائی و آشنائی
خود میگرداند و مر بادشاہے را کہ قلوب
مقربان حضرت عزت خویش
جلت کبریائہ و عمت آلائہ بجاروب
لاالٰہ تصفیہ داد و نفی غیر ازان کرد

[1] یہ آیہ کریمہ ۳۰ پارہ کے ۲۰ رکوع میں ہے
[2] یہ آیہ کریمہ ۱ پارہ کے ۴ رکوع میں ہے
[3] یہ آیہ کریمہ ۲۳ پارہ کے ۱۷ رکوع میں ہے

در بیان (اصول) ۱۰

اور (لیکن اللہ) کی توحید کے ملکون مین باغی
نفس کے لشکر اور سرکش شیطان کی فوجون کے غلبے سے
امن امان کے قلعہ مین محفوظ نہین موجود لیکن اللہ
کے مشاہدہ کی نعمت کے دسترخوان پر راحت کے ساتھ
بٹھایا اور سچائی کے نشستگاہ مین قدرت والے
بادشاہ کے پاس اُکی منزل مین جاگزین کیا تاکہ یہ
لوگ دوئی کی حالت سے کہ مراد اُس سے نیکی اور بدی اور
اجالا اور اندھیرا اور ایمان اور کفر کا عالم ہے بچ نکل
گئے اور جسکا وعدہ قیامت کی کل کو ملنے کا تھا آج
ہی ملگیا گویا اور دن کل کا وعدہ ہو لیکن ہمکو تو آج
یہین نقد مل گیا اور بہت سا درود اور بے گنتی
تعریف خاص اُس سردار کو جو نبیون ران پر سلام کے
قافلون کا سردار قافلہ ہے اور خاص اُس شرع بنانے
والے کو جسکی شرع کے زیور سے بالخصوص تمام جنون اور
انسان کو آراستہ کردیا اور خاص اُس رہبر کو جسکے چلنے
کا راستہ مشہور سے بڑھ کر نظر اور سرکشی ہے اور خاص اُس
صوفی کو جسکا مقام ہوا دو کمانون کی برابر سے کم
ہے جیسا کہ موتی برسانے والی سوتی پیچھا دیکھے جانے
کے قابل زبان سے آپ رسول اللہ ان پر درود
اور سلام بھیجے فرماتے ہین۔ آدم اور جو انکے سوا ہے
میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے قیامت کے دن

و در ممالک توحید اِلّا اللہ از غلب
لشکر نفس باغی و تسلط جنود شیطان
طاغی در حصن امن و امان برمادۂ شہو
لیس موجود الا اللہ براحت بنشاند و
در منزل فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر تمکن داد تا ایشان از قسم
دوئی کہ آن عالم خیر و شر و نور و ظلمت
و ایمان و کفر است ایمن گشتند و
آنچہ وعدہ بفردا بود نقد وقت
ایشان شد بیت دیگران را وعدہ
گر فردا بود ہا لیک ما را نقد ہم اینجا بود
و درود بسیار و آفرین بیشمار مر سرورے
را کہ قافلہ سالار قوافل انبیاست
و مر شارعے را کہ زیور شریعت او
مر ہمہ جن و انس را پیرایستہ و مر سالکے
را کہ منہج سلوک او مازاغ البصر و ما طغٰی است
و مر صوفیے را کہ مقام او قاب قوسین او
ادنٰی است چنانچہ از زبان دربار
گوہر نثار خود رسول صلے اللہ
علیہ وسلم فرماید کہ آدم و
من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ

اور میرے لیے فخر نہیں یعنی حضرت آدم اور بہت آدمی
اسکے یعنی میرے چھتر کی چھاؤں میں ہیں اور ہونگے بلکہ
اُسی کے سبب سے ہیں اور اُسی کے ساتھ ہیں اور خاص
اس شریف کو کہ اُس حضرت نے جسکا جلال بڑا ہو
اور بخشش عام ہے (نہیں معبود لیکن اللہ) کے چہرہ
کے حُسن کی آرایش اور اسکے حُسن کے کمال کی زینت
اپنے اُسی شریف رسول یعنی محمد (اللہ اُن پر درود
سلام بھیجے) کے کل کے سوا دوسری کسی چیز پر
منحصر نہیں رکھی اور خاص ایسے جہان پناہ کو کہ محمد
بھیجا ہوا اللہ کا (اللہ آپ پر درود و سلام بھیجے) اسکا
خطاب ہے اور (میں نبی یوسف ہوں) اسکی دولت کے سورج
کا نکلنا ہے اور پورب سے پچھم تک اُسکی اُمت کی سلطنت
ہے اور فرمایا اُسنے کہ اُسپر سلام ہو۔ دکھایا گیا مجھکو تمام
روے زمین پس دکھائے گئے مجھکو سورج نکلنے اور
سورج ڈوبنے کے سب موقعے کہ بعد کو پہونچیگی
بادشاہی میری اُٹھنے والی اُمت کی اُن مقاموں میں
جو روے زمین سے مجھکو دکھائے گئے۔ اور اُسکی آل کے لیے
کہ بلحاظ حکم (نہیں چھوتے ہیں اسکو لیکن پاک کیے گئے
لوگ) کے نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا اُن کا
قدمگاہ ہوا اور یہ حکم کہ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ
کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہو جانے والوں کو

ولا فخر لی۔ آدم و آدمیان و عالم
و عالمیان در سایۂ چتر میم اُویند و
بلکہ از اُویند و بہ ویند و مر شریف
را کہ حضرت جل جلالہ و عم نوالہ
چہرہ لا الہ الا اللہ را جز بجمال
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
زیب جمال و زینت کمال ننہاد و مر
جہان پناہے را کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطاب اوست و انا نبی السیف
طلوع آفتاب دولت اوست و از
مشرق تا مغرب ملک امت اوست
قال علیہ السلام زویت لی الارض فاریت
مشارقها و مغاربها سیبلغ ملک
امتی الی حیث ما زوی لی منها و مر آل
او را کہ بر حکم لا یمسہ[۱] الا المطهرون
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب
قدمگاہ ایشانست ان[۲] اللہ یحب
التوابین و یحب المتطهرین

۱ یہ آیہ کریمہ ۲۷ پارہ کے ۱۴ رکوع میں ہے ۱۲
۲ یہ آیہ کریمہ ۲ پارہ کے ۱۲ رکوع میں ہے ۱۲

فرون کا تکیہ گاہ ہے (وہ لوگ جنھون نے نیکو تر کی نیکی اور زیادہ
پایا ہے انکے منصب کی نشانی ہوا اور پیری آمت کے عالم اسرائیل
اشمنو اولاد نبیون کی مانند ہین) انکا دستگاہ ہے اور
بین اصحاب انکے صحبتون کے لیے جو آسمان جانشینی کے
بنے برج اور رہنمائی کے برجون کے تارے ہین اور گمراہی
کے میدان مین بھٹکے ہوؤن کو انھون نے سیدھی راہ
بتائی ہے کہ میرے صحبت مانند تارون کے ہین انمین سے
جسکی پیروی تمنے کی ہدایت پائی)
اور بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے فقیر حقیر اللہ کے
فقیرون کا خدمتگزار اللہ کے دوستون کا محتاج
عبدالقدوس بیٹا اسماعیل بیٹے صفی حنفی غزنوی
کا گرد جھاڑنے والا خانقاہ قطبون کے قطب نیون کے
تاج دوستون کے رہنما عارفون کے سلطان اصلون کی برہان
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق۔
رودولوی صاحب توشہ کا مقدس کیا اللہ نے انکے
سونیز بھیدون کو کہ جب ایک مدت مین اپنے آپ کو
حضرت موصوف کی برکت والی خانقاہ اور پاک روضہ
مین جو بہشت کے باغون سے ایک باغ اور خوشی کے گلشنون
سے ایک گلشن ہے سخت کوششین اور دراز جاڑے میں
کرکے گھلایا اور کمزور اور دبلا بنالیا اور پیاس کی گرمی
سے جلا اور بھوک کی سختی برداشت کی یہانتک کہ

تکیہ گاہ ایشانست الذین احسنوا الحسنی
وزیادۃ طغراجاہ ایشانست علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل دستگاہ ایشانست
ومراصحاب او راکہ شموس فلک
خلافت ونجوم بروج ہدایت بودہ اند و
گم شدگان تیہ ضلالت را راہ ہدایت
مے نمودہ اند کہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم لواے ایشانست
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین وبعد میگوید
فقیر حقیر خادم فقراء اللہ و مفتقر
احباء اللہ عبدالقدوس بن اسمٰعیل بن
صفی الحنفی الغزنوی خاکروب خانقاہ
قطب الاقطاب تاج الاولیا ہادی الاصفیا
سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق رودولوی صاحب
توشہ قدس سرہ العزیز کہ چون مدتے خود را
درخانقاہ متبرکہ وروضۂ مطہرۂ آنحضرت کہ
روضۃ من ریاض الجنۃ وحدیقۃ من حدائق
البہجۃ بودہ است بمجاہدات شدیدہ وریاضات
مدیدہ بگدا ختم وزار و نزار ساختم
وبگرسنگی وتشنگی درسوختم و در ساختم چنانچہ

ہمراہی کا تیر مٹ جانے کے مقام مین پہونچ گیا اور
جان کی بلبل دل کے باغ مین اپنے آپ سے جدا آپ
پہچاننے لگی اور دوست کا بھید جاننے والی اور
اسکا دم بھرنے والی ہوگئی اور حالت جس روز بیان
کی جائیگی خبرین اسکی کہ کس لیے تیرے پروردگار نے
سکے واسطے وحی بھیجی تھی کی پیش آئی تو مین نے چاہا
کہ اس راہ کے پہچاننے والون کی بعض حقیقتین
اور باریکیان اور اس درگاہ مین پہونچے ہوون کے
بعض مقامات اور حالات موجودہ زبانی یاد اور
بر زبان باتون مین سے بیان کرون اور ایک رسالہ
کے طور پر اُس کو اکٹھا کردون جب یہ قصد ہوا اس وقت
موجودہ حالت کی کشش نے دل کو اسپر متوجہ کیا کہ کچھ
منقبتین حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کا تبرکًا اور تیمنًا سب کے پہلے لکھون اور اس رسالے کے
مقبول اور مفید ہونے کا وسیلہ گردانون (کافی ہے
ہمارے لیے اللہ اور اچھا وکیل اچھا مالک اور اچھا
مددگار) جان تو کہ جب حضرت شیخ العالم موافق حکم
(اے نبی جہاد کر کافرون منافقون سے) اور موافق
حکم (فرمایا نبی نے اُسپر اللہ رحمت اور سلام بھیجے
بازگشت کی ہمنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی
طرف) صمدیت کی درگاہ کے رسول کی پیروی و موافقت مین

و راج معیت در مقام محویت بر آمد
بلبل جان از بوستان جنان
با خود بیخود در مقام آمد و با دوست ہم[1]
دمساز بر آمد حالت یوم تحدث
اخبارہا بان ربک اوحی لہا سوی
خواستم تا بعضے از حقائق و دقائق
عارفان این راہ و مقامات و حالات
واصلان این درگاہ بر زبان حال در
محفظۂ مقال بہ بیان سپارم و در سلک
رسالہ منسلک گردانم آنگاہ جاذبۂ وقت
دل را متوجہ بدان کردہ کہ مناقب حضرت
شیخ العالم را بالتبرک والتیمن بتقدیم
رسانم و برائے قبولیت و افادیت
این رسالہ بدان وسیلت آرم حسبنا اللہ
ونعم الوکیل نعم المولے ونعم
النصیر بدانکہ چون حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بحکم
فرمان یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
رجعنا من الجہاد الاصغر الے الجہاد
الاکبر در متابعت و موافقت رسول حضرت صمدیت

[1] در پارہ (۲۶) ۱۲
[2] در پارہ (۲۳) ۱۲
[3] در پارہ (۲۸) ۱۲

خون پینے والی تیز تلوار سے توحید کے
خواہان دلون اور صمدیت کی راہ مین چلنے والون کے
دشمنون کو خون کے طشت مین بٹھاتے اور سلسلہ
مین والے اطمینان پائے ہوئے نفس بازگشت کے
اپنے پروردگار کی طرف رضامند اور رضامند کیا گیا
کے داخل کرتے اور غیرون کے شہر کی ہستی کو نیست
فرماتے اور جہان اور جہان والون کو بادشاہون کے
بادشاہ کے اس حکم - کہ تو یہ ہے میری راہ میں بلاتا ہون
اللہ کی طرف بصیرت پر مین اور جو میری پیروی
کرتا ہے) کے طغرا سے توحید کا دیکھنے والا اور صمدیت
کا پہچاننے والا پلک مارنے کی مدت مین بنا دیتے
اور سوا خدا ایک نظر مین دل کی ہمت کے سبب کیونکہ
اسکا دلی قصد آسمان اور فرشتون سے آگے بڑھ جاتا
تھا اس پار کر دیتے تھے اور مردہ دلون کو زندہ دلی
کا (بحکم آنکہ پیر و مرشد زندہ کرتا اور مارتا ہے)
ایک دم مین پہونچا دیتے تھے اور زمانہ کے نافرمانون
کے گلے مین تابعداری کی زنجیر کے ذریعہ سے پاکی کا
طوق ڈال دیتے تھے اور ہویت صمدیت کے اگم
سمندرون مین ہمیشہ رہنے والے کی درگاہ کے فضل
سے کم ہونے والا صاف پانی نوش فرمایا کرتا اور غیرون کے
روبرو جبار کی غیرت کے لحاظ سے ڈکار تک نہ لیتے

تیغ خونخوار آبدار اعداے قلوب طالبان
احدیت و سالکان صمدیت را در طشت
خون نشاندے و در سلک یا ایتہا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ در آوردے
و دمار از دیار اغیار برآوردے
و جہان و جہانیان را بطغراے امر ملک
الملوک قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ
علی بصیرۃ انا و من اتبعنی بیناے
احدیت و آشناے صمدیت بطرفۃ العین
میگردانیدے و عبور از ماسوے الحق
بنظر واحد از ہمت باطن کہ ہمت او از
ملک و فلک برگذشتہ بود میدادے
و مردہ دلان را بحیات القلب کہ الشیخ
یحیی و یمیت در زمان واحد میرساندے
و عاصیان وقت را بسلک
مطاوعت در طوق تقاوت منسلک
میکردے و بجور ہویت صمدیت
مالامال را از حضرت لا زوال
شارب زلال لایزال بودے
و آروغ با اغیار بغیرت
جبار بر نیاوردے

بلکہ اور نوش کر دنگاکی آواز دیتے اور بمقتضائے کمال
شوق اور ذوق تشنگی کے انکی مبارک زبان پر بسبب
دیدار امور پوشیدہ کے اکثر اوقات یہ مثنوی آجاتی
(جو کوئی اس سے دم بھر غافل ہے ؛ اس دم مین کافر ہے
لیکن چھپا ہوا ہے ہو جیو ایسا غائب کہ ہمیشہ غائب ہے
دروازہ اسلام کا اسپر بند ہے ؛ مجکو حاضر رہنے کا تو
بخش اسے میرے پروردگار ؛ کیونکہ مین غائب
رہنے کی طاقت نہین رکھتا ہون ؛ پس مین نے چاہا
کہ بعض منقبتین ہاتھ پکڑنے والے پیر دل کے قبول
کیے ہوئے بزرگ مشکل درد کی دوا جنھون نے اللہ
کی درگاہ سے بزرگ خطاب عبد الحق پایا اور اگلے
پچھلون کے سردار کی پیروی مین کمال درجہ درجے
تا ہمارا انکو (آسکا بندہ اور اسکا بھیجا ہوا) کہنا ہے
اور انکو بندہ حق کا کام کیا خوب کمال کہ پیر کی پیروی این
مثال پائی اور گھوڑا قصد دلی کا اسکی خوبی کے میدان
مین دوڑایا کہ خودی کی باگ کسی مقام پہ ہاتھ مین
نہ رکھتے اور جب تک حقیقی منزل مین چلے سب سے متم
اور بے زبان کی بے نشان مقام کے دیدار کی حالت
مین عقل کے کان سے بیہوشی کے عالم مین بغیر ذریعہ کان کے
(پس جان تو یہ کہ نہین معبود مگر مین) کی آواز سنی اور
بغیر واسطہ بصر کے اللہ کے جلال اور جمال کی تجلی کے کمال کو

و دم ہل من مزید ہر دم زدے و از غایت
شوق و تشنگی ذوق بزبان مبارک او بمشاہدہ
شہود باطن این مثنوی اکثر اوقات میرفتے
مثنوی ہر آن کو غافل از وے یک
زمان است ؛ در آن دم کافر است اما نہان است
مبادا غائبی پیوستہ باشد ؛ در اسلام
بروے بستہ باشد ؛ حضورم بخش
اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ؛. خواستم کہ از بعضے مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ دلپذیر دوائے
دا عسیر کہ از حضرت عظیم خطاب کریم
عبد الحق یافتہ لاجرم او را عبدہ و رسولہ
گفتہ اند و این را عبد الحق زہے کمال
کہ در متابعت پیر مثال یافتہ و اسپ
ہمت در میدان جمال او تاختہ کہ عنان
ہ قوت در ہیچ مقامے بدست نہ آورده
و مادام کہ در مقصد حقیقی رفتہ از بے کام و بے زبان
در شہود مقام بے نشان و بگوش ہوش بیہوش
بے سمع آواز فاعلم انہ لا الہ الا انا بشنید
و دیدہ بے بصر در کمال
تجلی جلال و جمال حق

گیا تھا اور غیبت کی علامتوں سے گذر گئے اور
بقا حق کے ساتھ باقی رہنے کے مقام میں جا پہونچے
یہاں تک کہ سنا جاتا ہے حضرت زمانہ کے بزرگ ہاتھ
پکڑنے والے پیر حضرت شیخ احمد عبدالحقؒ حال کے
دریا میں اسقدر ڈوبے ہوئے اور ہمیشہ حالت میں رہتے
تھے کہ اگر کوئی شخص عزیز دور کا یا پڑوسی
کوئی آشنا حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ
العالمؒ کی خدمت میں آتا یا موجود ہوتا تھا اور حضرت
شیخ العالمؒ جب عالم حق سے خلق کے عالم کی طرف متوجہ
ہوتے اور دل کی بند آنکھ عالم ظاہر پر کھولتے اور اس
شخص پر نظر پڑتی تو پوچھتے کہ تو کون ہے اور جب وہ
عرض کرتا کہ فلان بیٹا فلان کا ہوں پھر حضرت شیخ
العالمؒ پوچھتے کہ فلان کون ہے وہ عرض کرتا کہ فلان
بیٹا فلان کا یہاں تک کہ کئی پشت کے عرض کرنے
کی نوبت سوال و جواب میں آتی بعد اسکے حضرت
شیخ العالمؒ معلوم کرتے اور فرماتے کہ ہاں فلان شخص
ہمارا ہے اور اس ارشاد کے ساتھ ہی حضرت شیخ العالمؒ
پھر استغراق کی حالت میں ہو جاتے اور جب پھر
ہوش میں آتے تو پھر اس شخص سے اسی قبیل کا سوال
فرماتے تھے تا آنکہ جب تک وہ شخص حضرت شیخ
العالمؒ کے روبرو حاضر رہتا تھا بار بار اسی طرح پوچھتے

گذشت واز رقم غیر در گذشته و بقاے حق
پیوسته تا شنیده میشود که حضرت پیر شیخ العالم
پیر دستگیر حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس الله
سره چنان مستغرق الاحوال دائم الحال
می بودند که اگر کسی از قرابتی و یا از همسایه و یا
آشنائے پیش پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
قدس الله سره می آمدے یا میبودے حضرت
شیخ العالم چون از عالم حق بعالم خلق می آمدے
و چشم بسته باطن بظاهر میکشودے و نظر بر آنکس افتادے
می پرسیدندے که تو کیستی و او عرض داشتے که
من فلان ام باز حضرت شیخ العالم می پرسیدندے که فلان
کیست او عرض میداشت که فلان پسر فلان
تا چند پشت درمیان سوال و جواب میگذشتے
تا چون حضرت شیخ العالم قدس الله سره معلوم
میکردندے میفرمودندے که هان فلان از آن ماست
باز حضرت شیخ العالم قدس الله سره در حال بباطن
استغراق میرفتند باز حضرت شیخ العالم قدس الله
سره چون بهوش باز می آمدندے همچنین
بر آنجمله تا هنگامے که او پیش می بودے
حضرت شیخ العالم قدس الله
سره مکرات و مرات می پرسیدندے

کیا خوب حال اور کیا خوب کمال تھا
کہ اپنے پیر اور اگلوں پچھلوں کے سردار کی راہ مین کمال
کے درجہ تک پہونچا ہوا تھا اور تمام مقامات حاصل
کیے ہوئے تھے اور یہی مقام تھا جیسا کہ پوچھا اللہ
کے رسول نے (اللہ اپر درود وسلام بھیجے) عائشہؓ
سے جب عائشہؓ آنحضرتؐ صلعم کے پاس آنحضرتؐ کے
اللہ کی یاد کے سمندر مین ڈوبے ہوئے ہونے کی
حالت مین آئین کہ تو کون ہے اور روایت ہے کہ تحقیق
اللہ کے رسول صلعم نے پوچھا تو کون ہے تا مؤنثانیہ کے
زبر کے ساتھ اور حال کے غلبہ کے سبب سے مرد اور
عورت کے درمیان مین فرق فرمانے کی قدرت
باقی نرہی[۱]۔ پس کہا عائشہؓ نے مین عائشہؓ ہون پس
فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون عائشہؓ پس کہا
مین بیٹی ابوبکرؓ کی پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے
کون ابوبکرؓ پس کہا بیٹے قحافہ کے پس فرمایا اللہ کے
رسول صلعم نے کون قحافہ پس بھاگین عائشہؓ اللہ کے
رسول (اللہ اپر درود وسلام بھیجے) کے سامنے
سے اور فرمایا عائشہؓ نے اگر نہ بھاگتی مین آنحضرت
صلعم کے پاس سے تو ضرور مین جل جاتی پس جب باہر
نکل آئین آنحضرت صلعم کے حجرہ سے پس بیٹھین
اُسکے دروازہ پر اور منع کیا یاران رسول اللہؐ

زہے حال وزہے کمال کہ در راہ پیر خود
وحضرت سید الاولین والآخرین بکمال رسید
وتحصیل مقامات کردہ اند وہذا کما سأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا حین جائتہ فی حال الاستغراق
من انت ونقل ان رسول اللہ صلعم سأل
من انتَ بفتح التاء ولم یقدر بالفرق بین
التذکیر والتانیث لغلبۃ الحال فقال
عائشۃ رضی اللہ عنہا انا عائشۃ فقال
رسول اللہؐ من عائشۃ فقالت انا بنت ابی بکر
فقال رسول اللہؐ من ابوبکر فقالت
ابوبکر بن قحافۃ فقال رسول اللہؐ
من قحافۃ فھربت عائشۃ رضی اللہ
عنہا من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقالت عائشۃ رضی
اللہ عنہا لو لم اہرب من بین یدیہ
لاحترقت فاذا خرجت من حجرۃ
فقعدت فی بابہا ونہی خواص
اصحاب رسول اللہ

[۱] قولہ باقی الحواس دلیل ہے کہ حضرت صلعم ذی عورت
کے لیے مرد کی ضمیر استعمال فرمائی ۔

اللہ نے درود وسلام بھیجے ان پر یعنی حبشیون کو آنحضرت
صلعم کے گھر مین داخل ہونے سے اور ان حبشیون سے
فرمایا کہ تحقیق محمد صلعم تو ور دیوانہ ہو گئے اپنے
پروردگار کے عشق مین پس جب باہر نکلے اللہ کے
رسول صلعم اپنے حجرہ سے اور آپکی اس حالت مین
تسکین ہوئی کہا عائشہ رض نے رسول صلعم سے اعمّ
پس فرمایا رسول صلعم نے میرے لیے اللہ کے ساتھ
ایک وقت ہے کہ نہیں گنجائش رکھتا ہے مجھ مین اسوقت
کوئی نزدیکی دیا گیا فرشتہ نہ کوئی بھیجا گیا نبی - اور
یہ اللہ کا فضل ہے کہ کرتا ہے اللہ جسپر چاہتا ہے -
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے حضرت شیخ العالم
کے بعض کلامون اور حالون اور مقامون اور ارادون
سے جو کچھ مین نے سنا ہے اس مختصر رسالہ کی شرح مین
بیان کرتا ہون تاکہ شاید گنہگار پڑھنے والون اور
سننے والون کو اس سے ایک درجہ کی آگاہی اور اللہ
کی طرف بازگشت حاصل ہو اور ان حالون اور
کرامتون کا پڑھنا اور سننا انکو اللہ کی طرف بازگشت
کرنے والون کے گروہ مین کہ گناہ سے بازگشت کرنے
والا اللہ کی طرف مثل اُس شخص کے ہے جسنے گناہ نہین
کیا) داخل کردے اور تواب کی درگاہ مین انکی
توبہ قبول ہو جائے کیونکہ بیشک وہ تواب رحم کرنیوالا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم من الدخول
بیتہ وقالت لہم ان محمداً قد عشق
ربہ فاذا خرج رسول اللہ من
حجرتہ وافاق من حالہ قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا من الرسول
اعم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لایسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ٭ آنچہ از بعضے کلمات
وحالات ومقامات وکرامات وارادات
حضرت شیخ العالم استماع دارم
در سلک شرح این مختصر منتظم گردانم تاکہ
قاریان وسامعان اہل عصیان
را انتباہے وتوبۂ پدید آید ودر زمرہ
تائبان کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ در آرند وحضرت
تواب توبۂ ایشان قبول
فرماید کہ انہ ہو التواب الرحیم

قولہ تواب بتشدید واو صیغۂ مبالغہ ہے یعنی بہت بڑا بازگشت کرنے والا اپنے بندون کی طرف ۱۲

اور زمانہ کے گنہگارون کو حضرت شیخ العالمؒ کے مناقب
کی برکت سے بخشش پانے کا مقام نصیب ہو کیونکہ
بتحقیق وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی) اور حق
ڈھونڈھنے والون کے لیے ایک درجہ قوت اور دلی
قصد زیادہ ہو اور اس راہ کے چلنے والون کا شوق
اور وجد ایک درجہ کی ترقی پائے اور دل کی سستی
اور حالت کی افسردگی نیست نابود ہو جائے اور طبیعت
کے آئینہ کا زنگ طریقت کی صیقل سے صاف ہو یہانتک
کہ اگر نامرد ہو مرد ہو جائے اور اگر مرد ہو تو مردانگی کے
موقع پر مرد نکلے اگر چاہا اللہ برترنے تا آنکہ اس جیسے
شعر فقیر کے اپنے شوق کی زبان سے برزبان پڑھے
جو عشق پیدا کرنے والے شعر ہین اور بے پانی کی مچھلی
کی مانند اس راہ مین دنون اور برسون گذر جانے پر
طپان اور پریشان رہے اشعار یہ ہین **نظم**

تیرا نقش جب سے میرے دل اور جان مین منقش ہو گیا
میرے دل کی اور حالت ہو گئی ۞ تجھ بن مجکو حور کا منھ
نہین چاہیے ۞ کہ تیرے مونہ کا عشق میری جان کے
اندر بیٹھ گیا ۞ تیری صورت میری آنکھون مین
ایسی جاگزین ہو گئی ۞ کہ تمام جہان سے اُسی نے مجکو
یکسو کر دیا ۞ اے معشوق تیرے سوا میری نظر
مین کچھ نہین ۞ تیری ذات کے سمندر نے مجکو یون گھیر لیا

و مذنبان وقت را از برکت مناقب
حضرت شیخ العالم قدس سرہ جاے مغفرت
بود کہ انہ ہو الغفور الرحیم[1] و طالبان
حق را قوتے و ہمتے در طلب حق بیفزا
و سالکان این راہ را شوقے و وجد
در تزاید آید و کسالت دل و فسردگی
احوال بگسلاند و زنگار طبیعت بصقل
طریقت بزداید تا اگر نامرد بود مرد آید
اگر مرد بود در مردی مرد بر آید انشاء اللہ
تعالے تا بچو ابیات شور انگیز این
فقیر بزبان شوق آویز میگوید و چون ماہی
بے آب درین راہ بمرور ایام و گذور اعوام
طپان و پریشان باشد **ابیات**

آنیست سہ نقش تو تا در دل و جانم گرفت ۞
نقش دگر روے نہانم گرفت ۞ چ
تو رخ حور نشاید مرا ۞ شوق رخت
چونکہ بجانم گرفت ۞ شکل تو بنشست
بچشم جہان ۞ کز ہمہ آفاق جہانم گرفت
جز تو تا در نظرم ہیچ نیست ۞
بحر وجود تو چنانم گرفت ۞

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۲ پارہ کے ۳ رکوع مین ہے ۱۲

محبت کا روز افزون پیر تو چمکا ۞ تو دیکھا چاند اور سورج
نے میری جان کو چھپا لیا ۞ اندھیری رات جو سارے
جہان مین تاریکی پھیلاتی ہی ۞ اس زلف کی بدولت
پھیلاتی ہی جسنے میرا دل چھین لیا ۞ تیرا عشق جب سے
میرے دل مین پیدا ہو گیا ۞ میری ساری جان مین
لرزہ پڑ گیا ۞ میرا دل اور جان دونون تیرے قربان
ہو گئے ۞ جب سے تیرے چہرہ کے حسن کا عکس میرے دل پر
پڑا ۞ تیرے چہرہ کے حسن کے نور نے جب سے تیرے
قد کی تلوار نیام سے نکالی ۞ میرے دھڑ سے سر
اور میری جان سے عقل لے لی ۞ جگر کا خون گر کر سمندر
ہو گیا ۞ جب سے ابرو کے خم نے مجکو اپنی کمان مین
گرفتار کر لیا ۞ ہمارے احمدؐ نے دل کا درد بڑھا دیا ۞
عشق کا جوش جب میرے دل مین پیدا ہو گیا ۞ اور ان
غیبی مضامین کا نام مین نے انکے سات حصے کر کے
انوار العیون فی اسرار المکنون رکھا ہے ۞
حصہ حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر زمانہ کے پیر
شیخ احمد عبد الحق رح کے مناقب مین۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب سات برس کے تھے تو
جس وقت حضرت کی والدہ آدھی رات کے بعد
تہجد کی نماز کو اٹھتین حضرت شیخ العالم بھی اس طرح
سے کہ والدہ کو خبر نہ ہوتی اٹھا کرتے اور ایک گوشہ مین

روشنی روز یہ از مہر تافت ۞
مہر و مہ از رد دامم گرفت ۞
ظلمتی شب کہ بگیرد جہان ۞ زان سر
زلفست کہ جانم گرفت ۞ عشق تو تا
در سر من اوفتاد ۞ زلزلہ در جملہ جانم
گرفت ۞ جان و دلم ہر دو فدائے تو
شد ۞ حسن رخت چونکہ بجانم گرفت ۞
روے تو چون تیغ قدت برکشید ۞ سر
ز تن و عقل ز جانم گرفت ۞ خون جگر
ریختہ جیحون شدہ ۞ چون خم ابروے
کمانم گرفت ۞ احمدؐ ما درد درون بر فزود ۞
ولولہ عشق چو جانم گرفت ۞ و نام این مخدرات
غیبی **انوار العیون فی اسرار المکنون**
بر ہفت فنون نہادم **فن اول** در مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ العالم شیخ احمد
عبد الحق رح **نقل** ہست کہ حضرت شیخ العالم
اندر آنچہ ہفت سالہ بودہ اند چون مادر
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
اللہ روحہ در نیم شب از جہت تہجد برمیخاستے
شیخ العالم قدس اللہ روحہ ہمچنان کہ
مادر را خبر نبودے برمیخاستند و بزاویہ

مکان کے مشغول اوراد و نماز تہجد ہو جاتے جب والدہ
مہربان اپنی نماز سے فارغ ہو کر حضرتؒ کو خوابگاہ میں نہ
پاتیں تو تلاش کرتیں اور گھر کے کسی گوشہ میں پاتیں اور
فرماتیں کہ اے احمد تمہارے باپ اور دادا بھی بزرگ تھے
لیکن تم جیسے کم عمر بچہ پر تو اللہ کا فرض بھی فرض نہیں
نفل عبادت کے لیے اسقدر سعی اور کوشش کیا کرتے ہو
غرضکہ مشفقہ ماں حضرت شیخ العالمؒ کو پچھلی رات کے اٹھنے کی
نسبت منع کرتیں اور باز رکھتیں حضرت شیخ العالم پر اللہ
کی محبت کا جوش غالب آیا اور فرمایا کہ یہ ماں نہیں بلکہ راہ مار
ہیں کہ اپنا کام کرتی ہیں اور مجکو اللہ کے کام سے باز رکھتی
ہیں اور ماں کے مکان سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے آپ سے
لیے آپ اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لیے قدم مبارک اٹھایا
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے حقیقی ایک بھائی تھے جنکا نام
شیخ تقی الدینؒ تھا جو شہر دہلی میں رہتے تھے اور علم کے
جب حضرت شیخ العالمؒ انکی خدمت میں علم تحصیل کرنے کا
ارادہ فرماتے اور شیخ تقی الدین ظاہری علم کی کوئی تعلیم حضرت
شیخ العالم کو دیتے تو آپ پڑھتے اور یوں فرماتے کہ مجکو
اللہ برتر کی پہچان کا علم پڑھائیے جب شیخ تقی الدینؒ نے
حضرتؒ کی خواہش کو پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا
جمعہ کے روز حضرتؒ کا دست مبارک پکڑ کے شہر دہلی کے
اوستادوں کی خدمت میں لے گئے اور التماس کیا کہ یہ لڑکا مجکو

خانہ بالاے نماز تہجد مشغول می شدند چون مادر
مہربان بعد از الفراغ در خوابگاہ نمی یافتند
تفحص میکردند و در زاویہ از زوایاے خانہ
می یافتند و میگفتند اے احمد جد و پدر
تو ہم شیخ بودند لیکن نہ چنین کہ تو لی بر صغیر فرض
خداے تعالی ہم فرض نیست براے نفل
چندین جد و جہد چہ میکنی الغرض مادر مشفق
حضرت شیخ العالم را از خاستن آخر شب منع
میفرمودند و باز میداشتند حضرت شیخ العالم را
جوش محبت حق غالب آمد فرمودند کہ این مادر
نیست بلکہ راہزنست کہ کار خود میکند و مرا از کارند
باز میدارد و سر در عالم کشیدند و از خود بیخود
پاے در راہ حق بسفر نہادند نقل است کہ حضرت
شیخ العالم را برادرے بود شیخ تقی الدین نام در
شہر دہلی سکونت داشتند و دانشمند بودند و حضرت
شیخ العالم بخدمت ایشان بقصد تعلیم علم میکردند چون شیخ
تقی الدین چیزے علم ظاہری حضرت شیخ العالم را می آموختند
نمی خواندند و میفرمودند کہ مارا علم معرفت خداے تعالی
بیاموزید چون شیخ تقی الدین را حضرت شیخ العالم
رہائش میسر نشد در روز جمعہ دست گرفتہ پیش
استادان دہلی بردند و التماس کردند کہ این بچہ مرا

پریشان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو علم پڑھاؤ لیکن جب
میں کچھ پڑھاتا ہوں تو نہیں پڑھتا آپ حضرات بھی اس
لڑکے کو کچھ فہمایش فرمائیں اور پڑھائیں تاکہ شاید آپ
سب صاحبوں کی فہمایش گوش دل سے سنے۔ شیخ
تقی الدینؒ کی اس درخواست پر شہر دہلی کے اُستادوں
نے حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے کتاب میزان لاکر رکھی
اور سبق پڑھانا شروع کیا جب میزان الصرف پڑھتے پڑھتے
ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوا تک پہونچے اور
اسکے معنے پڑھے کہ ضرب مارا اُس ایک مرد نے اور ضربا
مارا اُن دو مردوں نے تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ خدا
کی راہ میں مارنا اور مارا جانا اس راہ میں اکرام خاص
عام ہے نہ کہ عوض لینے کا واجب کرنے والا اسکے بعد
فرمایا کہ مجھکو اس علم کے تحصیل کرنے سے کوئی کام نہیں
آپ حضرات مجھکو ایسا علم پڑھائیں کہ جسکی توسط سے
میں اللہ برتر کی پہچان حاصل کر سکوں اور اللہ جل جلالہ کے
سوا کسیکو دوست نہ رکھوں سب اُستادوں نے لطف
کے الفاظ میں کہا کہ اے بابا تقی الدینؒ آپ اس لڑکے
کو پڑھانے کے خیال میں نہ پڑیں کیونکہ یہ لڑکا اللہ
برتر کی درگاہ کا پڑھایا ہوا ہے بعد اسکے حضرت شیخ
العالمؒ کمال درجہ ادب کے ساتھ دہلی کے استادوں کے
حضور میں اُٹھکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے حضرات

میرنجانند و میگوید کہ مارا علم بیاموزانید
چون ما چیزے می آموزانم نمیخواند شما
ہم این بچہ را بفرمایند و بیاموزانند تا مگر
گفتۂ شمایان در گوش کند اُستادان
دہلی کتاب میزان پیش حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ آوردند و سبق گفتن
آغاز کردند چون بصرف ضَرَبَ ضَرَبَا
رسیدند و معنیش ادا کردند کہ ضرب
زد آن مرد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند در
راہ خدا زدن و زدہ شدن این را و
اکرام خاص و عام است نہ موجب انتقام
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باز فرمودند کہ مرا بخواندن این علم
کاری نیست مرا علمے بیاموزانید کہ
معرفت خدائے تعالےٰ حاصل کنم و جز او را
دوست ندارم اُستادان بزبان لطف
فرمودند یا بابا تقی الدینؒ در خیال این بچہ
نیفتے کہ این بچہ خواندۂ حضرت اللہ است
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بادب تمام پیش اُستادان دہلی استادہ
شدند و فرمودند کہ اے حضرات

اساتذہ مجکو آپ سب کے خدمات مین ایک عرض کرنی ہے
اگر آپ سب صاحب اجازت دین تو عرض کرون دہلی کے
اُستاد وشیخ کمال درجہ لطف اور اہتمام مرتبہ کی شفقت
کے ساتھ اپنی اپنی مبارک زبان سے فرمایا کہ ہان کہئے
کہو کیا کہتے ہو حضرت شیخ العالمؒ نے کمال مرتبہ کے ذوق
اور کم ہونے والے وجد کی حالت مین اپنی گویا زبان سے
العالم وجد حال کمال جوش پیدا کرنے والا شعر فرمایا -
اے مخدوم ساری عمر میزان پڑھنے مین گذر گئی ؛
صرف تو شاید قیامت کے دن کریگا ؛ دہلی کے سارے
اوستاد اور جو لوگ کہ انکی مجلس مین موجود تھے سب
اپنے آپ سے بے آپ ہوگئے اور پھوٹ پھوٹ کر
روئے اور حضرت شیخ العالمؒ سے عذر خواہی کی اور حضرت
شیخ العالمؒ کے قدم لیے اور کہا کہ (نیکبخت وہ ہے جو اپنی ان
کے پیٹ ہی مین نیکبخت ہوگیا) بعد اسکے حضرت شیخ
العالمؒ اس مجلس سے نکلے اور اپنی اسی حالت کے ساتھ
اپنے کام مین مصروف واپس تشریف لائے -
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنے بھائی شیخ تقی الدینؒ
کی زوجہ محترمہ سے جدو کد فرماتے اور اپنے بھائی کا شکوہ
کرتے کہ بھائی مجکو تعلیم نہین کرتے شیخ تقی الدین کی زوجہ
مخدومہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ میان احمدؒ کو تعلیم
کیون نہین کرتے کیونکہ وہ آپکے چھوٹے بھائی ہین اگر

استاذہ و مرا بر شما عرضے است اگر اشارت
بفرمایند عرض دارم اُستادان دہلی بلطف تمام
و شفقت عظام بلسان اکرام فرمودند کہ اے
بچہ بگو چہ میگوئی حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ بشوق کمال و وجد لایزال بزبان مقال
از سر حال این بیت شور انگیز فرمودند بیت
مخدوما عمر بخواندن میزان بگذشت ؛ صرف
مگر روز قیامت خواہی کرد ؛ اُستادان
دہلی و آنانکہ در مجمع ایشان بودند ہر ہمہ از
خود بیخود شدند و زار زار بگریستند و حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ را بعذر خواہی پیش
آمدند و پائے حضرت شیخ العالم بگرفتند و فرمودند
کہ السعید من سعد فی بطن اُمہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ از انجا برون آمدند بحال بکار خود باز گشتند
نقل است کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ روحہ بر اہل بیت برادر
خود شیخ تقی الدین کوشش مے نمودند و گلہ
برادر خود میکردند کہ برادر مرا تعلیم
نمی کنند زن شیخ تقی الدینؒ گفتند
کہ شما میان احمد را چرا تعلیم نمیکنید
کہ او برادر کہتر شماست

آپ تعلیم نہ کرینگے تو وہ کسکے پاس جاوینگے شیخ تقی الدینؒ
نے جواب دیا کہ ہم کسکو تعلیم دین کیونکہ وہ تو اپنے مالک
کی طلب مین اپنے آپ سے بے آپ ہین اور کچھ خبر
نہین ہے اب مین تمکو انکی حالت سے آگاہ کرتا ہون پہ
پھر شیخ تقی الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو اپنے روبرو بلایا
اور اپنی ہمیانی سے ایک سکہ چاندی کا نکالکر حضرت شیخ
العالم کو دیا اور کہا کہ اے احمدؒ اس مہر کو اپنے پاس رکھو
حضرتؒ نے اس مہر کو گھر کی انگنائی کے اندر کسی مقام مین
دفن کر دیا ایک گھڑی بھر بعد شیخ تقی الدینؒ نے حضرت
شیخ العالمؒ سے وہ مہر طلب کی حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا کہ بھائی دیکھو بھائی مجھکو اسقدر پریشان کرتے ہین
مجھکو کب دی تھی کہ مانگتے ہین شیخ تقی الدینؒ نے کہا
کہ مین نے تمکو دی ہے اور تمنے مکان کی انگنائی مین
دفن کر رکھی حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ مجھے خبر نہین
اگر مین نے دفن کی ہے تو آپ جاکر نکال لین شیخ تقی
الدینؒ نے اپنی بی بی کو اشارہ کیا کہ تمنے انکی حالت
دیکھ لی کہ ایک گھڑی بھر کا ماجرا بالکلیہ بھول گئے پھر
یہ ہمسے علم کیونکر پڑھ سکتے ہین یہ تو آپ ایسے علم کے
سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین کہ ہماری اور ہمارے
علم کی کچھ پروا نہین رکھتے
نقل ہے کہ شیخ تقی الدینؒ نے واسطے عقد نکاح

شما تعلیم نکنید بر کہ رود شیخ تقی الدینؒ فرمودند
کہ ما کرا تعلیم بکنم کہ او در طلب مولاے خود از
خود بیخود ست و خبر ندارد اکنون ما ترا از حال
او خبر میدہیم شیخ تقی الدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ روحہ را بپیش خود طلبیدند و از کیسہ
خود یک درہم کشیدند و بحضرت شیخ العالمؒ دادند
و فرمودند کہ اے احمدؒ بر خود بدار حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر را در محلے از
صحن خانہ دفن کردند بعد ساعتے شیخ تقی الدینؒ از
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر طلب فرمودند
حضرت شیخ العالم فرمودند بھائی ببین کہ برادر مرا چنین
میرنجانند مین کے دادہ است کہ می طلبید شیخ تقی الدین
فرمودند کہ من ترا دادہ ام و تو در صحن خانہ دفن
کردہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
کہ مرا خبر نیست اگر دفن کردہ ام بروید و بستانید
شیخ تقی الدینؒ اشارت بزن خود کردند کہ دیدی حال
این را کہ ہم در ساعت فراموش کرد این علم
از ما چگونہ بخواند این در علمے مستغرق است
کہ از ما و علم ما پروا ندارد
نقل است کہ حضرت شیخ
تقی الدین از جہت کار خیر

حضرت شیخ العالم کے کسی کے ہان پیغام بھیجا تھا اور وہ
زمانہ قریب تھا کہ لڑکی والے آپکے پیغام کو قبول کر لیں کہ اسی
اثنا مین حضرت شیخ العالم نے یہ خبر سن لی کہ بھائی
میرا عقد نکاح کیا چاہتے ہین لڑکی والون کے مکان پر تشریف
لیگئے اور یون کہا کہ آپ لوگ مجکو اپنی بیٹی مدین کیونکہ
مین بالکلیہ نامرد ہون ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے روح انکی)
شہر دہلی مین کسی شاہزادہ سے محبت فرماتے تھے اور خلوت
اور جلوت یعنی تنہائی مین اور سب کے سامنے دونون صاحب
اللہ برتر کی یاد مین اور اللہ برتر کی عشقبازی مین مشغول
رہا کرتے تھے اتفاقاً ایک روز شیخ تقی الدین کسی مسجد
مین لیٹے ہوئے تھے اور حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ
نے انکی روح) انکے پاؤن مین مٹکیان لگا رہے تھے کہ اسی
اثنا مین شاہزادہ صاحب آ پہونچے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) اپنے بھائی
شیخ تقی الدین کے پاؤن دبا رہے ہین شاہزادہ صاحب
کو یہ معاملہ دیکھتے ہی غصہ آگیا اور کہا کہ اے شیخ
تقی الدین تمھارے پاؤن اور احمد دبائین چاہیئے
یون کہ بارگاہ والے بادشاہ اور اللہ کی درگاہ کے
ولی احمد (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے قدم لین
اور انکی بندگی کے سلسلہ مین داخل ہون ۔

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در محلے بشارت
کردند و قریب بود کہ خواستگاری کنند تمام
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ شنیدند کہ اے
خواستگاری من برادر میخواہد کہ بکند حضرت قدس اللہ
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بر در آن کسان انتقال
رفتند و گفتند کہ شما را دختر نبیاید کہ من مرد

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
روحہ در شہر دہلی با شاہزادہ محبت داشتند
و در خلا و ملا ہر دو کس عشق حق میباختند
روزے از روزہا در مسجدے شیخ تقی الدین
غلطیدہ بودند و حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ پاے ایشان گرفتہ مشت میزدند در آن
اثنا آن شاہزادہ رسید چہ بیند کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ سرہ پاے برادر خود شیخ
تقی الدین را مشت میزند شاہزادہ در
غضب شد و گفت کہ اے شیخ
تقی الدین احمد (رح) پاے تو بکوبد
مے باید کہ شاہان بارگاہ اولیا
حضرت الہ پاے احمد بگیرند
و در سلک عبودیت او درآیند۔

لہ قولہ نامرد ۱۲

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی
روح) جس زمانہ مین کہ دل کے سوز اور زبان دل کی
تشنگی کے سبب سے اپنے شیخ وقت کی تلاش مین جسکا
ملنا سُرخ گندھک ملجانے کا حکم رکھتا ہو اور جسکا سینہ
سبز رنگ کا سمندر ہوتا ہو جیسا کہ فرمایا ہے۔ ترجمہ نظم
کا پیرو مرشد سرخ رنگ گندھک ہے٭ اور اسکا سینہ سبز
رنگ کا سمندر ہے٭ کمال درجہ کے شوق اور کم ہونے
والے وجد وحال کے ساتھ عالم کے گرد سیر فرماتے پھرتے
تھے اور کوئی نشان اپنا قیامگاہ بنانے کے قابل مقام کا
نہین پاتے تھے کہ اتفاق سے یکایک مقام پانی پت
مین شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے روح انکی
کی) قدمبوسی میسر ہوئی اور شیخون کے شیخ ولیون کے
قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین
(پاک کی اللہ نے انکی روح) نے حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) کو درگاہ صمدیت کی اجازت
اور درگاہ احدیت کے اذن سے اپنی بیعت کے
سلسلہ مین داخل کرلینا قبول فرمایا اور اپنے سر مبارک
کا طاقیہ اتار کر حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے
انکی روح) کے مبارک سر پر رکھدیا اور یون ارشاد (کلاہ ۱۲)
فرمایا کہ یہ سب معاملہ (یعنی بیعت کے سلسلہ مین داخل

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ اندر آنچہ بحرارت
وعطش باطن در طلب پیر وقت
کہ کبریت احمر ست وسینۂ او بحر
اخضر ست چنانچہ گفت بیت

پیر رہ کبریت احمر آمدہ است٭
سینۂ او بحر اخضر آمدہ است٭

از شوق کمال و وجد ذوق لایزال در گرد
عالم میگردیدند و نشانے بہر آشیانہ
خویش نمے یافتند ناگاہ در مقام
پانی پت پاے بوس حضرت شیخ المشائخ
قطب الاولیا حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ روحہ
حاصل شد شیخ المشائخ قطب
الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ روحہ حضرت
شیخ العالم رح را باذن حضرت
صمدیت و باجازت حضرت
احدیت قبول فرمودند و طاقیہ از سر
خود کشیدہ بر سر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ نہادند و فرمودند کہ

کرتا اور طاقیہ اپنے سر مبارک کا اتار کر آپکے سر مبارک
پر رکھدیا اللہ برتر کے حکم کے موافق ہوا ہے اور
اس درجہ کرم مبذول فرمایا جو حیز تحریر مین نہین
آسکتا اور نہ احاطہ بیان مین لایا جا سکتا ہے بعد
اسکے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے
کو شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کے بعض مریدون نے اپنا مہمان کیا اور سیخ کے کباب
اور نیز دیگر بعض عمدہ عمدہ کھانے پیشکش کیے جب حضرت
شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی نظر انور
ان سب کھانون پر پڑی تناول فرمانے سے انکار کیا
اور یون فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہین اور اسی وقت شیخون کے
شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے جلال حضرت
جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی خدمت
مین تشریف لیگئے اور انکا عطا فرمایا ہوا طاقیہ انکو واپس
دیا اور وہان سے روانہ ہو گئے یہانتک کہ شہر کے باہر جا پہونچے
اور بے تامل ایک سمت کو چلے جاتے تھے کہ اسطرف سے
حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی
اللہ نے انکی روح) بھی آپکے پیچھے نکل کھڑے ہوئے تھے
اور ایک مقام پر کھڑے ہوئے حضرت شیخ العالم
(پاک کی اللہ نے انکی روح) کے تشریف لانے کا انتظار

بر حکم فرمانست و چندان
کردند کہ در تحریر نگنجد و در تقریر
نیاید بعد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
را بعضے مریدان شیخ المشائخ حضرت
جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ
بمہمانی گرفتند و سیخ کباب آوردند و از
بعضے محظورات ہم آوردند حضرت
شیخ العالم را چون نظر بر محظورات
افتاد در حال تبری نمودند
فرمودند این چہ شیخے است
و ہمدران وقت بر شیخ المشائخ
شیخ جلال الحق والدین آمدند و
طاقیہ باز گردانیدند و روان
شدند و بیرون شہر افتادند
و میرفتند حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ
سرہ نیز در عقب ایشان
بیرون آمدند و استادہ منتظر ایشان

محظورات سے مراد وہ کھانے ہین جو کسی گروہ
مخلوق کے لیے خاص ہون ۱۲

فرما رہے تھے کہ اتفاق سے حضرت شیخ العالمؒ کا ایک ایسے
جنگل میں جا پہونچے کہ کسیطرح اس جنگل کی راہ دین
میں نہیں آتی تھی کہ اسی اثنا میں ایک درخت نظر
آیا آپ اُس درخت پر چڑھ گئے جب پھنگی تک پہونچے تو
کیا دیکھا کہ دو شخص دور پر چلے آرہے ہیں انھیں دیکھکر
حضرت شیخ العالمؒ اتر آئے اور اُنکی طرف چلے چنانچہ وہ
بھی حضرتؒ ہی کی طرف آرہے تھے یہانتک کہ اُن کے
قریب پہونچکر دوچار ہوئے اور پوچھا کہ سیدھی راہ کدھر ہے
انھوں نے جواب دیا کہ تو سیدھی راہ شیخوں کے شیخ حق اور دین
کے جلال شیخ جلال الدینؒ کے دروازہ پر بھولا حضرت شیخ العالمؒ
نے اُن صاحبوں سے سوال کیا کہ کیا واقعی امر یہی ہے جو آپ نے
فرمایا جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہے اسکے بعد حضرت شیخ العالمؒ نے پھر یہی
سوال کیا انھوں نے پھر وہی جواب دیا یہانتک کہ تین بار حضرت
شیخ العالمؒ اور اُن میں باہم یہی سوال جواب ہوا بعد اسکے وہ دونوں
صاحب نظر سے غائب ہو گئے اسوقت حضرت شیخ العالمؒ
نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اللہ برتر کے بھیجے ہوئے تھے
جو خاص اللہ برتر کے بھیجے ہوئے اس فقیر کے پاس تشریف
لائے تھے اور دل میں مخاطرہ فرمایا کہ اے احمد تیرا مقصود
سوا شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کے دروازے کے حاصل نہوگا یہ مخاطرہ کرکے جب اُس
حضرت شیخ العالمؒ نے روگردانی فرمائی تھی توبہ کی اور دریا میں

بودند ناگاہ در بادیہ افتادند کہ ہیچ راہ
دران بادیہ نمے یافتند بر درختے نظر افتاد
و بران درخت رفتند و بالاے آن سوار شدند
چہ بینند کہ دو کس از دور می آیند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ از درخت فرود
آمدند و جانب آن دو کس روان شدند و
آن دو کس نیز جانب حضرت شیخ العالم می آمدند
تا آنکہ یکدیگر پیوستند حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ ازان دو کس پرسیدند کہ راہ کدام طرف
است ایشان جواب دادند کہ راہ بر در شیخ المشائخ
شیخ جلال الحق والدین گم کردی حضرت شیخ العالم
پرسیدند کہ ہمچنین است آن ہر دو کسان گفتند
ہمچنین است باز حضرت شیخ العالم پرسیدند
ہمچنین ست ایشان گفتند ہمچنین ست تا سہ کرت
میان ایشان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سوال
و جواب رفتہ و غائب شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ بیقین دانستند کہ ایشان رسولان خداے تعالی
اند کہ فرستادہ حق برین فقیر آمدہ اند و بہ خود نمودند کہ
اے احمد مقصود و مقصد تو جز در شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین نیست از آنچہ اعراض
نمودہ بودند توبہ کردند و بدریاے

گریہ وزاری کے غسل فرمایا اور اُسی مقام سے واپس ہو کے
اور شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کی طرف دوڑے اور یہاں شیخوں کے شیخ شیخ جلال
الدینؒ اپنے آستانہ شریف پر کھڑے ہوئے حضرت
شیخ العالمؒ کی تشریف آوری کا انتظار فرما رہے تھے
حضرت شیخ العالمؒ آستانہ شریف پر پہونچتے ہی اپنے پیر و مرشد
کے قدموں پر گر پڑے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدینؒ نے انتہا درجہ کی خاطرداشت
اور کمال مرتبہ کی شفقت کے ساتھ خاص اپنے مبارک
ہاتھ سے حضرت شیخ العالمؒ کو گود میں لے لیا اور ظاہر کے
لطف اور دل کی توجہ کے ساتھ اپنی زبان مبارک سے
یوں ارشاد فرمایا کہ اے عبدالحق آج کے روز تو ہمارے
یہاں مہمان رہیگا حضرت شیخ العالمؒ نے یہ ارشاد سنکر
نیازمندی کا سر زمین پر جھکا دیا اور غلامی کے اقرار
میں مصروف ہو گئے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدینؒ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ آج
ہر طرح کا کھانا جو ممکن ہو اور ہر قسم کی عمدہ نعمتیں
جو کھانی جائز ہوں بہم پہونچاؤ بعد اسکے بوقت کہ کھانا
لیا رہو گیا شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو طلب فرمایا
اور اپنے روبرو بٹھایا اور بعض بعض دوست جو وہاں

بدریاے انابت غسل کردند و بازگشتند و
سوے شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
بشتافتند و شیخ المشائخ شیخ جلال الدین قدس
اللہ روحہ ایستادہ بر آستانہ خود منتظر قدوم حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بودند ما دام کہ حضرت
شیخ العالمؒ برسیدند در زیر پاے پیر خود
افتادند شیخ المشائخ جلال الحق والدین انا
قدس اللہ سرہ بتعظیم تمام و بشفقت
عظام بدست اکرام شیخ العالمؒ را کنار
گرفتند و بلطف ظاہر و نظر باطن بزبان مبارک
فرمودند کہ اے عبدالحق امروز تو مہمان من
باشی حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سر
بر زمین بردند و باعتراف عبودیت پیوستند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین خادم
خویش را فرمودند کہ امروز ہر جنس طعام کہ ممکن
باشد و از ہر جنس محظورات کہ مستعمل
باشند موجود کن بعدہ چون طعام
موجود کردہ شد شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین حضرت
شیخ العالم را طلبیدند و پیش
خود نشاندند و بعضے یاران کہ

موقع پر حاضر ہونے کی قابلیت رکھتے تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شیخوں کے شیخ شیخ جلال الدینؒ نے خادم کو
اشارہ فرمایا کہ جو کچھ تو نے طیار کیا ہے لے آ و القصہ
ہاتھ دھونے کے بعد ایک سُفرہ بچھی اور
طرح طرح کے کھانے جسقدر کہ طیار کیے گئے تھے ایک
ایک کرکے علیحدہ علیحدہ سب چُنے گئے اور بعض نادر
کھانے بھی لائے اور لگائے گئے اسوقت شیخوں کے شیخ
حق و دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ نے مقصود
اور شہود اور مشہود کے طلوع ہونے کے مقام سے اللہ کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اللہ کی یگانگی کی طرف
دیکھتا ہوں حضرت شیخ العالمؒ سے یوں ارشاد فرمایا کہ اے
عبدالحقؒ جس برتن کو اللہ کی یگانہ اور بیگانہ درگاہ سے
علیحدہ جانو اور دور گمان کرو اس برتن میں ہاتھ ڈالو
بلکہ اس برتن اور اسکے کھانے سے منہ پھیر لو حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر انور اس ارشاد کے سنتے ہی اللہ کی
وحدت اور یگانگت کے حسن و جمال پر جا پڑی اور
ہر آئینہ آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے میں اور
رات اور دن دونوں کی حالتیں ایک دوسرے کے
خلاف کرنے میں بحکمہ ہے عبرت اور خوف دلایا اور اللہ
نور ہے زمینوں اور آسمانوں کا کی تجلی کی فوجوں نے
حضرت شیخ العالمؒ کے دل پر دھاوا کر دیا یہانتک کہ

شابان آن بودند نیز حاضر شدند
و خادم خویش را اشارت فرمودند
کہ آنچہ موجود کردہ بیار الغرض بعد
از دست شستن کنند و سفرہ باز کردند
طعام از ہر جنس کہ موجود بود یگان یگان آوردند
و بعضے محظورات ہم آوردند و پیش نہادند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
از مطلع مقصود و شہود و مشہود مشیراً
الی اللہ و متبشراً الی وحدۃ اللہ شیخ
العالم را فرمودند کہ اے عبدالحق (رح)
ہر آن ظرفے را کہ از حضرت احدیت او
جدا دانی و بعید پنداری بر آن آوند
دست مزن و از وے اعراض کن حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ را بمجرد
این اشارت نظر بر جمال وحدت حق
افتاد و در پایے ان فی خلق
السموات والارض واختلاف
اللیل والنہار عبرت و خوف
در داد و افواج تجلی اللہ نور السموات
والارض دل شیخ العالم قدس
اللہ سرہ را تاختن آوردند

حضرت شیخ العالم رح اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے اور حیرت
کے عالم مین پہونچ گئے اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے
اور خون کے دو چشمے دریاے جیحون کے چشمہ کی مانند
حضرت شیخ العالم کی دونون آنکھون سے روان
ہو گئے اور یہ حالت ہو گئی کہ کچھ دیر تک اپنے ہاتھ
پکڑنے والے پیر و مرشد کے کمال کے حسن جمال کی
خانقاہ کے ایک گوشہ مین بیٹھے روتے اور نظارہ فرماتے
رہے اور ماسوای اللہ سے بیزار ہو گئے بعد اس کے
شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدین رح
نے انتہا درجہ کا لطف اور کمال مرتبہ کی شفقت مبذول
فرمائی اور حضرت شیخ العالم کے قریب تشریف لائے
اور فرمایا کہ اے عبد الحق کوئی چیز پسند کرو اور ہوش
مین آجاؤ حضرت شیخ العالم عشق کے کمال اور دل کی
آگ کے باعث جو اللہ کے عشق و محبت کی آگ تھی اور
بجھتی ہی نہ تھی کسی چیز کو پسند نہ کرنے اور فرماتے تھے
کہ ابتک مین یہ جانتا تھا کہ مین کیا کھاتا ہون کہان سے
کھاتا ہون کس چیز کو کھاتا ہون اور اب تو مین تامل
کرتا ہون کہ کیا کھاؤن اور کدھر متوجہ ہون اور کس سے
منہ پھیرون اور پاک اور ناپاک مین تمیز کرنے والا
کیونکر ہون چونکہ شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدین بار بار کہتے اور انتہائی کوشش

حضرت شیخ العالم رح از خود بیخود شدند
و در عالم حیرت افتادند و زار زار میگریستند
و چشمہاے خون چون جیحون از دو چشم
مبارک حضرت شیخ العالم رح روان شدند مدتے
در زاویہ خانقاہ جمال کمال پیر دستگیر خویش
نشستہ شب و روز میگریستند و مے نگریستند
و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار بودند بعدہ شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدین بلطف عظیم
و شفقت عمیم کرم فرمودند و بر سر وقت
حضرت شیخ العالم رح آمدند و فرمودند اے
عبد الحق چیزے اختیار کن و بہوش باز آ
حضرت شیخ العالم رح از کمال درد آتش
باطن کہ نار اللہ است و از دل سرد نمی شد
در ہیچ چیز اختیار نمی افتاد و میفرمودند
تا غایت نمیدانستم کہ چہ مے خورم
و از کجا و کرا مے خورم و اکنون چہ
خورم و بکہ روآرم و از کہ اعراض کنم و
فرق پاک و ناپاک چون شوم
چون شیخ المشائخ شیخ جلال الحق
والدین رح بکرات و مرات ہمچنین
مے فرمودند و کوشش بلیغ

رماتے تھے کہ کوئی چیز لپسند کرو حضرت شیخ العالمؒ نے
اپنے ہاتھ پکڑ دنے والے پیرومرشد کے حضور مین عرض
کیا کہ اگر تھوڑی سی خود رو شامانخ کی روٹی ہو تو یہ
غلام کھائے شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ نے اُسیدم لوگون کو شہر کے باہر بھیجا
اور شامانخ کی روٹی بہم پہونچائین المقصود پنج شامانخ
کی سفید اور پاکیزہ روٹیان طیار کراکے حضرت شیخ
العالمؒ کے سامنے رکھین حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ یہ پنج شامانخ کی روٹی ہے نہ کہ شامانخ کی روٹی
الغرض شیخون کے قطب حق اور دین کے جلالؒ نے
حضرت شیخ العالمؒ کو روٹی کھلائی اور فرمایا کہ اے
عبد الحقؒ خدا پاک ہے اور پاک کو پاک پہونچاتا ہے
اور ناپاک سے پاک کو ہمیشہ پاک رکھتا ہے تو بھروسا
اور توجہ کرنے والا پاک درگاہ کا اور پاک رہ اور
اپنے آپ کو اور اپنے کام کے حال کو ناپاک سے
پاک رکھ تاکہ سوا پاک ۔ نہ دکھائی دے اسوقت
تو جانے اور دیکھے کہ دو جہان مین سوا حضرت پاک
کے کچھ نہین اور ہرگز نہوگا یہ ارشاد سنکر حضرت
شیخ العالمؒ کو دلی تسکین اور قلبی اطمینان حاصل
ہوگیا (اور اللہ کی حمد ہے اس ماجرا پر) ۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جس زمانہ مین بمقام

میفرمودند حضرت شیخ العالمؒ در حضرت پیر
دستگیر خود عرض کردند کہ اگر قدرے نان
شامانخ خودرو باشد این بندہ بخورد و شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ در حال مردمان
را بیرون شہر فرستادند و شامانخ آوردند
المقصود نانہاے سپید و پاکیزہ از پنج شامانخ
مذکور راست کنانیدہ و پیش حضرت شیخ العالمؒ
آوردند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند این نان پنج
شامانخ است نہ نان شامانخ الغرض قطب
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
را نان خورانیدند و فرمودند کہ اے عبد الحقؒ
خداے پاک است و پاک را پاک رساند و از ناپاک
پاک را ہمیشہ پاک دارد تو متوکل و متوجہ بحضرت
پاک و پاک باش و خود را و حال کار خود را از
ناپاک پاک دار تا جز پاک ہیچ ننماید و آنگاہ
بدانی و ببینی کہ در دو جہان جز حضرت پاک
ہیچ نیست و ہرگز نباشد آنگاہ شیخ
العالمؒ را تسکین قلب و اطمینان
باطن پیش آمد والحمد للہ علی
ذلک ۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ اندر آنچہ در

سُنام رونق افروز تھے ایک بیوہ بی بی فاطمہؒ نام
تھین اُن کے کئی فرزند تھے جو نوربافی کرتے تھے
اور وہ بیوہ بی بی ہر وقت مشغول بخدا رہا کرتی تھین
اور اللہ کے ولیون سے ایک ولیہ تھین اور حضرت
شیخ العالمؒ سے محبت رکھتی اور مثل اپنے فرزند کے
سمجھتی تھین اور حضرت شیخ العالمؒ بھی اُنسے بہت محبت
رکھتے تھے یہانتک کہ آنکے گھر مین رہتے تھے اور
یون ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اس فقیر کو رات کی
عبادت اور بیدار ہونے مین بی بی فاطمہؒ پر کبھی سبقت
مُیسر نہوئی مین ہر چند قصد کرکے رات کو ایسے
وقت اُٹھا کہ بی بی فاطمہؒ کو خبر نہو تا کہ میری کسی
خدمت کی تکلیف اُنھین نہو لیکن اسپر بھی جب
مین اُٹھتا بی بی فاطمہؒ نہایت درجہ مہربانی کے ساتھ
اپنی اُردو زبان مین فرماتین کہ بیٹا احمد گرم پانی
موجود ہے ایسا نہو کہ تم ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو
کیا خوب پارسا بی بی تھین جو عورت ہوکر مردون پر
شفقت مبذول فرمایا کرتین

نقل ہے کہ مقام سُنام مین ایک دیوانہ بزرگ
تھے کہ حضرت شیخ العالمؒ اُن بزرگ سے محبت رکھتے
تھے اور وہ صاحب حال اور صاحب کمال تھے
ایک مسجد مین رہتے تھے اور اُسی مین پڑے رہا کرتے

در سُنام بودند عورتے بیوہ نام او بی بی فاطمہؒ
بود و آن عورت پسران داشت کہ کسب
سفید بافی میکردند و آن عورت مشغول بحق میبود
و ولیہ از اولیاے حق بود حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ را دوست میداشت و بفرزندی
مینواخت حضرت شیخ العالمؒ را بآن بی بی فاطمہؒ
محبت افتادہ بود در خانہ بی بی فاطمہ میماندند
حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند کہ این فقیر
از بی بی فاطمہؒ ہیچ وقتے در قیام شب
سبقت نیافتہ است و ہر وقتے کہ این
فقیر میخاست کہ بی بی فاطمہ را مزاحمت نبود
این فقیر بی بی فاطمہؒ را نشستہ مشغول بحق
مے یافتے و بی بی فاطمہؒ این فقیر را بلطف
بزبان ہندی میفرمودند بیٹا احمد
آب گرم موجود ست نباید کہ از آب سرد
وضو کنی زہے عورت پارسا کہ دامنے
بر سر مردان انداختے ۔

نقل است کہ در سنام دیوانہ
بود حضرت شیخ العالمؒ را بآن دیوانہ
محبتے بود و او حالے و کمالے داشت
در مسجد میبودے و او فتادہ میماندے

اور یہ لوگ انکے لیے جو کھانے لایا کرتے وہ
سب کھانے حضرت شیخ العالم کے واسطے رکھ چھوڑا
کرتے جب حضرت شیخ العالم انکے پاس تشریف
لیجاتے تو رکھے ہوے کھانے حضرت شیخ العالم کے
سامنے رکھدیا کرتے اور یون فرماتے کہ اے احمد یہ
خدا کی نعمت ہے کھاؤ اور کھلاؤ چنانچہ حضرت
شیخ العالم وہ کھانے آپ بھی نوش فرماتے اور
اُن ہوشیار سے بہتر دیوانہ کو بھی نوش کراتے
اتفاق سے ایک روز ایک خراسانی دیوانہ گورے
چٹے لمبے قد کے آئے اور ان دیوانہ بزرگ سے
غضبناک ہو کر کہا کہ تو میری ولایت ویران کر آیا
اب مین تیری ولایت ویران کرتا ہون ان
دیوانون مین یہ گفت وشنود پیش آنے کے
ایک مدت بعد اتفاق سے ایک رات بی بی فاطمہ
نے فرمایا کہ بیٹا احمد آج رات کو اس ضعیفہ نے خواب
دیکھا کہ ایک حوض مین لوگ مچھلیان مار رہے ہین
حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ اے بی بی اس فقیر
نے بھی آج ہی رات کو یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑے حوض سے جو ایک دریا کے مانند ہے بڑی
بڑی مچھلیان لوگ شکار کر رہے ہین اسقدر افراط
سے جو شمار مین نہین آسکتین - اسکے بعد حضرت

خلق اور المعام مے آوردے واو
آن طعام را از جہت حضرت شیخ
العالم میداشتے حضرت شیخ العالم
چون مے آمدے دیوانہ میگفتے کہ اے
احمد نعمت خداست بخور و بخوران
حضرت شیخ العالم آن طعام خود
خوردے واو را خورانیدے
روزے از روزہا دیوانہ خراسانی
دراز قد و سپید پوست پیدا شد با این
دیوانہ بغضب بگفت تو ولایت ما را
خراب کردہ آمدی اینک ما ولایت تو
خراب میکنم بعد از مدتے ناگاہ
شبے از شبہا بی بی فاطمہ
فرمودند کہ بیٹا احمد امشب این
ضعیفہ خواب دیدہ است کہ در حوضے
ماہیان میگرفتند حضرت شیخ
العالم فرمودند کہ بی بی فاطمہ این
فقیر ہم امشب خواب دیدہ است
کہ در حوض بزرگ کہ چون دریاست
ماہیان بزرگ میگرفتند چندانکہ در عدد
وحصر نیاید بعد از آن حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا تمہارے خواب کی تعبیر
ہے کہ تمام شام ویران ہوجائیگا اور میرے خواب
کی تعبیر یہ ہے کہ شہر دہلی ویران ہوجائے گا
ان تعبیرون پہ چند روز سے زیادہ نہ گذرے
تھے کہ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ مغل آپہونچے اتفاق
سے یہ شور اور غلغلہ شروع ہونے کا وہ وقت
تھا کہ بی بی فاطمہؒ کھچڑی کی ہنڈیا چولھے پر چڑھی
ہوئی چھوڑکر سوت مول لینے بازار گئی تھیں اور
ہنوز واپس نہ آئی تھیں نا چار حضرت شیخ العالمؒ
بی بی فاطمہؒ کی محبت سے بازار تشریف لیگئے
تو کیا دیکھتے ہین کہ قیامت کے دن کا سا زلزلہ
پڑا ہوا ہے بی بی فاطمہؒ ڈھونڈے نہین ملین
اسی انتشار مین حضرت شیخ العالمؒ اتفاق سے
اُس مسجد مین تشریف لیگئے جسمین دیوانہ بزرگ
رہتے تھے تو دیکھا کہ وہ بزرگ دیوانہؒ موجود ہین
حضرت شیخ العالمؒ ایک گھڑی بھر ان بزرگ
دیوانہ کے پاس بیٹھے بزرگ دیوانہؒ نے فرمایا
کہ اے احمدؒ خدا کا قہر اوتر چکا ہے حضرت
شیخ العالمؒ نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہے جواب دیا
کہ مین بھی اس قہر مین داخل ہون اس گفت و
شنود کے بعد حضرت شیخ العالمؒ پھر

شیخ العالمؒ تعبیر خواب فرمودند
کہ خواب شما آنست کہ شام خراب
شود و خواب من آنست کہ شہر دہلی
خراب شود چند روز نگذشتہ
بود کہ شور افتاد کہ مغلان رسیدند
بی بی فاطمہؒ دیگ طعام کھچڑی پزیدہ
ہم بر دیگدان گذاشتہ در بازار جہت
خریدن ریسمان رفتہ بود بی بی فاطمہؒ
از بازار نیامدہ بود کہ حضرت شیخ العالمؒ
در خیال بی بی فاطمہؒ سوے بازار رفتند
چہ بینند کہ زلزلۂ روز قیامت افتادہ
است با بی بی فاطمہؒ ملاقات نشدہ
بعدہ در آن مسجد رفتند چہ بینند
کہ آن دیوانہ موجود است ساعتے باو
نشستند دیوانہ گفت اے احمدؒ
قہر خدا نازل شدہ است حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ
فرمودند کہ حال شما چیست
دیوانہ گفت ما نیز مے آیم بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ باز

بی بی فاطمہؒ کے گھر مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا کہ فاطمہ بی بیؒ ابھی تک بازار سے گھر مین واپس نہین آئین اور گھر مین کوئی نہین ہے اور کھچڑی کی پتیلی چولھا پر ستور رہتو رکھے ہے چڑھی ہوئی ہے حضرت شیخ العالمؒ نے ایک لقمہ کھچڑی اس پتیلی سے نکالی اور تکبیر فرمائی اور اُسی عالم حیرت مین زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا کہ آج کے روز ملک کس شخص کا ہے۔ اللہ یگانہ قہر کرنے والے کا ہی اور یہ ارشاد فرماکر فاطمہ بی بیؒ کے گھر سے تشریف لیگئے۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت شیخ العالمؒ مقام سُنّام سے پانی پت کو اپنے پیر و مرشد شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ کی خدمت مین تشریف لیگئے اور دیکھا کہ حضرت شیخ جلال الدینؒ کے خادم اسباب باندھتے اور کسی پہاڑ کی جانب سفر کی طیاری کرتے ہین حضرت شیخ العالمؒ کو دیکھتے ہی حضرت شیخ جلال الدینؒ نے ایک طبق چانولون کا حضرت شیخ العالمؒ کو عطا کیا اور فرمایا کہ اے عبد الحقؒ یہان سے چلے جاؤ کیونکہ خدا کا قہر نازل ہوا ہے حضرت شیخ العالمؒ یہ ارشاد سُنتے ہی روانہ ہوگئے اتفاق سے چند حاجی

در خانۂ بی بی فاطمہؒ آمدند چہ بینند کہ در خانۂ بی بی فاطمہؒ کسے نیست و دیگ کھچڑی بجان بالاے دیگدان است حضرت شیخ العالمؒ یک لقمہ از میان دیگ بر گرفتند و تکبیر گفتند و از سر حیرت بزبان حال فرمودند لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القہار و بیرون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ از سنّام در پانی پت آمدند بہ پیر خود شیخ المشائخ سلک شیخ جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ چہ بینند کہ خدمتگاران شیخ المشائخ حضرت شیخ جلال الحق والدین قدس سرہ رخت مے بندند و مستعد می شوند و مے خواہند کہ سوے کوہے روان شوند یک طبق برنج آوردند و شیخ المشائخؒ حضرت شیخ العالمؒ را دادند و فرمودند کہ اے عبد الحق برو کہ قہر خدا نازل شدہ است حضرت شیخ العالمؒ از آنجا روان شدند چند نفر از حاجیان

حضرت شیخ العالم کے ہمراہ ہوگئے اور وہ سب دہلی
کی جانب چلے لیکن حضرت شیخ العالم نے فرمایا
کہ دہلی پر اللہ کا قہر ہے ہم دہلی نہین جائینگے
اور یہ عذر کرکے حضرت شیخ العالم بدایون مین
رونق افروز ہوئے۔

نقل ہے کہ سفر فرمانے کے زمانہ مین حضرت
شیخ العالم نے ایک رات کسی مسجد مین مقام فرمایا
اور وہ جمعہ کی رات تھی آپ نے دیکھا کہ جو مسلمان
اس مسجد مین داخل ہوتا سات اذانین دیتا
حضرت شیخ العالم سے بھی لوگون نے کہا کہ اے
مسافر تم بھی اذانین دو کہ آج جمعہ کی رات ہے
حضرت شیخ العالم نے لوگون سے سوال کیا کہ
جمعہ کی رات مین فی مسلمان سات اذان کہنے کی
آپ سب کی غرض اور نیت کیا ہے سب نے جواب دیا
کہ یہ غرض اور نیت ہے کہ جمعہ کی رات متبرک ہے
اس رات مین اگر ہر شخص سات اذانین دیگا تو
اللہ برتر ہفتہ بھر کی تمام بلاؤن سے اس مقام
اور اس کی مخلوق کو جو یہان موجود ہین محفوظ
رکھیگا اور امن وامان قائم رہیگی حضرت شیخ العالم
نے جواب دیا کہ مجھسے ہرگز یہ نہو سکیگا کہ مین اس
نیت سے بار بار اذانین دون جس نیت سے

مصاحب شدند ایشان در دہلی رفتند حضرت
شیخ العالم فرمودند کہ قہر خدا نازل شدہ
است ما در دہلی نرویم حضرت شیخ العالم
در بدایون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
در ایام مسافرت شبے از شبہا در مسجدے
فرود آمدند و آن شب جمعہ بود مسلمانان
کہ مے آمدند ہفت بانگ نماز
میگفتند حضرت شیخ العالم را ہم میگفتند
کہ اے مسافر تو ہم بانگ نماز بگوے
امشب جمعہ است حضرت شیخ العالم
فرمودند شما را در گفتن ہفت بانگ نماز
در شب جمعہ چہ نیت است تا بدانیم
اینان گفتند از بہر آنکہ تا از برکت
ہفت بانگ نماز کہ درین شب متبرکہ
بگویند اللہ تعالے از بلاہاے تمامی
ہفتہ ازان مقام و ازان بندگان کہ در آن
مقام اند دور کند و در امن و امان
خویش نگاہ دارد حضرت شیخ العالم
فرمودند کہ مرا بدین نیت دست
نمیدہد کہ تکرار بانگ نماز بگویم

آپ سب لوگ دیتے ہین لوگون نے دریافت کیا کہ آخر
اس نیت سے آپ کیون نہین دے سکتے حضرت
شیخ العالم نے جواب دیا کہ جو بندہ اللہ برتر کی عبادت
اپنا بھلا ہونے کی امید پر کرتا ہے اور اللہ برتر کے
امتحان اور آزمائش سے دوری چاہتا ہے وہ بدی
اور نیکی کا بندہ ہوتا ہے نہ کہ خدا کا بندہ۔ اور خدا کا
بندہ مخلص (یعنی صاحب خلوص) ہوتا ہے نہ کہ
دو رو۔ اور خلوص و اخلاص اسکا نام ہے کہ بندہ
کا مقصد اور مطلب اللہ کی عبادت سے سوا اللہ
پاک کی ذات کے اور کوئی شے نہو اور حضرت
اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے عبادت کرے
کہ (اور عبادت کرتے ہین اللہ کی اپنے دین اور
روش کو خاص اللہ ہی کے لیے خالص کرکے)
حضرت شیخ العالم کا یہ جواب سُنکر سب حیران
رہ گئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم مقام پنڈوہ مین تشریف
لیگئے اور یہ ارادہ فرمایا کہ شہر پنڈوہ کے لوگون سے
ملاقات کریں ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ
اس شہر مین سب سے زیادہ عقلمند اور صاحب
فضیلت کون بزرگ ہے اس شخص نے جواب دیا
کہ فلان عقلمند سب سے فاضل و بزرگتر ہے حضرت

ایشان گفتند چرا نیت وسنت نمیدہید
حضرت شیخ العالم فرمودند بندہ
کہ خدای تعالی را از جہت نیکی
پرستد و از بلای او دوری جوید
آن بندہ نیکی و بدی باشد نہ بندہ
خدا و بندہ خدا مخلص بود نہ منافق
و اخلاص آنست کہ مطلوب
و مقصود او جز ذات حضرت
صمدیت نباشد واعبدوا اللہ مخلصین
پارہ (۲۳) رکوع (۲۳) ۱۲
له الدین ایشان حیران ماندند
کہ درویش چہ میگوید۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ در پنڈوہ
رفتند و خواستند کہ اکابران
شہر را ملاقات فرمایند
پرسیدند از کسی کہ دانشمند
درین شہر از ہمہ فاضل تر
و بزرگ تر کیست آن کس
جواب داد کہ فلان دانشمند
از ہمہ فاضل و بزرگ تر
است حضرت شیخ العالم

پاک کی اللہ نے انکی روح اس عقلمند کے پاس تشریف
لیگئے اور ملاقات کی اتفاق سے وہ اسوقت
سبق پڑھانے مین مصروف تھے اور سب طالبعلم
پڑھ رہے تھے سبق پڑھانا انھون نے کچھ دیر تک موقوف
رکھا اور حضرت شیخ العالم سے باتین کرنے لگے
حضرت شیخ العالم نے ان بزرگ سے اللہ برتر کی
بے نیاز ذات کے پہچاننے کے علم کی خواہش کی
اور یون ارشاد فرمایا کہ آپ عقلمند بزرگ ہین اور
آپکا بہت کچھ نام اور شہرہ ہے مین خدا کی معرفت کے
پانی کا پیاسا آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ مجکو
اللہ کی معرفت کا پانی پلائین وہ عقلمند حضرت
شیخ العالم کا یہ ارشاد سنکر اپنے آپے سے بے آپ
ہوگئے اور بیتابی کا عالم طاری ہوگیا بعد ایک
گھڑی کے جب ہوش آیا اپنی پگڑی اپنے گلے
مین ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدمون پر گر پڑے
اور عرض کی کہ قسم ہے اللہ کی مین نے اتنی مدت
تحصیل علم کی اور اللہ برتر کے بندون کو پڑھایا
لیکن اس علم کا ایک حرف بھی نہین سمجھا اور کچھ
خبر بھی اللہ کی پہچان کے علم کی نہین ہوئی
حضرت شیخ العالم نے ان عقلمند کے حال پر
شفقت فرمائی اور واپس تشریف لیگئے ۔

قدس اللہ تعالے روحہ
بر آن دانشمند رفتند و ملاقات
کردند دانشمند مشغول بسبق بود
و طالب علمان سبق میخواندند از شغل
سبق قدرے بایستاد و با
حضرت شیخ العالم بحکایت
مشغول شد حضرت شیخ العالم
از علم معرفت ذات صمدیت
حق تعالے طلب کردند و فرمودند
کہ شما دانشمند بزرگ اید و نام
بانگ شما بس بسیارست از عطش
این طلب بر شما آمدہ ام کہ از علم
مذکور خبر کنید دانشمند از سخن شور
انگیز حضرت شیخ العالم از خود بیخود شدہ
بیتاب گشت و بعد دیرے کہ بہوش
آمد دستار در گلو کردہ در پاے حضرت
شیخ العالم افتاد و گفت واللہ کہ چندین عمر
علم تحصیل کردم و بندگان خداے تعالی را
سبق گفتم اما ازین علم ہیچ فہم نکردم و ہیچ
خبر نیافتم حضرت شیخ العالم بران دانشمند
شفقت فرمودند و بازگشتند

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ مقام پنڈوہ مین ایک
کوتوال کے یہان رہا کرتے تھے اور کوتوال کی
مان حضرت شیخ العالمؒ کی بہت خدمت کیا کرتین اور
بہت عقیدت اور محبت رکھتی تھین۔ اور ایک دیوانہ
بھی حضرت شیخ العالمؒ کے برابر ہی رہا کرتے تھے
الغرض اتفاق سے ایک روز بادشاہ وقت فقیرون
کا بھیس بدلکر شکستہ حال لوگون کی مانند گشت کرنے
نکلا اور اتفاقاً وہان گیا جہان ایک گروہ فقیرون
کا اُترا ہوا تھا اور ایک گوشہ مین بیٹھ رہا فقیرون نے
جب کھانا پکا کر طیار کیا تو کھاتے وقت بادشاہ سے
کہا کہ اے فقیر دور ہو تو ہمارے کھانے مین نظر
لگا رہا ہے بادشاہ نے شکستہ حالون اور غریبون
کی طرح جواب دیا مین ایک غریب ہون تم سب
صاحبون کا کیا بگاڑ رہا ہون تم کھانا نوش کرو لیکن
فقیرون نے بادشاہ کے نرم جوابی کا کچھ لحاظ نکیا
اور برابر وہی کہتے رہے جو پہلے کہا تھا یہانتک
کہ بادشاہ کو اپنے پاس سے ہٹا کر رہے الحاصل
بادشاہ وہان سے اٹھکر اُس مقام مین پہونچے
جہان ایک گروہ ہندو فقیرون کا اُترا ہوا تھا
اتفاق سے وہ سب جوگی فقیر اسی وقت کھانا لائے
اور سب کے حصے کھانے مین برابر لگائے چنانچہ

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در پنڈوہ در خانۂ کوتوال میماندند
و مادر کوتوال خدمت حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بسیار میکرد و اعتقاد و
محبت تام میداشت و با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ یک دیوانۂ
دیگر برابر بود سے الغرض شبے سلطان
سکہ غریبان پوشیدہ طرق[1] شکستگان
بیرون آمدند و جماعت قلندران
فرود آمدہ بود آنجا رفت و در گوشہ بنشست
و قلندران طعام پزیدند وقت خوردن
سلطان را گفتند کہ اے فقیر دور شو و طعام
ما نظر میکنی سلطان طریق شکستگان و غریبان
شکستگی و غریبی مینمود و میگفت کہ من
غریبم از آن شما چہ میکنم شما
بخورید ایشان باز نماندند مادام
کہ سلطان را دور نکردند سلطان از انجا
روان شد جائے رفت کہ جوگیان
فرود آمدہ بودند ایشان طعام آوردند
و میان خود با قسمت برابر نہادند

[1] قولہ طرق یعنی الطریق ۱۲

بادشاہ کا حصہ بھی سب کے برابر لگایا اور سلطان کے
سامنے لاکر رکھا سلطان نے کہا میں ایک اجنبی
غریب ہوں میرا حصہ سب کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے
جوگیوں نے کہا لے بابو ہم لوگوں کا معمول ہی یوں ہے
کہ اگر کھانے کے وقت ایک کتا آجائے اس کا حصہ
بھی سب کے برابر اسکو دے کر کھاتے ہیں نہ کہ آپ تو
انسان ہیں پھر آپکو کیونکر نہ دیں القصہ سلطان جب
گشت سے واپس آئے اور دن ہوا تو یہ حکم جاری
کیا کہ قلندر اور درویش ہمارے شہر میں نہ رہیں یہ حکم
جاری ہوتے ہی قلندروں کو تلاش کر کر کے کشتیوں کے
ذریعہ سے دریا پار اتارنا شروع کر دیا سارے شہر میں
شہرہ ہو گیا کہ بادشاہ قلندروں اور درویشوں کو اپنے
شہر سے نکلوا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے ان دیوانہ
مجذوب سے فرمایا کہ آؤ ہم تم سلطان کے در دولت
پر چلیں اور دیکھیں کہ بادشاہ قلندروں اور درویشوں
کو کیوں شہر سے نکلوا رہا ہے کوتوال اور کوتوال کے آدمیوں نے
روکا کہا اے مخدوم آپ نہ جائیں کیونکہ ایک ایک فقیر کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے ہیں اور شہر سے نکال دیتے ہیں
لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے انکا کہنا مطلق نہ سنا بے تامل
ان دیوانہ مجذوب کو اپنے ساتھ لیکر سلطان کے
در دولت پر جا بیٹھے اور اپنے سر مبارک پر خاک ڈال لی

یک بخش از سلطان هم کردند بسلطان
دادند سلطان گفت که ما از شما بیگانه ام
مرا یک بخش برابر چگونه باشد جوگیان گفتند
که لے بابو ما را رسم است اگر سگ باشد
ما سگ را هم قسمت برابر دهیم خاصه تو که آدمی
هستی ترا چرا ندهیم سلطان چون باز آمد
و روز شد فرمان شد که قلندران و درویشان
در شهر ما نباشند و قلندران را می آوردند
و بر کشتی سوار کرده آن روے لب آب
میکروند شور در شهر افتاد که سلطان
قلندران و درویشان را از شهر
دور میکند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے دیوانہ بیا تا بر در سلطان برویم و
ببینیم که سلطان چون قلندران و درویشان
را از شهر دور میکند ما در کوتوال و کوتوال
منع کردند که اے مخدومؒ مروید که درویشان
را یک یک شخص کنا بنده مے آرند و از
شهر بیرون میکنند حضرت شیخ العالمؒ
گفتهٔ ایشان را در گوش نکردند
آن دیوانہ را برابر خود بر در سلطان
بردند و نشستند و خاک بر سر

ڈال لی اور دیر تک اسی انتظار مین بیٹھے رہے
کہ دیکھیں ہمارے ساتھ لوگ کیونکر پیش آتے ہین جب
زیادہ دیر ہوگئی اور حضرت شیخ العالمؒ سے کسی نے مزاحمت
نہ کی کہ کون ہین اور کیا کر رہے ہین اسوقت حضرت
شیخ العالم نے دیوانہ مجذوب سے فرمایا کہ اے دیوانہ
بادشاہ شہدون اور مخبرون کو شہر سے نکلوا رہا ہے
نہ کہ درولشیون کو اور یہ فرما کر اپنے قیامگاہ مین واپس
تشریف لائے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز شہر پنڈوہ مین
دریا کنارہ کھڑے تھے اور اسی اثنا مین یہ ارادہ ہوا کہ
شیخون سے شیخ دین اور حق کے نور قدس سرہ سے
ملاقات کرین اور اس ارادہ کے ساتھ ہی دل مین
مخاطرہ فرمایا کہ درویش کی ملاقات کو خالی ہاتھ نجائین
کہ اسی بین ایک قسم کی گھاس نہایت سبز و شاداب
اور دراز دریا کنارے نظر آئی ا ۔ پنچے جی مین کہا کہ
لاؤ یہی گھاس بطور ہدیہ کے ساتھ لیکر ملاقات کو جائین
اور اپنے مقصد کے طالب رہین الغرض وہ گھاس لیکر
حق اور دین کے نور حضرت شیخ نور الدینؒ کی خدمت
مین بہونچے شیخ نور الدینؒ اپنے فیض کا دستر خوان
بچھائے یارون کے ایک گروہ مین رونق افروز تھے
حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے

اند اختہ مدتے در نیکال انتظار احوال
بودند چون ہیچ کس حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ را نپرسید کہ این کیست
وچہ میکند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
فرمودند اے دیوانہ سلطان لوندان ومخبران را
از شہر دور میکند درولیشان را
این سخن گفتند وبقرارگاہ خود باز
آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ روزے در کنارۂ لب آب در شہر
پنڈوہ ایستادہ بودند خواستند کہ ملاقات
شیخ المشایخ نور الحق والدین قدس اللہ
روحہ بکنند در خاطر آوردند کہ بملاقات درویش
خالی نروند گیاہے بدرجۂ غایت سبز و تر و
دراز بر کرانہ آب دیدند با خود گفتند کہ ہمین
گیاہ در ہدیہ ببریم و ملاقات کنیم واز مطلوب
مقصود بجوئیم آن گیاہ را برگرفتند و بحضرت شیخ
نور الحق والدین بردند شیخ[1] (رح) بر بادہ
فائدہ خود با جمعے یاران نشستہ
بودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ

سلہ[1] قولہ شیخ یعنی شیخ نور الدین رح ۱۲

شیخ نور الحق والدینؒ زانوے مبارک پر دہ گھاس رکھکر
یون خطاب فرمایا کہ بابا صفا ہے حق اور دین کے
نور حضرت شیخ نورالدینؒ نے جواب مین فرمایا کہ بابا
عزت ہے بعد اس گفتگو کے دونون اللہ کی ولیون
نے آپس مین ایک دوسرے کا دیدار ایک گھڑی بھر تک
کیا اور کوئی کلام باہم نہین ہو بعد ایک گھڑی کے
حضرت شیخ العالمؒ واپس تشریف لیگئے اور حالت
حضرت شیخ العالمؒ کی یہ تھی کہ حقیقت کے صاف پانی
کی انتہا مرتبہ کی پیاس کے سبب اپنے ہاتھ پکڑ ملنیوالی
پیر شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ
جلال الدینؒ کی بدولت اگرچہ وحدت کے حوض سے
حقیقت کا صاف پانی برابر نوش فرماتے تھے لیکن
پیاس نہ بجھتی تھی اور سیراب نہوتے تھے اور ہمیشہ
(ترجمہ - ہان اور زائد) کا دم مارتے تھے اور
ہرچند کہ بلند مقامون مین ترقی کرتے تھے اور سب سے
زیادہ آگے بڑھے ہوئے رہتے تھے لیکن اپنے فائدہ
کے میدان مین جسکے حاصل کرنے مین سرگرم تھے کمال شوق
طلب سے یہ امتیاز نہوتا کہ فلان درجے فائدہ کی
منزل تک پہونچے لہذا فرماتے کہ اے احمدؒ پچاس
برس گذر گئے کہ تو عالم کے گرد پھرتا ہے اور ذات
حقیقی کی تلاش کر رہا ہے لیکن دل کے مقصد تک نہیں پہونچا

آن گیاہ را بر زانوے حضرت شیخ نور الحق
رہ نہادہ فرمودند کہ بابا صفاست شیخ
نور الحق والدینؒ فرمودند بابا عزتست ہردو
اولیاء با یکدیگر ساعتے مشاہدہ کردند و ہیچ
تکلمے نفرمودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بعد از ساعتے بازگشتند و آنشیخ از کمال عطش
باطن اگرچہ بحوض وحدت از دولت
پیر دستگیر خویش شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدینؒ نوش میکردند فاما
سیراب نمیشدند و ہر دم دم ہل من مزید
برمے آوردند و ہرچند کہ عروج بمقامات
کبرے میکردند و عبور از ہمسرے یافتند
اما بر مائدہ فائدہ خود کہ طلب آن میکردند
وقوف نمے یافتند دم شور انگیز بر می آوردند
و میگفتند اے احمد درج پنجاہ سال شد کہ
در گرد عالم میگردی و طلب ذات حقیقی
میکنی بمقصد دلی نرسیدے

سلہ قولہ از کمال الخ لفظی ترجمہ یہ ہو ا اور دلکی
کمال تشنگی کے باعث اگرچہ وحدت کے حوض سے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخون کے شیخ شیخ جلال الحق
والدین کی بدولت نوش کرتے تھے ۱۲

اور سارے عالم مین کسیکو ایسا نہ پایا جو تجکو مقصد کی
خبر دیتا اے احمدؒ تو نے پچاس برس بیکار ہی گنوا دیئے
اور نہ اپنا مقصد ہی پایا نہ اپنی ذات ہی کو آرام دیا اب
تو اپنے اصل وطن مین چل اور دنیا کی لذتون اور
نعمتون سے اپنی ذات کو آسایش دے اور یہ شعر
فرماتے تھے دنیا کی باریکی سے ایک بات بھی
سمجھ مین نہ آئی ٭ نہ دین[1] نہ دنیا ہم ویسے ہی رہے ٭
الغرض شہر پنڈوہ سے اپنے وطن روانہ ہوئے
اثناے راہ مین مقام بہار سکے رونق افروز ہوئے بہار مین
[2]دو مجذوب تھے ایک کا لقب سلطان علاء الدینؒ
تھا جو ننگے رہا کرتے دوسرے نیم لنگوٹے کرکے
مشہور تھے یہ آگے وار ایک لنگوٹی رکھتے تھے اور
پیچھے کچھ بھی نہین اتفاقاً سلطان علاء الدین دیوانہ
ایک لکڑی ہاتھ مین لیے نمودار ہوے اور حضرت
شیخ العالمؒ کا سر راہ روک کھڑے ہو گئے بلکہ حضرت
شیخ العالمؒ سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ بابا احمد جوانمردون
نے دیگ پکائی کھانے کے وقت کیون چھوڑ گئے
اور یہی جملہ تین بار دہرا کر اپنی راہ لی اُسکے بعد نیم لنگوٹے
نمودار ہوے اور اسی طرح راہ روک کر کھڑے
ہو رہے اور حضرت شیخ العالمؒ کو گلے لگا لیا اور یہی کہا
کہ اے احمد جوانمردون نے دیگ پکائی کھانیکے وقت

و در عالم کسے را نیافتی کہ خبر بمقصود کند اے
احمد (رح) عمر پنجاہ سال ضائع کردی نہ
مقصود یافتی و نہ پرورشش خود داشتی
اکنون در موطن اصلی خود بخرام و بتنعیم
ولذات دنیاوی بیارام و این بیت
از سر حال فرمودند۔ بیت

از نکتۂ مقصود نشد فہم حدیثے
لا دین ولا دنیا[1] بیکار بماندیم

الغرض از شہر پنڈوہ باز گشتند سوے وطن خود مے
آمدند و در شہر بہار رسیدند و درآنجا
دو دیوانگان بودند یکے را سلطان
علاء الدین میگفتند او برہنہ میماند دوم
را نیم لنگوٹے میگفتند او لنگوٹہ پیش داشتی
و پس نہ افراشتے ناگاہ سلطان
علاء الدین دیوانہ چوبے در دست
گرفتہ پیدا شد و راہ حضرت
شیخ العالم رحؒ بگرفت و شیخ العالم
را در کنار خود کشید و فرمود
بابا احمد مردان دیگ پزیدند وقت خوردن

[1] قولہ لا دین الخ یعنے نہ تو دین ملا نہ دنیا ہی کا عیش کیا ۱۲

کس سے لیے چھوڑ گئے اور تین بار یہی جملہ فرما کر اپنی راہ
لی حضرت شیخ العالمؒ نے اپنے دل میں کہا کہ اے احمدؒ بے نیاز
کی درگاہ کے دیوانے خبر اور گواہی دیتے ہیں شاید تو
اپنے مقصد تک پہونچے اور اپنے فائدہ کی نعمت سے
آگاہ ہو جائے اس خاطر سے آپ کے حال کی افسردگی
اور مردی گرمی سے بدل گئی اور طلب کا شوق بڑھ گیا
وہاں سے روانہ ہو کر شہر او دھ میں رونق افروز
ہوئے اور دل میں کہا کہ اے احمد زندہ لوگوں سے
تجکو مقصد کی خبر ملتی ہے شاید کہ مُردوں سے بھی مل جائے
آؤ اب مُردوں سے دریافت کریں یہ اندیشہ کر کے
حضرت شیخ العالمؒ کئی برس تک گورستان میں غریبوں کے
اور بزرگوں کے مقبروں پر شہر اور جنگل میں پیاسے
کی مانند درد سے بھرے ہوئے اور ہمیں یکسان حالت
کے ساتھ دن رات پھرتے اور یہ فرماتے رہے کہ اے
راہ دکھانے والے اے راہ دکھانے والے جب
ایک مدت گذر چکی تو حضرت شیخ العالمؒ نے جی میں کہا کہ
اے احمدؒ اب مرجا اور مُردوں کی مانند جیتے جی قبر میں
داخل ہو کر دفن ہو رہ یہ اندیشہ کر کے حضرت شیخ العالم
نے ایک قبر کھود کر اس میں گھس رہے اور مُردوں کی
مانند اپنے آپ کو دفن کرا دیا اور دنیا کے لوگوں سے
جدا اور ما سوا اللہ میں مشغول ہوئے اور چھ مہینہ کامل

چراگند استند سہ کرت این لفظ بر زبان
خود راندو برفت بعدہ نیم لنگوٹے ہم پیدا شد
و ہمچنین راہ گرفت و حضرت شیخ العالمؒ را در کنار
خود کشید و فرمود با احمد مردان دیگ پزید نقد وقت
خود دن چراگند استند این نیز سہ کرت ہمچنین فرمود
و رفت حضرت شیخ العالمؒ با خود گفتند کہ اے احمد
دیوانگان حضرت صمدیت خبر میگویند و گواہی
میدہند مگر کہ بمقصد و مقصود خود برسی و بہ مائدہ
فائدہ خود وقوف یابی از افسردگی گرمی حال نشاند
و در طلب بیفزود و از آنجا در شہر اودھ رسیدند
خاطر گفتند کہ اے احمد از زندگان خبر مقصود نمی یابی
مگر کہ از مردگان ہم بیابی اکنون از مردگان بطلب
حضرت شیخ العالمؒ چند سال در مقابر اکابران در
گورستان غریبان در شہر و در بیابان تشنہ دار ہمہ درد
و بیقرار دائم الحال روز و شب میگشتند میگفتند یا ادلا
یا ہادی چون بسے مدید بر آمد حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
با خود گفتند احمدؒ اکنون بمیر و چون مردگان ہم در زندگی
در قبر در آئے و دفن شو بعدہ حضرت شیخ العالمؒ بدست
خود قبرے کاویدند و در آن قبر خسپیدند و چون مردگان
دفن بکنانیدند و از دنیا و اہل دنیا جدا شدند
و مشغول بحق گشتند تا مدت شش ماہ

آپ اس قبر مین رہے وہ حالت یہ تھی کہ جو حال باطن کے
عالموں سے طاری ہوتا اس حال سے خوش اور مسرور
ہوتے اور سرمہ (نہ پھیری نظر اور نہ بہکے) کا آپ کی
آنکھوں مین لگا ہوا تھا اور فرمایا کرتے کہ اے احمد یہ
حالت لائق پرستش کے نہین ہوشیار رہ اور اس
حالت سے گذر کر آگے بڑھ یہانتک کہ ایسے حال کے
عالم اور ایسے دریا پر پہونچے جو کیفیت اور کمیت سے
پاک تھا اور کنارہ پر پہونچکر آواز سنی جہان تو یہ کہ خدا
نہین کوئی معبود مگر مین) کی بے واسطہ حرف اور آواز کے
بے واسطہ منہ اور زبان کے سنی اور جھک گئی اسلیے کہ
(جب جلوہ گر ہوا اللہ کسی شے مین جھک گیا اس شے
کے واسطے) اور اپنے آپ سے سب آپ قبر سے نکلے
اور محو ہو جانے اور ہمراہی کے سرور اور نشہ سے
مست ہو گئے اور معشوق سے مل جانے کے
مرتبون مین کمال کے درجہ تک پہونچ گئے اور
مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے اور مشیخت کی طرف
متوجہ ہوئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے شہر اودھ مین ایک
کتیا پالی تھی جب اس کتیا نے بچے جنے حضرت شیخ العالمؒ
نے ان کے پیدا ہونے کی خوشی کا کھانا کیا اور شہر کے
تمام بزرگون کو اور فیروز خان کو بھی مدعو کیا جو شہر کا مقطع تھا

حضرت شیخ العالم در آن قبر بودند بہ ہر حالے از
عالم باطن میگذشتند التفات نمیکردند و سرمہ مازاغ
البصر وما طغے در چشم داشتند و میفرمودند
اے احمد این عالم لائق پرستیدن نباشد ہشیار
دار و ازین عالم بگذر و بگذار تا با عالمی و دریا
رسیدند کہ از کیفیت و کمیت پاک بود و آواز فاطر
انہ لا الہ الا انا بے حرف و بے صوت از بیکام و از
بیزبان شنیدند و خاضع شدند کہ اذا تجلی
اللہ لشئ خضع لہ و از خود بیخود از ان قبر بیرون
آمدند و در سکر محویت و سرور معیت
افتادند و در معارج وصول بکمال
رسیدند و با خلق بدعوت و مشیخت مشغول
شدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر اودھ مادہ سگ پروردہ بودند
بعد آن مادہ سگ بچہ آورد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ طعام
میزبانی ولادت آن مادہ سگ کردند
و ہمہ اکابران شہر را طلب
فرمودند و فیروز خان مقطع شہر بود
او را نیز طلب فرمودند

چنانچہ اکثر بزرگ اور عام مخلوق آئے اور کھانا
کھایا بعد چند روز کے شیخ جمال الدین گوجری رحمۃ اللہ اور
حضرت شیخ العالم سے باہم ملاقات ہوئی شیخ
جمال الدین گوجری نے کہا کہ اے مخدوم آپ نے کھانا
کیا اور کتنی ہی مخلوق کو بلایا لیکن مجھ کو نہ بلایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ کتے کی مہمانی تھی میں نے کتوں
ہی کو بلایا اے جمال الدین تم جملہ آدمیوں کے بہترین
کیونکر کتوں کی مہمانی میں بلاتا یہ نقل ادھر کے
بزرگوں میں مشہور ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز شیخ فتح اللہ
ودھی کے سامنے سایہ چتر (کہ ہندی میں پودری کہتے
ہیں) (جو بچوں کا کھیل ہے) کھیلے شیخ فتح اللہ سایہ
چتر کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور کچھ کہہ نہ سکے اور ایک
روایت یوں ہے کہ سایہ چتر کا کھیل کسی دوسرے
کو کھیلتے دیکھ کر حضرت فتح اللہ نے کہا کہ یہ ایک
کاریگر ہے جس نے اپنے کام کو کمال کی حد تک پہنچا دیا ہے
شاید اس جملہ سے مراد یہ ہو کہ شیخ فتح اللہ اس وقت
کے زاہد تھے اور زہد خدا کے عاشقوں کے نزدیک
لڑکوں کا کھیل ہے چنانچہ ارشاد علیہ السلام (ان پر
سلام) کا کہ تم پر لازم ہے دین بوڑھیوں کا، کی
طرف اشارہ ہے ناچار حضرت شیخ العالم نے اس طرف

اکثر بزرگان و عامۂ خلق حاضر شدند و طعام خرج
کردند بعد چند روز شیخ جمال الدین گوجری با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ ملاقات شد شیخ جمال الدین
گوجری گفتند ای مخدوم شما طعام کردند و چندین خلق را طلبیدند
اما مارا نطلبیدند حضرت شیخ العالم فرمودند
میزبانی سگ بود سگان را طلبیدم ای جمال الدین
تو از جملۂ آدمیان ہستی ترا چون بمیزبانی سگ
طلب کنم این حکایت بمیان بزرگان اودھ
مشہور است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
روزے پیش شیخ فتح اللہ اودھی سایہ چتر کہ
ہندی پودری گویند چون بازی بچگان گردانیدند
شیخ فتح اللہ حیران شدند و ہیچ گفتن نتوانستند
دیگر روایتیست کہ این مرقوم برا سہ دیگرے
میکردند و حضرت شیخ العالم شیخ فتح اللہ را
این سخن فرمودند کہ این کارگریست کہ کار خود بنہایت
رسانیدہ است شاید کہ مراد این باشد کہ شیخ
فتح اللہ زاہد وقت بودند و زہد نزدیک
عاشقان و طالبان حق چون بازی طفلانست
چنانچہ قول علیہ السلام علیکم بدین العجائز اشارت
بدین دارد لاجرم حضرت شیخ العالم بدین

اشارہ فرمایا تاکہ شیخ فتح اللہ کو کچھ شعور حاصل ہو اور کچھ بھید اللہ کے عشق کا کھل جائے کہ بزرگوں (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے فرمایا ہے مشغول ہونا شریعت کے علموں میں اور قرآن کا پڑھنا نیک کام ہیں لیکن طالب کی اور ہی کچھ شان ہے) اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اسکی مراد کیا ہو اور یہ نقل بھی اودھ میں مشہور ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ شیخ زین الدین اودھیؒ کے پاس تشریف لیگئے اور شیخ زین الدینؒ کے دروازہ پہ دربان بٹھا رکھا تھا اگر آنے والا کوئی چیز لیکر آتا تو جانے دیتا اور اگر نہ لاتا تو نہ جانے دیتا دربان نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہ جانے دیا حضرت شیخ العالمؒ واپس آئے اور اپنی گدڑی اتار کر اچھی اور سفید پوشاک پہنی اور ایک طباق ڈھیلوں اور پتھروں سے بھرا اور اسپر خوان پوش ڈالا اور ایک آدمی کے ہاتھ میں دیا اور اپنے ہمراہ لیکر پھر اُنکے دروازہ پہ گئے اس دربان نے فوراً حضرت شیخ العالمؒ کو جانے کی اجازت دی حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ زین الدینؒ سے ملاقات کی اور باہم باتوں میں مشغول ہوئے بعد اسکے جب شیخ زین الدینؒ نے طباق کھولا اور کنکر پتھر دیکھے تو فرمایا کہ اے مخدوم یہ کیا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ جس کے پاس یہ ہوں وہ آپکے پاس آئے

اشارت کردند تا مگر شیخ فتح اللہ را شعورے پدید آید و رموزے در عشق الٰہی بگشاید کہ گفتہ اند

الاشتغال بالعلوم الشرعیۃ وتلاوۃ القرآن امور حسنۃ ولکن شان الطالب شان آخر واللہ اعلم مراد این چہ باشد و این نیز در اودھ مشہور است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بر شیخ زین الدین اودھی رفتند شیخ زین الدین را پردہ دار بر در نشستے اگر آیندہ چیزے می آوردے میگذاشتی و اگر نمی آوردی نمیگذاشتے پردہ دار حضرت شیخ العالم را نگذاشت حضرت شیخ العالم باز آمدند و ژندہ خود فرود آوردند و جامہ ہاے نیک و سفید پوشیدند و طبقے را از سنگ و کلوخ پر کردند و دستارچہ بالاے آن انداختند و بدست نفرے دادند و باز بر در رفتند پردہ دار مذکور حضرت شیخ العالم را فی الحال بگذاشت حضرت شیخ العالم با شیخ زین الدین ملاقات کردند و بایکدیگر بحکایات مشغول شدند بعدہ چون شیخ زین الدین طبق وا کرد در سنگ و کلوخ دیدند گفتند ای مخدوم این چیست حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند ہر کہ این باشد او بر تو باز آید

اور جسکے پاس یہ ہوون نہ آئے بعد اسکے حضرت
شیخ العالم نے دو ہزار تنگہ سونے کے حضرت
شیخ زین الدینؒ سے طلب فرمائے اور یون فرمایا
کہ مین قرض حسنہ چاہتا ہون اگر آپ دے دیجئے
تو مین ادا کر دونگا اور اگر نہ دیجیے گا تو آپ سے لیلینگے
شیخ زین الدینؒ نے کہا کہ ہم درویش ہین ہمارے
پاس مال کہان الغرض حضرت شیخ العالم ہرچند تکرار
فرماتے تھے کہ دے دو اور نہین تو لے لینگے لیکن
شیخ زین الدینؒ نے مال نہین دیا اور حالانکہ شیخ
زین الدینؒ کے پاس کامگاری کا مال جمع ہوگیا
تھا اور وہ آپ حضور تھے اور بھتیجے
شاہزادون کے مانند رہا کرتے تھے چند روز
اس ماجرا پر نہ گذرنے پائے تھے کہ شیخ
زین الدینؒ رح بیمار پڑے اور اسی
بیماری مین بعالم آخرت ہو کر اللہ کی رحمت
سے جا ملے۔ شیخ زین الدین کے انتقال کے بعد
قاضی رضی اودھ کے مقطع نے شیخ زین الدینؒ کے
بھتیجون کو گرفتار کرکے سارا مال انسے چھین لیا
اور مفلس کرکے چھوڑ دیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ سے جب کہ سلطان
ابراہیم قصبہ ابیولی مین فروکش تھا

و ہر کرا این نباشد او بر تو باز نیاید بعده
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
دو ہزار تنگہ زر از شیخ زین الدین طلب
فرمودند و گفتند کہ قرض حسنہ میطلبم اگر میدہی
از آن شما خواہم و الا نخواہند
گرفت شیخ زین الدینؒ گفتند کہ ما درویشانیم
بر ما مال کجا الغرض حضرت شیخ العالم ہرچند
کوشش میکردند کہ بدہند و الا خواہند گرفت
شیخ زین الدین مال ندادند و شیخ زین الدین
را مال کامگاری جمع شدہ بود و خود حضور
بودند و برادرزادگان طریق شاہزادگان
میماندند چند روز از آن نگذشتہ بود کہ شیخ
زین الدین مریض شدند و برحلت
در رحمت حق پیوستند بعد نقل شیخ
زین الدین قاضی رضی مقطع اودھ
برادرزادگان شیخ زین الدین را
گرفت و کل مال از آنہا گرفت و مفلس
گذاشت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ اندر آنکہ سلطان ابراہیم
در قصبۂ ابیولی فرود آمدہ بود

ملاقات کا ارادہ کیا اور بولا فرمایا کہ اگر ابراہیم مسلمان
ہوجائے جو آج بادشاہ ہے تو ایک عالم کی مخلوق
اسلام مین داخل ہوجائے اور اسکے عشق اور محبت
کا دم بھرے کیونکہ (لوگ اپنے بادشاہون کے
دین پر ہوتے ہین) الغرض جب لشکر کے قریب
پہونچے قاضی رضی نے سنا کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ
لاتے ہین پیشوائی کو آئے اور اپنے برابر اپنے
ہمراہ لیگئے رات کا وقت تھا رات ہی کو سلطان
کے پاس گئے اور کہا کہ اے صاحب عالم کے ایسا
فقیر آیا ہے جو آج اپنے وقت کا قطب ہے اور
اس زمانہ کے تمام ولی اسکی حکم بجالانے کی رسی مین
بندھے ہوئے ہین سلطان ابراہیم نے کہا کہ اے
قاضی مین ملاقات کرون قاضی نے کہا کہ اے عالم کے
صاحب وہ ملاقات کے قابل نہین کیونکہ اسکی ملاقات
کے بعد بادشاہی کا انتظام ہے یا نہ ہے اس لیے
کہ بہت بڑا فقیر ہے ابتدا پہلے اسکا امتحان کرلیا جائے
سلطان نے پوچھا کہ کیا امتحان کرنا چاہیے قاضی
رضی نے جواب دیا کہ عالم کے صاحب کوئی مستقل
رقم اور کوئی مستقل تجویز انکی خانقاہ کے مصارف
کے واسطے کیجیے اگر قبول کرلین تو ملاقات کے
قابل ہین اور اگر قبول نکرین تو اسکے سامنے جانا

قصد ملاقات کردند و فرمودند کہ
اگر ابراہیم مسلمان شود کہ امروز بادشاہ
است خلق عالم در اسلام در آیند و بعشق
او دم زنند کہ الناس علی دین ملوکہم چون
قریب لشکر شدند قاضی رضی شنید کہ حضرت
شیخ العالم مے آیند استقبال کرد و برابر
خود برد وقت شب بود ہم در شب بہ پیش سلطان
رفت و گفت اے خداوند عالم درویشے
رسیدہ است کہ امروز قطب وقت
است و اولیاء وقت ہمہ در سلک عبودیت
او منسلک اند سلطان ابراہیم گفت اے
قاضی ملاقات کنم قاضی گفت اے خداوند
عالم شایان ملاقات نیست کہ بعد[1] ملاقات
او انتظام بادشاہی ماند یا بماند کہ درویشی
است نخست امتحان کنند سلطان گفت
چہ باید کرد قاضی رضی گفت کہ خداوند
عالم فتوحے و استقامتے برائے خرچ
خانقاہ او بکنند اگر قبول بکند پس
شایان ملاقات ست والا نہ پیش ایشان رفتن

[1] قولہ کہ بعد ملاقات الخ یہ کاف علت سے بمعنی زیرا کہ یعنی اسلیے کہ ۱۲

خوب نہیں سلطان نے کہا کہ بہتر تجویز ہے اسیوقت
منشیون کو بلوایا اور چار گانون اور ایک بیگھہ اراضی
کے فرمان اور سندین قصبۂ ردولی کے نواح مین
کھیتی کے واسطے اسی دم لکھکر مرتب کرائے اور
اپنی رحسب مین رکھکر اور کچھ نقدی لیکر اور ایک خود
پر کھانا رکھوا کر قاضی رضی سلطان ابراہیم کے
در دولت سے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے مخدوم آج سلطان
ابراہیم نے آپ کے لیے وہ بندوبست کیا جو کسی
کے واسطے کمتر کیا ہے اور کمتر کرتا ہے حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے قاضی رضی ہمارے حق مین
سلطان ابراہیم نے آج کیا کیا ہے قاضی رضی نے
عرض کیا کہ اے مخدوم آپ کے فرزندون کیواسطے
چار گانون مسلم اور ایک ہزار بیگہ اراضی قصبۂ ردولی
کے اطراف مین دی اور فرمان سند کا جیب سے
نکال کر مع نقد کے جو ہمراہ لائے تھے سامنے رکھ دیا
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے قاضی کلمہ پڑھو نہین
کوئی معبود مگر اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے کیونکہ
اسوقت تو کافر ہو گیا قاضی نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے
مخدوم ہم سے کونسا کلمہ کفر کا سرزد ہوا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا کیا یہ کلمہ کفر کا نہیں ہے کہ تو دو

خوب نیست سلطان گفت نیک باشد
فی الحال نویسندگان را طلبیدند و فرمان
و حجت ہاے چہار دیہ و ہزار بیگہ زمین
در سواد قصبۂ ردولی براے زراعت
در آن ساعت مرتب گردانیدند در بغل
خود انداختہ و چیزے نقد و یک بارکش
طعام از خانۂ سلطان ابراہیم بر شیخ العالم
قدس اللہ روحہ قاضی رضی آوردند گفتند
حضرت مخدوم امروز سلطان ابراہیم
در حق شما چیزے کردہ کہ کمتر در حق کسے کردہ
است و کمتر میکند شیخ العالمؒ فرمودند اے قاضی
رضی امروز سلطان در حق ما چہ کردہ است
قاضی گفت حضرت مخدوم براے فرزندان
شما چہار دیہ ہزار بیگہ زمین در سواد قصبۂ
ردولی دادہ است و فرمان حجت از بغل
کشیدہ و آنچہ نقد بود پیش نہاد حضرت شیخ
العالمؒ فرمودند اے قاضی کلمہ بگو لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہ درین ساعت کافر شدی
قاضی کلمہ بر زبان راند و گفت اے مخدوم
از ما چہ کلمۂ کفر واقع شدہ حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند این کلمۂ کفر نیست کہ تو د

ابراہیمؒ دو خدا دوسرے پیدا ہو گئے جو رزق دینے
کا دعوی کرتے ہیں جو خدا ابراہیم اور ابراہیم کے
نوکروں چاکروں اور ابراہیم کے گھوڑوں اور
ابراہیم کے ہاتھیوں اور تیرے گھوڑوں اور تیری
نوکروں چاکروں کو رزق دیتا ہے میں کہ اس خانقا
ہ و درگاہ کا ایک فقیر ہوں میرے فرزندوں کو رزق
ندیگا اگر تو اور ابراہیم سلطہون قاضی نے عرض کیا
کہ ان گانوں کو لیجیے اور میری عرض اور التماس قبول
کیجیے۔ بحاصل ہر چند قاضی نے کوشش کی حضرت
شیخ العالمؒ نے اس سے انکار ہی کیا اور قبول نفرمایا
اور یوں جواب دیا کہ لڑکے فقر کی قدر نجانینگے کیونکہ
(محتاجی ایک خزانہ ہے اللہ برتر کے خزانوں سے)
اور بختیارؒ سے جو آپ کے مرید تھے اور انکی ذات
کو انکی نام کی طرح کشایش حاصل ہوئی پچھلی رات کا وقت تھا
کہ حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے
نے ہندی زبان میں یوں ارشاد فرمایا کہ (ترجمہ
دوہرہ کا کنواں ہو تو پاٹوں سمندر پاٹے کیوں جاؤں
گر ہو تو سہوں جھیل کے اندر کوں رہنے جائے ا
ور ایک حالت طاری ہو گئی اور بختیارؒ کو گلے لگا لیا
اور اسی وقت روانہ ہو گئے اور کسیکو اس ماجرا کی
اطلاع نہیں ہوئی اور اب مقام فیض ہیں یعنے

ابراہیم خدایان دیگر پیدا شدہ اند کہ دعوی
رزاقی میکنند خدائے کہ ابراہیم را و حشم
ابراہیم را و اسپان ابراہیم را و فیلان
ابراہیم را رزق میدہد و اسپان ترا و حشم
ترا رزق میدہد منکہ یک فقیر درگاہ آدمیم
فرزندان مرا رزق نخواہد داد کہ تو و ابراہیم
درمیان آئید قاضی گفت این دہات را
بستانند و عرض و التماس این بندہ قبول فرمائید
ہر چند کہ قاضی کوشش نمود حضرت شیخ العالمؒ
تبرا فرمودند و اختیار نکردند و فرمودند کہ اولاد
قدر فقر نخواہند دانست کہ الفقر کنز من
کنوز اللہ تعالے و بختیارؒ مرید بود کہ ذاتش
ہمچو اسمش کشود آخر شب بود کہ حضرت
شیخ العالمؒ بزبان ہندی فرمودند

دوہرہ

کنواں ہوے تو پاٹوں سمند کہو پاٹن جائے
باڑا ہوے تو بہ جوں جھیل کہو برجن جائے

و در حالت شدند و بختیارؒ را کنار گرفتند و
ہمان ساعت روان شدند کسی را ازین حال
اطلاع نشد و بر مائدہ فائدہ

اپنے وطن مین واپس تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ اور قصہ مذکورہ نقل بالا سے شہر جونپور مین سلطان ابراہیم شرقی کے پاس حضرت شیخ العالم تشریف لیگئے اور وہان عالمون کے صدر فاضلون کے ماہ کامل پورب اور پچھم کے استاد خدائی علم جاننے والے اپنے زمانہ کے نعمان قاضی شہاب الدین لہریا (نورانی کیا اللہ نے انکا خوابگاہ) سے ملاقات ہوئی اور بایکدگر باتون مین مشغول ہوئے حضرت شیخ العالم اللہ کی پہچان کے علم کی قبیل سے کچھ ارشاد فرماتے تھے مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا نے عرض کی کہ اے شیخ العالم ہم ظاہر کے لوگ ہین ہمکو علم کرو کہ علم ہوتا ہے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ ہان تو بیچارہ لہریا کا ہے ہو الا حکو اس حال و سہاس تا ، کی کیا خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدین رح کو کامل عقیدت حاصل ہوئی اور ایسا اتفاق پیش آگیا کہ حضرت شیخ العالم اور سلطان ابراہیم مین باہم ملاقات کرا دی اور یہ حکایت لوگون نے صدر جہان سے کہی میر صدر جہان نے بھی ایسا ہی کہا کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین جب سلطان ابراہیم اور حضرت شیخ العالم سے بایکدگر ملاقات ہو جائے تو پھر تم کسی بیطمع دور رکھنا کہ سلطان اور ہم اور تم اور یہ انتظام بادشاہی کا جو کہ اب ہے اسی طرح اور اسی طریق پر

وسکن بالوف خود باز آمدند۔

نقل ست کہ شیخ العالم بارے دیگر ہم بدین قصد در شہر جونپور بر سلطان ابراہیم شرقی رفتند آنجا با صدر العلماء بدر الفضلاء استاد الشرق والغرب عالم ربانی نعمان ثانی مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا نور اللہ مرقدہ ملاقات شد و بکدیگر بحکایت مشغول شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ از علم معرفت حق چیزے میفرمودند مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا عرض کردند کہ اے شیخ العالم قدس اللہ روحہ ما ارباب ظاہر واز علم شما کہ علم اللہ است قاصر حضرت شیخ العالم رح فرمودند آرے تو بیچارہ لہریا باشی ترا از نیحال واز نیقال چہ خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدین را اعتقاد تمام حاصل شد و اتفاق افتاد کہ حضرت شیخ العالم رح را با سلطان ابراہیم ملاقات دہانید و اینحکایت بر میر صدر جہان گفتند میر صدر جہان ہمچنین فرمودند کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین چون سلطان را با حضرت شیخ العالم ملاقات شود شما این طمع از دل دور دارید کہ باز سلطان و ما و شما و این انتظام بادشاہی بدین طریق وہیئت

اس گھر میں رہیگا۔ حاشا وکلا کیونکہ حضرت شیخ العالمؒ ایک
بڑے فقیر ہیں صاحب حال اور کمال والوں سے
جنکی نظر قطعی اکسیر ہے جو ایک تانبے کو سونے سے
ایک دم میں بدل دیتی اور جہان کی تدبیروں سے
یکسو کرتی ہے مخدوم قاضی شہاب الدینؒ نے کہا کہ سچ
سچ ہے اور ایک روز حضرت شیخ العالمؒ شہر جونپور میں
کسی دروازہ کے میدان میں سیر کر رہے تھے بعض
لوگوں نے عرض کی کہ یہ مکان مخلص خان کا ہے
اور خان حضرت شیخ العالمؒ کا ارادتمند تھا لوگوں نے اسکو
خبر دی کہ حضرت شیخ العالمؒ تشریف لائے ہیں اسکو وضو
کرنے میں بہت وسوسہ ہوا کرتا تھا اس وجہ سے اسکے
حاضر ہونے میں کچھ دیر ہو گئی جلد حاضر نہ ہو سکا حضرت
شیخ العالمؒ روانہ ہو گئے اثناے راہ میں کیا دیکھتے ہیں
کہ ملک خالص نے نوکروں چاکروں سمیت دبدبہ اور
تجمل کے ساتھ سوار سلطان کے در دولت کی جانب
گھوڑا کودتا ہوا اور باگ ہاتھ میں چلا جا رہا ہے بعض لوگوں
نے عرض کی کہ ملک خالص جا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ کی نظر
دوسری اسپر پڑی اور فرمایا کہ مخلص کا حال یہ اور خالص کا
حال یہ تو پھر دوسروں کا حال کیا ہو گا پھر فرمایا کہ بیچارے دنیا
کی شراب کے نشہ میں ایسے مست اور حیرت زدہ ہیں کہ اپنی آپکی
سدھ آپ ہو رہے ہیں اور دوسروں کی خبر بھی نہیں رکھتے

بماند درین بیت حاشا وکلا حضرت شیخ العالم
قدس الله روحه درویشی است صاحب حال
واز اہل کمال کہ نظر او اکسیر مطلقست کہ حال نحاسی
بحال ذہبی در حال بدل گرداند واز تدبیر جہان
برآرد مخدوم قاضی شہاب الدین فرمودند کہ راست
وروزے حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در شہر
جونپور در میدان دروازۂ گشتند بعضے
عرض کردند کہ این خانۂ مخلص خانست و او معتقد
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه بود او را خبر
کردند کہ شیخ العالم قدس الله روحه رسیدند او را
وسواس در وضو بسیار بود ساعتے درنگ شد رسیدن
نتوانست حضرت شیخ العالم روان شدند چه بینند کہ
ملک خالص با کبکبه و دبدبه بجانب حضرت سلطان سوار
شده بود اسپ در جولان انداخته و عنان او
بر دست آورده میرفت بعضے کسان عرض کردند
ملک خالص میرود نظر حضرت شیخ العالم بر او
افتاد حضرت شیخ العالم فرمودند حال مخلص آن
حال خالص این تا حال او دیگران چه خواهد بود و باز
فرمودند بیچارگان در مستی شراب دنیا
چنان مدہوش اند کہ از خود بیخود اند
واز دیگران خبر ندارند

بعد اسکے یون فرمایا کہ اے احمد خدا کا ملک ہے (ہرایک
میسر اسی کے لیے ہے جسکے لیے پیدا کیا گیا) اللہ کی تقدیر میں دخل
نہ دینا چاہیے جسکو بلاتا ہے وہی بلاتا ہے جسے ہنکاتا ہے
وہی ہنکاتا ہے (نہ پائیگا تو اللہ کے قاعدہ میں بدلنا) اپنے
محل اور اپنے فیض کے مقام میں اور اپنے پیارے وطن میں
قیام کر بعد اس اندیشہ کے حضرت شیخ العالم (پاک کی
اللہ نے انکی روح) نے وہ میوہ جو بیل پر لاد لیا تھا
اسیوقت فقیرون کو دے دیا اور شاہون کی صحبت
کے لائق لباس جو پہن لگے تھے اُتار کر اپنی گدڑی
پہن لی اور سواری کی گھوڑے میان خضر معروف
خدا کو توال شہر قنوج کو لاکہڑے دی اور خدا اس
زمانہ میں محتاج اور پاپیادہ تھے اور بعد اسکے
اللہ برتر کے کرم سے عمر بھر کبھی پاپیادہ نہیں ہے
اور بادشاہون کے مانند عیش اور فراغت
حاصل رہی الغرض حضرت شیخ العالم رح تکبیر
فرماتے ہوئے اپنے فیض کے مقام میں واپس
تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک روز مقام ردولی کا مقطع محمد خان
حضرت شیخ العالم رح کی ملاقات کو آیا حضرت شیخ العالم رح
کے داماد نے شیخ برہان کے کان میں جو حضرت
شیخ العالم رح کے مریدون میں تھے کہا۔ حضرت

بعدہ فرمودند اے احمد ملک خدا ایست کل
میسر لما خلق لہ در تقدیر اللہ نباید افتاد
ہر کرا خواند او خواند و ہر کرا راند او راند لا تجد
لسنۃ اللہ تبدیلا باز گردد بر مائدہ فائدہ
خود بیا و در مسکن مالوف خود قرار نما حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ چیزے میوہ بر ستور
بار کردہ بودند و جامہ لایق صحبت بادشاہان
پوشیدہ رفتہ بودند فی الحال میوہ را بفقیران
دادند و جامہ فرود آوردند و ژندۂ خود را
در بر کردند و دیان سواری برائے میان
خضر معروف بجدا کوتوال شہر قنوج آوردند
و دادند و او در آن وقت فقیر بود و پیادہ و بعد
ازان بکرم اللہ تعالے در عمر خود گاہے
پیادہ نشد و فراغتے و عیشے چون ملوکان
داشت الغرض تکبیر فرمودند و بر مائدہ
فائدہ خود باز آمدند۔

نقل است کہ روزی محمد خان مقطع مقام ردولی
برای ملاقات حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آمد
داماد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در گوش شیخ برہان
کہ مریدے از مریدان حضرت شیخ العالم رح بود گفتند کہ حضرت

مخدومؒ سے عرض کردو کہ محمد خان آیا ہے مجھکو
تھوڑی زمین دے تاکہ کھیتی کرکے اوقات بسر کروں
شیخ برہانؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
آہستہ عرض کیا۔ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ
محمد خان یہ مردک کہتا ہے مخدوم سے کہدو مجھکو
آیا ہے مجھکو کچھ زمین دے تاکہ کھیتی کر کھاؤں
الغرض جب محمد خان واپس گیا تو حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد کو جسکا نام جہان شاہ تھا
اپنے ہمراہ لیگیا اور اپنے عہدہ دارون کو
بلاکر سات سو بیگہ زمین کا پروانہ اپنے موضع
کلوہ مین لکھواکر جہان شاہ کو دے دیا اور
عہدہ دارون کو حکم دیا کہ تم لوگ آج ہی جاؤ
اور اسقدر زمین پیمائش اور حد بست کرکے
اور کھیت بناکر اور آباد کرکے دیدو جہان شاہؒ
نہایت خوشی کے ساتھ حضرت شیخ العالمؒ کی
خدمت مین واپس آئے اور عرض کیا کہ آج
محمد خان نے ہم پر بہت کچھ مہربانی کی حضرت
شیخ العالمؒ نے یہ سب ماجرا سنکر پوچھا کہ کوئی نوشتہ
بھی دیا یا نہین جہان شاہؒ نے عرض کیا کہ ہان دیا
حضرت شیخ العالمؒ نے وہ نوشتہ اُن سے مانگ لیا اور
بہرامؒ نام ایک مرید جو سامنے کھڑے تھے انکو حکم فرمایا

بر مخدومؒ بگویند کہ محمد خان آمدہ ست مرا
چیزے زمین بدہند تا زراعت کردہ بخورم
شیخ برہانؒ بحضرت شیخ العالمؒ آہستہ
عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند کہ سالے
محمد خان این مردک را اشارت بر داماد
بود یا این مردک اشارت شیخ برہانؒ بود)
میگوید کہ بر مخدوم بگویند کہ محمد خان آمدہ است
مرا زمین بدہد تا زراعت کردہ بخورم الغرض
چون محمد خان بازگشت داماد حضرت شیخ العالمؒ
کہ نام میان جہانشاہ بود برابر خود برد عہدہ داران
خود را طلبیدہ ہفصد بیگہ زمین در موضع کلوہ خود
پروانہ نویسانیدہ نشان کردہ داد و تسلیم عہدہ داران
کرد کہ شما امروز بروید پیمودہ و محدود کردہ و
مزروعہ بستہ و آبادان کردہ بدہند داماد حضرت
شیخ العالم خوشان بحضرت شیخ العالمؒ آمد
و این حکایت عرض کرد و گفت امروز محمد خان بر ما بسیار
مرحمت کرد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند چیزے
نوشتہ ہم دادہ یا نہ ایشان گفتند آرے نوشتہ
داد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
آن نوشتہ را طلبیدند و از ایشان گرفتند مریدے
بود بہرام نام پیش استادہ بود او را فرمودند

فرماتے کہ قصبہ ردولی شیخ صلاحؒ درویش کی ولایت
ہے اور ان کی قبر شریف دگہ حوض کمند وکھر
پر ہے۔ یہ فقیر جب اس مقام مین آیا تو اگرچہ
میرے پیدا ہونے کی جگہ اور میرا وطن یہی مقام
تھا لیکن اسپر بھی اس مقام مین رہنے کی اجازت
مین نے شیخ صلاح درویش سے مانگی اس آداب
سے کہ ان کے روضہ شریف مین گیا اور فاتحہ
پڑھا اور حضرت رسالت پناہ دان پر اور انکی
آل پر اللہ نے درود اور سلام بھیجا) پر درود
بھیجا بعد اسکے روضہ کے اندر بیٹھا اور یہ آرزو
کی کہ اگر مجکو ایک جانماز اور ایک لوٹا میسر جائے
تو یہان سکونت اختیار کر لون شیخ صلاح
درویش کی قبر شریف سے آواز آئی کہ ای
شیخ احمد کمند وکھر کے حوض مین اترو جانماز اور
لوٹا لے لو حضرت شیخ العالمؒ شیخ صلاحؒ درویش
کی اجازت سے حوض مذکور مین داخل ہوے
اور جیسے ہی ہاتھ ڈالا تو سب سے پیشتر
لوٹے ہی پر ہاتھ پڑا اور لوٹا حضرت مخدومؒ نے
اٹھا لیا دوبارہ ہاتھ ڈالا تو ایک جھلنگا
پورانی چار پائی کا ہاتھ آیا اور بجائے خود فرمایا
کہ جانماز یہی ہوگی اور دونون چیزین لیے ہوے

سیفرمودند قصبہ ردولی ولایت شیخ صلاح
درویش ست و قبر ایشان بالای دگہ حوض کمند وکھر
است این درویش چون درین مقام آمد
اگرچہ وطن قدیم و مولد این فقیر بود اما
اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم
و در روضہ شیخ صلاح رفتم و فاتحہ
خواندم و درود بہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فرستادم و آنجا
نشستم و طلب کردم کہ اگر مرا یک مصلی
و یک سبوچہ باشد اینجا سکونت
گیرم از قبر شیخ صلاح آواز بر آمد
اے شیخ احمد در حوض کمند وکھر
در آے مصلی و سبوچہ بگیر حضرت
شیخ العالمؒ باجازت شیخ صلاح در حوض
مذکور در آمدند دست انداختند اول
دست بر سبوچہ افتاد بر گرفتند
بعدہ دوم بار دست انداختند
یک جھلنگاے چارپائی کہنہ
یافتند و فرمودند کہ مصلی ہمین
باشد و ہر دو بہ گرفتند

اپنے والد بزرگوار کے مکان میں تشریف لائے
اس زمانہ میں وہاں کوئیاں کا جنگل بکثرت تھا
قصبہ کی آبادی کچھ نہ تھی حالانکہ اس زمانہ میں
آبادی اسقدر ہو گئی ہے کہ حضرت شیخ العالم
کا مقام سکونت قصبۂ رودولی کا وسط ہو گیا ہے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ میں بیٹھے تھے کہ پورب کی جانب دیکھکر
فرمایا قصبہ رودولی کیسا آباد ہے تا جوکے باغ تک
میں برابر آباد دیکھتا ہوں اور حالانکہ جس روز
یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا اس روز تک حضرت
شیخ العالم کی خانقاہ کے قریب سے لیکر پورب
کی طرف آبادی نہ تھی مگر اس ارشاد کے بعد اللہ
پر ترسکے حکم سے رفتہ رفتہ آبادی شروع ہوئی
اور تاجو کے باغ تک آباد ہو گیا۔ بعد اُسکے
قصبہ رودولی سلطان حسین کے انتظامات سے
کئی بار اُجڑا اور بسایا گیا تک کہ اب ساری آبادی
اور بزرگوں کے فیض اسی حصہ میں ہیں جس کی
نسبت حضرت شیخ العالم نے یوں فرمایا تھا
کہ کیسا آباد ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کی نوعمری میں تالر
موضع کا گبر دیہا تمام قصبہ رودولی پر چڑھ آیا

و در خانۂ پدر خود آمدند و آنجا در آن
وقت جنگل کھوئی بسیار بود آبادانی قصبہ
ہیچ نبود و امروز مقام حضرت شیخ العالم
ناف قصبۂ رودولی شدہ
است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند و طرف مشرق دیدند فرمودند کہ قصبہ
رودولی چہ آبادان است تا باغ تاجو آبادان
مے بینم و آن روز قصبۂ رودولی از
قریب خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
طرف مشرق آبادان نبود بفرمان اللہ تعالیٰ
تدریج آبادانی پدید آمد تا باغ تاجو آبادی
شد بعدہ قصبۂ رودولی در شہور عام از
نوبت سلطان حسین چندکرت خراب
شد و آبادان گشت اکنون آبادانی
تمام و روائح عظام ہمدران
طرفست کہ حضرت شیخ العالم رح فرمودہ
بودند۔

نقل است کہ در عہد حیات حضرت شیخ
العالم دیہا گبر موضع تالر بر قصبۂ رودولی سوار شدہ آمدہ بود

اور قصبہ بھر مین یہ غلغلہ بلند ہو گیا کہ گبر آ گئے
جب حضرت شیخ العالمؒ کو اطلاع ہوئی عصا
دست مبارک مین لیے ہوے قصبہ کے باہر
تشریف لیگئے اور قصبہ کی اوتر جانب جو
قاضی سلیمان کا بہت بڑا باغ تھا اس کے
اندر قدم رنجہ فرمایا اور باغ کے درختون سے
ایک درخت کے تنہ پر عصا مار کر فرمایا کہ مین نے
اللہ بر تہ کے حکم سے دوبیجا کا سر کاٹ ڈالا نقل
کرتے ہین کہ دوبیجا مذکور قہر زدہ ہو کر مقام کھرلیسہ
کی جانب راہی ہو گیا اور کھرلیسہ کے راے
سے لڑا اور شکست کھائی ساتوین روز
کھرلیسہ کے راجہ نے دوبیجا کا سر کاٹ کر قصبہ
ردولی مین بھیج دیا اور جبیر کا دھڑ شہر اودھ کو روانہ
کرا دیا بعد اس کے یہ خبر سنی گئی کہ وہ باغ بھی
کاٹ ڈالا گیا اور یون کاٹا گیا کہ اب اس باغ
کا کوئی نشان بھی باقی نہین۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے چوپایے نئے
آے ہوے گماشتہ کے حکم سے لوگ کھول لیگئے
میران سید قطبؒ دیوانہ قصبہ ردولی مین ایک
دوست اللہ کے دوستون سے تھے ہمیشہ شراب
پیا کرتے تھے اور میان خضر جو قدا کر کے مشہور ہین

وشور در قصبہ افتاد کہ کافران آمدند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ عصا بر دست
کردہ بیرون شہر شدند وطرف شمال قصبہ
باغ قاضی سلیمان باغے بزرگ بود دران باغ
رفتند وعصا بر تنہ درختے از درختہاے باغ مذکور
زدند وفرمودند کہ سر دوبیجا بحکم بفرمان
باری تعالی دوبیجا مسطور از قصبہ مقہور شد
وطرف کھرلیسہ رفت با راے کھرلیسہ جنگ
کرد وہزیمت خورد راے کھرلیسہ سر دوبیجا
کافر را در ہفتم روز برید و در قصبہ ردولی
فرستاد وتن آن گبر در شہر اودھ
فرستاد بعدہ شنیدہ شد کہ بعد
از چندگاہ آن باغ را نیز
بریدند بنوعے کہ ہیچ علامتے
از ان باغ نماندہ است۔
نقل است کہ چارپایے حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بفرمان گماشتہ نوکہ آمدہ
بود کشانیدہ بردند میران سید قطبؒ دیوانہ
در قصبہ ردولی ویکے از اولیاء حق بود دائم
شراب میخورد ومیان خضر
کہ معروف بخضر است

قنوج کے کوتوال ہوگئے تھے اور اس زمانہ
مین میان خضر کی نوجوانی تھی میران سید قطبؒ
نے انکو بلایا اور فرمایا کہ سلے خدا یہ پیالہ
شراب کا لیجاؤ اور میرے بھائی شیخ احمدؒ سے
کہو کہ مین مارون میان خداؒ اسکر کانپ گئے اور
اپنے جی مین کہا کہ شیرون سے کام پڑگیا ہے
بارے اس شیر کے سامنے سے سلامتی کے
ساتھ ہٹ کر جاؤن اور پیالہ شراب کا سید قطبؒ
کے ہاتھ سے لیکر روانہ ہوگئے جب حضرت
شیخ العالمؒ کی خانقاہ شریف کے آستانہ پر پہونچے
تو کھڑے ہو رہے اور یہ جسارت نہ تھی
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین اس طریقہ
سے جائین اور حضرت شیخ العالمؒ اسوقت
اپنی خانقاہ شریف مین اکیلے بیٹھے تھے
حضرتؒ نے خود ہی فرمایا کہ کیا خداؐ ہین میان
خدا نے جواب مین عرض کیا کہ لبیکؐ حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ جس ہیئت مین ہو اسی
ہیئت سے چلے آؤ میان خدا شراب کا
بھرا ہوا پیالہ حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین
حاضر ہوگئے اور عرض کیا کہ میران سید قطبؒ نے
یہ پیالہ شراب کا دیا ہے اور فرمایا ہے

کوتوال شہر قنوج شدہ بود ودر آنوقت میان خضر
آغاز جوان بود میران سید قطبؒ اورا طلبیدند
وگفتند لے خداؐ این قدح شراب ببرو
ببرادرم شیخ احمدؒ بگو کہ بزنم میان
خداؐ برخود لرزید وگفت کہ کار میان
شیران افتادہ است بارے ازپیش
این شیر سلامت بیرون آیم قدح مذکور
ازدست سید گرفت وروان شدہ
بردر خانقاہ حضرت شیخ العالم رح آمد
وبایستاد وطاقت نداشت کہ پیش حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ باین طریق
رود حضرت شیخ العالم آنوقت تنہا
در خانقاہ خود نشستہ بودند فرمودند
کہ خدا است میان خدا جواب داد
لبیکؐ شیخ العالمؒ فرمودند چنانچہ
ہستی ہمچنان بیا میان خدا قدح
پر از شراب پیش شیخ العالم رح
برد وعرض کرد کہ میران سید قطبؒ این
شراب دادہ اند وفرمودہ اند

لہ جب کوئی بزرگ یا معزز شخص عرب مین کسیکو پکارتا ہے
تو اسکے جواب مین جسکو پکارتے ہین وہ لبیک کہتا ہے ۱۲

کر جاؤ حضرت مخدوم العالم رح سے کہو کہ مین ہارون
حضرت شیخ العالم رح نے پیالہ میان خدا کے ہاتھ
سے لیکر نوش کر لیا اور فرمایا جاؤ اور کہدو کہ
حاجت نہین ہے اس ماجرا پر دو گھڑی کا زمانہ
بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ گماشتہ مرگیا اور اسکا
جنازہ باہر نکالا گیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح اپنی خانقاہ شریف
مین اپنے فیض کے دسترخوان پہ بیٹھے تھے کہ
خواجہ ہدا خطۂ اودھ کے رئیس قاضی رضی کے
بیٹے آئے انہین کسیقدر شوق کا ولولہ بھی اور
دنیا کی شراب کے نشہ کی مستی بھی تھی خواجہ ہدا نے
آتے ہی یہ عرض کرنا شروع کیا کہ اے حضرت
شیخ العالم مین سنتا ہون آپ فرماتے ہین کہ مین
خدا کے بندون کو خدا کے جمال کا جلوہ دکھاتا ہون
حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ تو دیکھیگا خواجہ
ہدا نے عرض کیا کہ ہان مین دیکھونگا لیکن خواجہ
ہدا جو کچھ کہتا گستاخانہ کہتا تھا الغرض حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا کہ دیکھ خواجہ ہدا نے نظر ڈالی
تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین
ایک ستون کھڑا ہے جو آفتاب کا مقابلہ کر رہا تھا
خواجہ ہدا نے کہا اے شیخ العالم بیل کو خدا کہتے ہو

کہ برو بر حضرت مخدوم العالم رح بگو کہ ہر نم
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
قدح از دست او بستاندند و نوشیدند
و فرمودند برو و بگو کہ حاجت نیست
یک دو ساعت نگذشتہ بود کہ گماشتہ
مذکور مرد و جنازۂ او بیرون آمد۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در خانقاہ بر مائدہ فائدہ خود نشستہ
بودند خواجہ ہدا پسر قاضی رضی امیر خطہ
اودھ آمد او را قدرے ولولہ بود و مستی
شراب دنیا ہم داشت آغاز کرد کہ اے
حضرت شیخ العالم میشنوم کہ شما میگوئید کہ
خدا را بہ بندگان خدا مینمایم حضرت
شیخ العالم رح فرمودند کہ خواہی دید گفت
آرے خواہم دید اما ہرچہ میگفت بگستاخی
میگفت حضرت شیخ العالم رح فرمودند ببین
او نظر کرد چہ بیند کہ در خانقاہ حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
ستون ایستادہ است تا بہ آفتاب
میکرد و خواجہ ہدا گفت اے
شیخ العالم (رح) ستون را خدا میگوئی

فوراً رسی گلے مین ڈالکر کھینچنے لگا شیخ العالمؒ سب
مریدون کے ساتھ حق حق کا لفظ فرماتے تھے
اور اسی رسی مین گھسٹتے چلے جارہے تھے الغرض
جب خواجہ ہدا نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہین چھوڑا
تو حضرت شیخ العالمؒ نے اسکے کفارہ کی روٹی پکوائی
اور اپنے مرید شیخ برہان کے ہاتھ مین دی اور
فرمایا کہ یہ روٹی قاضی رضی خواجہ ہدا کے باپ کو دو
شیخ برہانؒ نے وہ روٹی لیجا کر قاضی رضی کے سامنے
رکھدی قاضی رضی کو بھوک بہت تھی قاضی نے
فوراً روٹی لے لی اور چاہتے تھے کہ کھائین
کہ اتفاق سے میان سید قطبؒ موجود تھے
انھون نے قاضی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ
اے قاضی مت کھاؤ کیونکہ حضرت شیخ احمدؒ نے
تیرے بیٹے کو مارا ہے اور یہ کفارہ کی روٹی بھیجی
ہے قاضی رضی نے جب کہ تمام کیفیت معلوم کی
تو تعجب مین رہ گئے اس ماجرا پر ایک گھڑی بھی
نہ گذری ہوگی کہ خواجہ ہدا نے اللہ برتر کے حکم سے
قضا کی قاضی نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت
مین حاضر ہو کر گریہ وزاری کی کہ مین بھی ایک آنکھ
رکھتا ہون معاف فرمایئے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مین
کیا کرون تیر نشانہ پر پہونچ چکا۔ الحاصل قاضی بھی اپنے گھر

در حال ئقّا[1] در گلو انداختہ میبرد حضرت
شیخ العالمؒ با جمیع مریدان لفظ حق حق میگفتند
ومیرفتند الغرض چون حضرت شیخ العالم رح
رانگذاشت حضرت شیخ العالم رح فی الحال
نان کفارت او پزانیدند و بدست شیخ
برہان رح مرید خود دادند و فرمودند این نان
پیش قاضی رضی پدر خواجہ ہدا بدہ شیخ برہانؒ
نان مذکور پیش قاضی رضی نہاد قاضی رضی را گرسنگی
بسیار بود در حال نان بگرفت وخواست
کہ بخورد میران سید قطبؒ حاضر بودند دست
قاضی گرفتند وفرمودند اے قاضی مخور کہ
حضرت شیخ احمد قدس اللہ روحہ پسر
ترا زدہ اند ونان کفارت فرستادہ اند
قاضی چون کل کیفیت معلوم کردند متعجب
شدند ساعتے نگذشتہ کہ خواجہ ہدا مذکور
بفرمان اللہ تعالےٰ وفات یافت قاضی پیش
حضرت شیخ العالم رح آمدہ گریہ وزاری
کرد کہ یک چشم دارم عفو فرمایند فرمودند
کہ چہ کنم تیر بہدف رسید قاضی عاجز شدہ
باز گشت۔

[1] قولہ ئقّا یعنی تقا در گلو سے مراد رسی کا پھندا ہے۔

نقل ہے کہ ملک زکو نے شیخ فریدؒ کو کہ حضرت
شیخ العالم کے داماد تھے بہت رُلایا اور ظلم کیا
حضرت شیخ العالمؒ کو لوگون نے خبر کی کہ میان
شیخ فریدؒ کو ملک زکو کے آدمیون نے پکڑ لیا ہے
حضرت شیخ العالمؒ مریدون کی ایک جماعت
کے ساتھ ملک زکو کے پاس گئے لیکن ملک زکو نے
حضرت مخدومؒ کی سفارش کا کچھ لحاظ نکیا بلکہ شیخ
فریدؒ پر سختی اور ظلم بڑھا دیا بعد اسکے ملک زکو
سوار ہو کر چلا اثناے راہ مین ایک خندق تھی اس
خندق سے گھوڑے کو ہندایا گھوڑا پھاندتے ہی
بہت تیز ہو گیا ملک زکو کی ران وکھڑ گئی اور
گھوڑے کی پیٹھ پر ڈگمگا رہا تھا کہ حضرت شیخ العالمؒ
نے ہندی زبان مین یہ دوہا ارشاد فرمایا (ترجمہ)
دوہا جھول رے بیٹے جھول رے پھر کون جھولے آگیا
اور وہان سے اپنی خانقاہ شریف مین واپس
تشریف لے آئے کہ جہان پر ایک بالاخانہ تھا
رات کو وہین ذکر و شغل مین مصروف ہوئے یہانتک
کہ روز روشن ہو گیا اور حجرہ کا دروازہ حضرت مخدومؒ
نے نہین کھولا جبکہ مریدین اور علاوہ مریدون کے
اور لوگ حاضر ہوئے اور حجرہ نہ کھلنے کا سبب دریافت
کیا تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ آج ماتم ہے

نقل است کہ ملک زکو شیخ فریدؒ را کہ داماد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود سبے
گریانید و تعدی نمود حضرت شیخ العالمؒ را خبر
کردند کہ میان شیخ فریدؒ را کسان ملک زکو گرفتہ اند
حضرت شیخ العالمؒ با جمعی از مریدان پیش
ملک زکو رفتند و او فرمودہ حضرت شیخ العالمؒ
نشنید بلکہ شیخ فریدؒ را الغرض از سابق زیادہ می نمود
ظلم میکرد بعدہ ملک زکو سوار شد درمیان راہ خندق
بودہ است اسپ را ازان خندق راند وجست
زدہ روان تر شد ملک زکو از زین خبیہ بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ این مصرعہ بزبان ہندی
فرمودند۔

مصرعہ دوہرہ

جھول رے پوت جھول رے پھر کہ جھولے آگی

وازانجا باز گشتند و در خانقاہ خود آمدند بر بام
بالاخانہ بود شب آنجا مشغول شدند الغرض
چون روز شد طبق حجرہ وا نکردند چون
مریدان و مردمان دیگر آمدند پرسیدند امروز
طبق حجرہ چرا وا نیست حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند امروز ماتم است

الغرض دوپہر نہیں ڈھلی تھی کہ دروازہ حجرہ کا کھلا
اور شیخ برہان کو حکم دیا کہ اے برہان جاؤ دیکھو حرامخور کا
جنازہ آگیا شیخ برہان گئے تو کیا دیکھیں کہ ملک زکو کا
جنازہ چلا آرہا ہے اور شور بلند ہوگیا کہ ملک زکو آج
دروہ نامے گانون مین شہید ہوگیا شیخ برہان نے
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا
کہ جنازہ ملک زکو کا آگیا حضرت شیخ العالم حجرہ سے
برآمد ہوئے اور جہان جنازہ رکھا ہوا تھا وہین تشریف
لیجاکر نماز جنازہ پڑھی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اور شیخ زکریا ابن
سلیمان جامع مسجد مین یکجا بیٹھے تھے حضرت
شیخ العالم ہمیشہ مراقبہ مین رہتے اور ماسوی
اللہ سے تبرا فرمایا کرتے اور اللہ برتر کے
جمال کے دیدار کی منزل تک پہونچ جایا کرتے
چنانچہ جامع مسجد مین بھی اپنے اسی حال کے ساتھ
بیٹھے تھے اور شیخ زکریا بلند آواز سے قرآن شریف
کی تلاوت فرما رہے تھے حضرت شیخ العالم
نے فرمایا کہ آہستہ پڑھنا چاہیے اور پھر اپنی
حالت مین مستغرق ہوگئے شیخ زکریا نے جانا کہ
حضرت شیخ العالم کو نیند آئی ہو اور دو ایک مرتبہ
یون خطاب فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمد کیا سوتے ہین

الغرض دو پاس نگذشته که طبق حجره واز شد[1]
و شیخ برهان الدین رح را فرمودند اے برهان
برو ببین که جنازهٔ حرامخوار آمد شیخ برهان رح
رفت چه بیند که جنازهٔ ملک زکو مے آید و شور افتاد
که ملک زکو امروز در موضع دروه شهید شد شیخ برهان رح
آمد و بحضرت شیخ العالم رح عرض کرد که جنازهٔ
ملک زکو آمد حضرت شیخ العالم از حجره آمده
در رفتند نماز جنازهٔ ملک زکو
بگزاردند۔

نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
و شیخ زکریا ابن شیخ سلیمان در مسجد جامع یکجا نشسته
بودند حضرت شیخ العالم رح دائم در مراقبه میبودند
و از ماسوی الله تبرا میفرمودند و بمشاهدهٔ جمال
حق تعالے مے پیوستند سے آنجا هم در خیال
خود نشسته بودند شیخ زکریا تلاوت قرآن شریف
بآواز بلند میکردند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
آهسته باید خواند و باز در خیال خود شدند الغرض
شیخ زکریا دانستند که حضرت شیخ العالم را
خواب آمده است فرمودند برادرم شیخ احمد رح
خواب میکنند یک دو کرت همچنین فرمودند

[1] قولہ واز اور واو دونون کھلنے کے معنون مین آتا ہے ۱۲

اور اپنا ہاتھ آپکے زانو پر رکھکر ہوشیار کیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ کتنے میرے سامنے سو جائینگے الغرض جب نماز سے فارغ ہوچکے واپس آئے۔ شیخ زکریا رحؒ کے پاؤن زمین پر سیدھے نہ پڑتے تھے لوگون کے کندھے پکڑ کر چلتے تھے جب اس حالت پر چند روز گذرے حضرت شیخ العالمؒ انکی عیادت کو تشریف لیگئے اور حضرتؒ کا دستور تھا کہ جب کسیکی عیادت کو جاتے اگر بیمار کو کوئی چیز کھلاتے تو اسکی صحت اور زندگی کی امید کیجاتی الغرض شیخ زکریا رحؒ سے کوئی شے کھانے کو پوچھا اور کچھ کھلانا چاہتے تھے کہ طبیب اور عورتون نے منع کیا یہانتک کہ حضرت شیخ العالمؒ نے تھوڑا پانی پلانا چاہا مگر اُن سبنے پانی بھی نہ دیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ مہلت تمام ہوگئی اللہ برترؒ کے حکم سے دوسرا جمعہ بھی نہ گذرنے پایا کہ دنیا سے آخرت کی جانب روانہ ہوگئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کوٹھے پر اپنے حجرے مین تشریف رکھتے تھے ایک مرید جو لقال کہلاتا تھا شراب پیئے ہوئے حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین آیا اور شراب کی مستی مین یہ کہتا تھا کہ حق پیر میرا پاک حق پیر میرا پاک حق پیر ہ پاک پاک

دست خود بر زانوے حضرت شیخ العالم رح نہادند و ہوشیار کردند حضرت شیخ العالم رح فرمودند کہ کسان پیش من خواہند خفتید الغرض چون از نماز فارغ شدند بازگشتند پاسے شیخ زکریاؒ بر زمین راست نمی افتاد دست بر کتف مردمان انداختہ میرفتند چون چند روز گذشت حضرت شیخ العالم رح با مریدان برائے عیادت شیخ زکریا رفتند و طریق حضرت شیخ العالم رح میبود کہ چون براے عیادت مریض میرفتند اگر چیزے او را میخورانیدند امید صحت و حیات مریض میشد الغرض چون پیش زکریاؒ رفتند پرسیدند چیزے خواستند کہ چیزے تناول بکنانند طبیب و عورتان ہمانع شدند بحدیکہ حضرت شیخ العالم رح فرمودند قدرے آب دہند ایشان آب ہم ندادند فرمودند مہلت تمام شد بفرمان اللہ تعالے جمعہ دوم نگذارونید از دنیا بآخرت شتافتند و رحلت فرمودند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ بالاے بام در حجرۂ خود نشستہ بودند مریدے کہ لقال بود شراب خوردہ در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ آمد و بمستی شراب میگفت حق پیر من پاک حق پیر من پاک حق پیمبر پاک پاک

ہر چند کہ اسکو منع کیا گیا لیکن وہ اس کہنے سے
باز نہیں آتا تھا جب دیر ہوگئی تو حضرت شیخ العالمؒ
کو غصے سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ تیرا
پیر کیونکر پاک ہے اس لیے کہ تیرا پیر بندہ ہے اور
بندہ سر سے پاؤں تک پلید ہے پھر پاک
کس طرح ہوا پاکی تو خاص اللہ برتر ہی کے واسطے
ہے اسکی ذات کے سوا اور کیسے لیے پاکی کی صفت
صادق نہیں ہوسکتی الغرض وہ اُن کلمون سے
باز نہ آتا تھا اور اسی طرح برابر کہتا چلا جاتا تھا
آخرکار حضرت شیخ العالمؒ نے اپنا عصا اس زور سے
زمین پر مارا کہ عصا ٹوٹ گیا اور اسکی شراب
کی مستی دور ہوگئی اور موت کی مستی طاری ہوگئی
اور اپنے آپ سے بے آپ ہو گیا۔ شیخ برہانؒ
اس بقال کے گاؤ خانے سے ایک گاؤ حضرت شیخ العالم
کی خانقاہ میں لائے اور عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر حکم ہو جائے تاکہ گاؤ کو ذبح کرکے خرچ کریں مگر حضرت
شیخ العالمؒ حکم نہیں دیتے تھے۔ جب عرض کرنیکی
انتہا ہوگئی اور اسکی حالت غیر ہونے لگی تو شیخ بختیارؒ
کو جو حضرت شیخ العالمؒ کے بہت بڑے دوست تھے کہا کہ
آپ حضرت مخدومؒ سے سفارش کریں شاید قبول ہو جائے شیخ
بختیارؒ نے حاضر ہو کر زمین پر سر رکھدیا اور کمال تعظیم سے

ہر چند او را منع کردند او از ان خیال نمیگذشت
چون بسیار شد حضرت شیخ العالمؒ از بام فرود
آمدند و فرمودند بگو پیر تو چگونہ پاک باشد کہ پیر تو
بندہ است و بندہ تمام پلید است پاک چون
شد پاکی مر حق تعالیٰ راست بجز او را پاکی راست
نیاید الغرض او از ان گفتن باز نمی آمد چنانچہ
میگفت ہمچنان میگفت حضرت شیخ العالمؒ عصا
بر زمین زدند عصا بشکست مستی شراب او
فرود آمد مستی مرگ در گرفت از خود بیخود شد
شیخ برہانؒ گاوی از خانۂ او در خانقاہ
حضرت شیخ العالمؒ آورد و عرض کرد کہ اے
پیر دستگیر فرمان شود کہ تا گاو را ذبح
کنند و خرچ فرمایند[1] حضرت شیخ العالمؒ
تمیز نمیفرمود چون نہایت شد و کار بنہایت
رسید بہ شیخ بختیارؒ کہ یار بزرگ حضرت
شیخ العالمؒ بود بر ہمہ مزاحم شدند کہ شما
عرض کنید شاید قبول افتد شیخ بختیار
رحؒ آمد سر بر زمین نہاد و بتعظیم تمام

---

[1] قولہ خرچ فرمایند یعنی اس گاؤ کے گوشت
کو خدا کی راہ میں خرچ کریں یا جسطرح شیخ العالمؒ حکم فرمائیں
اس طرح خرچ کریں ۱۲

حضرت ہاتھ باندھے ہوئے پیر کے سامنے کھڑے
ہو کر عرض کیا کہ حکم ہو جائے تاکہ گاؤ ذبح کریں اور
بقال نجات پاوے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ اے بختیار رات کو پاک رب العزۃ نہیں معبود
مگر اللہ کی درگاہ میں وہ ذبح کیا گیا تھا اب تیر
نشانہ پر پہنچ گیا اور کام تمام ہو چکا اے بختیار مکو
اس خیال کو چھوڑو الغرض تین روز نہیں گذرے
تھے کہ بقال مرید انتقال کر گیا اور مستی سے ہوشیار کی
کیجانب کوچ کیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے ایک روز اپنے
گھر والوں سے فرمایا کہ اس فقیر نے اپنے معبود کی درگاہ
میں بہت گستاخی کی ہے گھوڑے کی مانند ہوشیار ہو جاؤ
اور گھوڑے کے کار خیر کے سامان میں کوشش کرو
کیونکہ رب العزۃ کی درگاہ کے قاصد چند مرتبہ اس
فقیر کے پاس بلانے کی غرض سے آئے کہ اے احمد
تو چلا آ اور اس فنا ہو جانے والے جہان سے باقی رہنے والے
گھر کی جانب کوچ کر اور اس فقیر نے ہر مرتبہ رد کر دیا
اور کہتا تھا کہ ہم ایک ہی بیٹا رکھتے ہیں جب تک میں اس کی
شادی نہ دیکھ لونگا ہرگز نہ آؤنگا مگر اب بہت دیر ہو چکی
تم کو اس سے غافل نہ رہنا چاہئے اور شیخ العالمؒ کے فرزند کا
نام شیخ المشائخ شیخ عارف احمد روشن کی اللہ نے دلیل تھا

پیش حضرت پیر دستگیر استادہ شد و عرض کرد کہ
فرمان شود تا گاو را ذبح کنند و او نجات یابد حضرت
شیخ العالمؒ فرمود ندا ے بختیار در درگاہ
سبحان رب العزت حضرت لا الہ الا اللہ من
کشتہ شدہ بودم حالا تیر بہدف رسید کار
بانجام رسید اے بختیار بگذر و بگذار الغرض
مدت سہ روز نگذشت کہ آن مرید
وفات یافت و از مستی بہوشیاری
شتافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ
روزے با اہل بیت خود گفتند این فقیر
در حضرت معبود خود بسیار گستاخی کردہ است
اے در گھوڑے ہوشیار شوید و استعداد کار خیر گھوڑے
کوشش کنید کہ رسولان حضرت رب العزت
چند بار برای این فقیر بطلب آمدند کہ اے احمد رح
بیا سوے دار بقا ازین جہان فانی بمکان باقی رحلت
فرما و این فقیر ہر بار اعراض کرد و میگفت
یک پسر داریم تا وقتیکہ عروسی ویرا نہ بینیم ہرگز
نیائیم تا اکنون بسیار شد باید کہ ازین غافل نشوید
و پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ شیخ
عارف احمد انار اللہ برہانہ نام بود

حضرت شیخ العالم کمال شفقت سے گھورے کہا کرتے تھے
الغرض بعد اسکے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ نے
شیخ نورالدین ابدالیؒ سے جو میران سید موسےؒ کے
خلیفہ تھے اور حضرتؒ کے ساتھ کمال درجہ عقیدت
رکھتے اور اخلاص سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوا کرتے
تھے یون فرمایا کہ اے شیخ نورالدینؒ اپنی
بیٹی اس فقیر کے بیٹے گھورےؒ سے منسوب کر دے
شیخ نورالدینؒ کو انکار کی قوت نرہی اور اسی وقت
قبول کر لیا حضرت شیخ العالمؒ مریدون کے ایک
گروہ اور شیخ نورالدین ابدالیؒ کے ساتھ اُٹھکر
روانہ ہوئے کہ آج عقد نکاح سے فارغ ہو جاوین
یہانتک کہ شیخ نورالدینؒ کے دروازہ پر پہونچ کر
مع مریدون کے بیٹھے اور شیخ نورالدینؒ نے اپنے
گھر مین جاکر اور تمام گھر والون کو بلاکر ساری حقیقت
بیان کی - سب لوگون نے سنکر خوشی اختیار کی
لیکن قاضی محسن نے جو شیخ نورالدینؒ کے خسر اور
ایک ذی مقدرت شخص تھے قبول نکیا اور آئے
بھی نہیں بلکہ یون کہا کہ ہماری اور فقیرون کی کیا
قرابت اور کیا نسبت خصوصاً ایسے جنکا کمال درویش
کے ساتھ جسکے مقابلہ مین کسی کو دم مارنیکی مجال نہین جسکی
ایک کلمہ مین آگ ہے اور ایک مین پانی الغرض وہ نہ آئے

حضرت شیخ العالم رح از بسیاری شفقت گهورے
میگفتند بعد ازین روزے از روزها شیخ
نورالدینؒ ابدالی که خلیفهٔ میران سید موسیؒ بودند
و با حضرت شیخ العالم رح اعتقاد تمام داشتند
و با خلاص مے آمدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
اے شیخ نورالدینؒ دختر خود به پسر این فقیر گهورےؒ
را بخواهی داد شیخ نورالدینؒ - امجال اعراض نماند
فی الحال قبول کردند حضرت شیخ العالم رح بجمیع
مریدان با شیخ نورالدین رح در حال برخاستند
و روان شدند که امروز عقد نکاح فارغ گردانیم
حضرت شیخ العالمؒ بر در شیخ نورالدینؒ رفتند و با
مریدان نشستند شیخ نورالدین رح درون رفتند
و کل خیلخانه را طلبیدند و کیفیت تمام مشرح بیان
کردند همه ساکت شدند اما قاضی محسن خسر
شیخ نورالدینؒ که مردے صاحب دستگاه
بود قبول نکرد و حاضر هم نشد و گفت ما را با
درویشان چه قرابت و چه نسبت خصوصاً
با چنین درویش صاحب حال که کس را
مجال دم زدن نیست که یک کلمهٔ آتش
دارد و یک کلمهٔ آب الغرض نه آمدند

له یعنی یک کلمہ اش یعنی ایک مین غضب اور ایک مین رحم ۱۲

اور نہ قبول کیا حضرت شیخ العالمؒ نے جب قاضی شمن شیخ
نور الدینؒ کے خسر کا منشا بمکاشفۂ باطن کے ذریعہ سے
معلوم فرمایا تو قاضی شمن کی نسبت حضرتؒ کے دل میں
کدورت پیدا ہو گئی الغرض شیخ نور الدینؒ نے
گھر والون سے مشورہ کیا اور کہا کہ ہمنے یہ لڑکی حضرت
شیخ العالمؒ کے فرزند کو دیدی لیکن بغیر کسی کدورت کے
حضرت شیخ العالمؒ سے چند روز کی مہلت مانگنی
چاہیے تاکہ شادی کا سامان بہم کیا جائے۔ بعد میں
مشورہ کے تمام گھر والون کے اتفاق سے کئی کتخدا
لڑکیان بنا سنوار کر حضرت شیخ العالمؒ کے حضور میں آپ
ساتھ لیکر حاضر ہوئے حضرت مخدوم العالمؒ نے
فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ یہ کیا ہے شیخ نور الدینؒ نے
عرض کیا کہ یہ لڑکیان تھوڑی مہلت مانگتی ہین تاکہ شادی
کا سامان اور درستی کی جائے حضرت شیخ العالمؒ نے
شفقت مبذول فرمائی اور فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ
ہمنے چھ مہینے کی مہلت دی جاؤ سامان کرو اسکے
بعد حضرت شیخ العالمؒ وہان سے واپس تشریف
لائے اور خانقاہ شریف میں اگر اس حجرہ کے
اندر جو کوٹھے پر تھا جاکر اپنے شغل میں مشغول
ہوئے ایک گھڑی نہ گذری تھی کہ قاضی شمن کا
خون جاری ہو گیا یہانتک کہ جان کے لالے پڑگئے

ونہ قبول کردند قاضی شمن خسر نور الدینؒ رح را
حضرت شیخ العالم رح بضمیر باطن دریافتند
مکدری باطن در حقش داشتند الغرض شیخ
نور الدین رح با خیلخانہ مشورت کردند کہ این
دختر بپسر حضرت شیخ العالم رح دادیم اما بے
بے مکدری حضرت شیخ العالم رح چند روزے
مہلت باید خواست کہ استعداد کردہ آید بالاتفاق
خیلخانہ چند دختر آراستہ کردہ پیش حضرت
شیخ العالم رح آوردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند اے شیخ نور الدین رح این چیست
شیخ نور الدین رح عرض کردند ایشان
چندے فرصت میخواہند تا عیش دہیش کردہ
آید حضرت شیخ العالم رح را شفقت درکار شد
فرمودند اے شیخ نور الدین رح شش ماہ
مہلت دادیم بروید ورا استعداد[1] آمادہ شود
الغرض حضرت شیخ العالم رح از آنجا بازگشتند
و در خانقاہ خود آمدند و بحجرہ کہ بالائے بام
بود رفتند و در آن مشغول شدند ساعتے
نگذشتہ بود کہ قاضی شمن را خون روان
شد بحدیکہ کار بجان رسید

[1] ترا استعداد الخ مہیا کردہ ۱۲

ناچار قاضی ثمن کو حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ میں لاسکے
اور کیفیت عرض کی حضرت شیخ العالمؒ نے کچھ توجہ نفرمائی
جب بیماری انتہا کو پہونچ گئی اور قاضی ثمن کی حالت
بہت غیر ہوئی شیخ بختیارؒ حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر قاضی ثمن کو چند روز کے
لیے بیماری سے مہلت مل جائے تاکہ حضرت شیخ عارف
احمدؒ کا کار خیر انجام کو پہونچ جائے حضرت شیخ العالمؒ نے
شیخ بختیارؒ کی سفارش قبول فرمائی کیونکہ وہ حضرت
مخدومؒ کے مقبول تھے اور کوٹھے سے نیچے اتر آئے
اور بارہ گز کپڑا منگوا کر قاضی ثمن کو خلعت دیا اور
فرمایا کہ جاؤ گھورسےؒ کی شادی تک ہمنے مہلت دی
اللہ برتر کے حکم سے یہ پیام پہونچتے ہی قاضی ثمن
کا خون بالکلیہ بند ہوگیا اور صحت کامل حاصل
ہوگئی اور اپنے گھر واپس گئے بعد اسکے جب
حضرت شیخ عارف احمدؒ کی شادی کا کام انجام
ہوچکا اور مقصود پورا ہولیا قاضی ثمن کا خون
پھر اُسی طرح اُسی مقدار کے ساتھ جاری ہوگیا
لوگوں نے پھر حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں عرض
کیا اور قاضی ثمن کی صحت چاہی حضرت مخدومؒ
نے فرمایا کہ تیر نشانہ پر پہونچ چکا اور کام تمام ہوچکا
کہنے اور نجات چاہنے کا موقع نہیں ہے

قاضی ثمن را در خانقاہ حضرت شیخ العالم
رح آوردند و کیفیت قاضی ثمن را عرض کردند
حضرت شیخ العالمؒ قبول نفرمودند چون نہایت علت
شد کار بنہایت رسید شیخ بختیار رح آمدند و
عرض کردند اے پیر دستگیر قاضی ثمن را چند روز
مہلت شود تا کار خیر حضرت شیخ عارف احمدؒ
با تمام رسد حضرت شیخ العالم رح سخن بختیار رح
اختیار فرمودند کہ او مقبول آنحضرت
رح بود و از بام فرود آمدند و دوازدہ
گز جامہ آوردند و تشریف پیش قاضی ثمن دادند
و فرمودند برو تا کار خیر گھورسےؒ ترا فرصت
دادیم بفرمان اللہ تعالیٰ خون درحال
بایستاد قاضی ثمن را صحت کلے شد
و در خانہ رفت چون کار خیر حضرت شیخ
عارف احمدؒ انصرام شد و مقصود با تمام
رسید باز خون ہمچنان بجا و قدیم روان شد
پیش حضرت شیخ العالم رح عرض کردند و نجات
خواستند فرمودند کہ تیر بہدف رسید
و کار بآخر انجامید محل گفتن و نجات جستن نیست

لہ قولہ نہایت شد یعنی جب قاضی ثمن کی حالت غیر ہوگئی اور مرنے کے قریب پہونچ گئے ۲

المختصر چند روز نہ گذرے تھے کہ قاضی محسن نے
قضا کی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کے یہاں ایک
فرزند پیدا ہوا جسکا شیخ عبدالعزیز نام رکھا اللہ تعالیٰ کے
حکم سے پیدا ہوتے ہی لفظ حق زبان پر لایا اور سب نے
اپنے کانوں سنا شیخ عبدالعزیز غیر معمولی نشو و نما کرتے تھے
اور خلاف دستور دنیا امور انسے ظاہر ہوتے دس مہینے
کی عمر میں سات آٹھ برس کے بچوں کی مانند باتیں
کرتے اور چلتے اور دوڑتے اور بچوں کے ساتھ
کھیل میں مشغول ہوتے تھے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا کہ یہ کیسا شور ہے ہماری درگاہ میں شور لائق
نہیں ہستی سے فنا کے ساتھ بدل جانا چاہیے بعد اسکے
قصبہ کے باہر پورب طرف کی ڈگی تشریف لیگئے اور
اُس ٹیلے پر جو روضہ مخدوم چوتی بابا اور روضہ مخدوم
سعید سالم کے درمیان میں حوض کے اوپر ہے فرمایا
کہ اس بچہ کا مقام یہ جگہ ہے الغرض جب گھر میں
تشریف لائے تو حضرت شیخ العالم کے گھر والوں نے
پوچھا کہ کہاں تشریف لیگئے تھے فرمایا قبر کی جگہ دیکھنے
گیا تھا حضرت شیخ العالم کے گھر والے کانپ گئے اور
عرض کیا کہ بی بی اور سب گھر والا اور سب عزیز صحیح اور
سلامت ہیں قبر کی حاجت کسکے لیے ہے حضرت

چند روز نگذشته بود که قاضی محسن مذکور وفات
یافت۔

نقل است که در خانه حضرت شیخ العالم فرزند تولد
شد نام فرزند شیخ عبدالعزیز نهادند بفرمان الله تعالیٰ
بمجرد آمدن اینجهان لفظ حق بر زبان راندند و همه خلق
گوش ظاهر شنیدند شیخ عبدالعزیز روز بروز بزرگ
میشد و خوارق هاے عادت از ایشان ظاهر شدند
در ده ماهه شده بودند که بچگان هفت و هشت
ساله حکایت میکردند و میدویدند و روان میشدند
با بچگان بلعب مشغول میگشتند حضرت شیخ العالم
فرمودند که چه شورست در حضرت ما شور نشاید
از هستی بفنا مبدل میباید بعده رفتند بیرون قصبه
طرف شرقی ڈگی بر سر بلندے که میان روضه
مخدوم چوتی بابا و میان روضه سید مخدوم سعید سالم
بالاے حوض است فرمودند مقام این بچه اینجاست
الغرض چون در خانه آمدند اهل بیت حضرت
شیخ العالم رح پرسیدند کجا رفته بودند فرمودند
مقام قبر دیدن رفته بودم اهل بیت حضرت
شیخ العالم بلرزیدند و گفتند که اهل خانه
و جمله طفلخانه و جمیع عزیزان بصحت و سلامت
اند مقام قبر براے که جستست حضرت

شیخ العالم نے فرمایا شاید کسی کے لیے حاجت ہو اسکے
بعد شیخ عبد العزیز نے دو تین روز بہ اسے نام
بیماری کے اللہ برتر کے حکم سے وفات پائی حضرت
شیخ العالم نے اپنے سامنے غسل دلوایا اور
تجہیز اور تکفین کر کے جنازہ تیار کیا اور جنازہ کے
ساتھ پان اور شربت کھانا اور مٹھائی روانہ کی
اور فرزند کو دفن کر کے کھانا مٹھائی پان شربت ہر
موقع پر صرف کیا اور واپس تشریف لائے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کی بی بی فرزند کا بالا
یاد ہیں سب فرزندون کہ جو پیدا ہوتے
اور فوت ہو جاتے کسی فرزند کا نام زبان پر لاتے
اور اللہ برتر کے حکم سے نہ رہتے ہمیشہ رویا کرتیں
اور حضرت شیخ العالم سے کہتیں کہ بیٹے فرزندوں
کی امید نہیں ہوتے اور اس ضعیفہ کو خراب کرتے
تب حضرت شیخ فرماتے تعلق کرو ایک فرزند ہے اگر
اللہ برتر چاہے پرورش کرے گا
لیکن ابھی کچا اور ناپختہ ہوا ہے ہم سفر کی تیاری میں
ہیں اسکو پختہ اور پرورده کر لائیں اور تمکو سونپ دیں
مگر اس شرط پر کہ تم اسے کچھ کہو اسکی خوشی موجود ہو تو سنو
اور یہی کہ حضرت شیخ العالم کی بی بی نے اقرار کیا اور سب شرطین قبول
کیں الغرض بعد چند مدت حضرت شیخ العالم کے گھر میں فرزند پیدا ہو چکا

شیخ العالم رح فرمودند کہ شاید برائے کسے حاجت
بود شیخ عبد العزیز را قدرے زحمت وجودی
حادث شد بعد از سہ روز بفرمان اللہ تعالے
وفات یافت حضرت شیخ العالم رح بحضور خود
غسل دہانیدند و تجہیز و تکفین کردہ جنازہ، ہمچنند
ہمراہ جنازہ برگ و شربت و طعام و شیرینی روان
کردند بعد از دفن فرزند کہ طعام و شیرینی
و برگ و شربت ہمہ جا خرچ فرمودند و بازگشتند۔
نقل است کہ اہل بیت حضرت شیخ العالم را
این فرزند و فرزندان ہمہ برین طرز متولد
میشدند و منقطع بر زبان میراندند و بفرمان اللہ
تعالے نمے زیستند دائم اعمال میگریستند و شیخ
العالم میگفتند کہ شما حیات پسران مارا و امید ارشد
و این ضعیفہ را خراب میکنند حضرت شیخ العالم فرمودند
تعلق مکن یک فرزند ہست انشاء اللہ تعالے پرورده
خواہم داد و ہنوز نپختہ و پرورده نشدہ است
در سفر او را پختہ و پرورده کردہ بیاریم و بشما بدہیم
بشرطیکہ تو او را ہیچ مگوئی و درستا او باشی ہر چہ و
اگر بدہان بشنوی و دہان کنی اہل بیت حضرت مخدوم
معترف گشتند و ہمہ شرائط قبول کردند الغرض بعد ازان
چندگے در خانہ حضرت شیخ العالم رح فرزند تولد شد

نام شیخ عارف رکھا یہ فرزند پروردگار کے پہنچا دلے شیخ عارف رح نام نہادند عارف ربانی محقق سبحانی
اور اسرار کے تحقیق کرنے والے اور کامل درکامل تر زمانہ کامل واکمل وقت چنانچہ باید وشاید ولیے من

کے جیسا کہ چاہیے اور لائق ہے اللہ برحق کے ولیون میں سے
ایک ولی ہوئے اور حضرت شیخ العالمؒ کے قائم مقام
یہی فرزند تھے اور ان کی عمر چالیس برس کی ہوئی
جو گروہ ان سے ملاقات کرتا ہے کہتا کہ شیخ عارف
احمدؒ مجھے جسقدر محبت الفت شفقت رکھتے ہیں دوسرے
سے نہیں رکھتے اس فقیر نے اپنی تمام عمر میں کسی
سے نہیں سنا ہے کہ مجھکو حضرت شیخ عارف احمدؒ
سی محبت رہتی یا مجھ پر شفقت نہ فرماتے تھے بلکہ یہی
کہتا کہ حضرت شیخ عارف احمدؒ کو جیسی محبت اور دوستی
ہم سے ہے دوسرے سے نہیں اور یہ عنایت
انکی ولایت کے کمال کے سبب تھی کیا خوب
کمال اور کیسا اچھا یا نشد وصف تھا جو حضرت
شیخ عارف احمدؒ کو میسر تھا مجھے صرف یہی مختصر لکھا

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کبھی کبھی فرماتے
میں اپنی جان کا مالک ہوں موت کا فرشتہ بغیر
اجازت میری روح نہیں نکال سکتا (تیری کوچہ
میں عاشق یوں جان دیتے ہیں ٭ کہ وہاں موت کے
فرشتہ کی گنجایش ہرگز نہیں) میری موت میرے
اختیار میں ہے اگر چاہوں مرجاؤں اور نہ چاہوں

اولیاء اللہ تعالی شدند و در مقام حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ و در حین ایشان بودند و معاونہ عمر چہل
سال یافتند ہر طائفہ کہ با ایشان ملاقی میشدے
میگفتی کہ چنانچہ شیخ عارف احمدؒ با ما محبت الفت و شفقت
میداشتند با دیگرے نیست این فقیر تمامت
عمر خود از کسی نشنیدہ است کہ ما را با حضرت
شیخ عارف احمدؒ محبت نبود یا برین شفقت نمیداشتند
بلکہ ہمچنان میگفت کہ چنانچہ شیخ عارف احمدؒ را با ما
محبت مرتست با دیگرے نیست و این عنایت از کمال
ولایت ایشان بود زہے کمال و زہے وصف اشتمال
کہ حضرت شیخ عارف احمدؒ را میسر آمدہ بود ہم برین
اختصار افتاد۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ گاہ و بیگاہ
میفرمودند کہ مالک جان خویشیم ملک الموت نتواند
کہ بے رخصت جان ما را قبض کند **بیت**

در کوے تو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

موت من باختیار من است اگر بخواہم بمیرم و اگر نخواہم

تو ہمیشہ اسی طریقہ اسی انتظام سے رہوں مگر ہاں
اپنے اختیار سے یوں چلا جاؤں کہ اسکو خبر بھی نہو
یا میں مراقبہ میں ہوں کوئی سر تن سے جدا کرنے
اور یہ اسکا اشارہ ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کی موت
ظاہر کی موت سے پیشتر ثابت ہو چکی تھی جیسا کہ فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلام (مر و تم اس سے
پہلے کہ مروگے تم)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے مریدوں کے
ایک گروہ کے ساتھ سفر فرمایا ایک جنگل میں پہونچے
اس جنگل میں ایک درخت کیر کا بہت خوشنما تھا
اور اس درخت کے نیچے نہایت پرصفا فضا اور مقام
وفا تھا حضرت شیخ العالمؒ وہاں اُترے اور اپنے
شغل میں مشغول ہوئے ایک گھڑی گذری تھی کہ
حضرت شیخ العالمؒ کی پاک جان کی چڑیا خاک کے
قالب کے پنجرہ سے اُڑی اور حقیقی منزل مقصود میں
پہونچ گئی مرید گریہ وزاری کرنے لگے اور کہا کوئی
اعتبار نکریگا کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فنا کے گھر سے
بقا کے گھر کی جانب کوچ فرمایا بلکہ یوں گمان کرینگے
کہ کوئی بہت بڑی نذر کی رقم آئی ہوگی ان سب بلے
سکے لالچ سے حضرت شیخ العالمؒ کو مار ڈالا حضرت
شیخ العالمؒ اس مخاطرہ کے ساتھ ہی زندہ ہوگئے

تا ابد الآباد بدین طریق و بدین انتظام باشم مگر آنکہ باختیار
خود بروم کہ اورا خبر نباشد یا در مراقبہ باشم کسے سر از تن
جدا گرداند و این اشارت بر آنست کہ موت حضرت
شیخ العالمؒ پیش از موت ظاہری ثبوت یافتہ
بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موتوا قبل
ان تموتوا۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بالجمعے از مریدان مسافر شدہ[1] بودند در جنگلے
رسیدند و آن جنگل درختے از کیر با حسن و زیب بود
و زیر آن درخت صحنے غایت صفا و مقام وفا داشت
حضرت شیخ العالمؒ آنجا نزول فرمودند و در کار
و بار خود مشغول شدند ساعتے گذشتہ بود کہ مرغ
جان حضرت شیخ العالمؒ از قفس قالب خاک
بپرید و بمقصود حقیقی رسید مریدان در گریہ و زاری
شدند و گفتند کسے استوار نخواہد داشت کہ حضرت
شیخ العالمؒ از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند
بلکہ گمان خواہند کرد کہ فتوحے بزرگ رسیدہ
باشد ایشان حضرت شیخ العالمؒ را کشتند حضرت
شیخ العالمؒ ہمان زمان زندہ شدند

[1] ترجمہ مسافر شدہ بودند یعنی سفر کیا تھا ۱۲

اور فرمایا کہ فقیر کی روح کے واسطے یہ مقام بہت ہی
اچھا تھا لیکن جب تم لوگ ایسا کہتے ہو تو آؤ اٹھو
روانہ ہو۔ اور اس مقام سے روانہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب بہار شریف
کے مقام سے شہر اودھ میں رونق افروز ہوئے
شیخ پورہ میں دریا کے کنارے عین لب آب پر
ایک مسجد میں اترے جاڑے کی ہوا نے انتہا
کا اثر کیا یہانتک کہ جن لکڑیوں سے ہندوؤں کے مردے
پھونکے گئے تھے انھیں کے سوختہ جو وہاں پڑے
تھے حضرت شیخ العالم وہ لکڑیاں اٹھالائے اور
اسی جلاتے اور تاپتے تھے ایک سید جو نماز کو آئے
تھے کیا دیکھیں کہ یہ درویش مسجد میں ناپاک لکڑیاں
لایا ہے سید نے بہت ناگوار طریقہ سے کہا کہ اے
درویش یہ ناپاک لکڑیاں تو مسجد میں کیوں لایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا میں مرد فقیر ہوں میرے پاس
کپڑا نہیں میرے سینکے یہ لکڑی پاک ہے الغرض
سید مذکور نماز پڑھکر گھر چلے گئے رات میں انکو غسل
کی حاجت ہوئی صبح کو دریا کنارہ غسل کیا جب
مسجد میں آئے تو اسقدر سردی معلوم ہوئی کہ ہلاک
ہونے لگے اس آگ کے نزدیک آئے حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے سید تم کیوں اس آگ کے نزدیک

وفرمودند کہ این مقام خوب بارواح فقیر بود وفقیر را
بنہایت خوش آمدہ بود ماچون شما ان ہمچنان
میگوئید بیائید و برخیزید روان شوید بعدہ ازان
مقام روان شدند بمسافرت آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح از خطہ بہار
چون در شہر اودھ رسیدند در شیخ پورہ مسجدے
درکنارہ لب آب سرد بود آنجا فرود آمدند
ہوا سے سرما سخت گرفت تا بقیہ ہیزم سوختگان
مردگان کافران کہ آنجا افتادہ بود حضرت
شیخ العالم رح آن ہیزم آوردند میسوختند دفع
سرما میافتند سیدے بود کہ از جہت نماز آمدہ بود
چہ بیند کہ این درویش ہیزم ناپاک در مسجد آوردہ
است سید بانکار تمام گفت اے درویش این
ہیزم ناپاک چرا در مسجد آوردی حضرت شیخ
العالم رح فرمودند من مرد فقیرم جامہ ندارم
مرا این ہیزم پاکست الغرض سید مذکور بعد الفراغ
نماز در خانہ رفت شب او را حاجت غسل افتاد
علی الصباح در لب آب غسل کرد چون در مسجد
در آمد چنان سرما گرفت کہ در معرض ہلاک شدے
نزدیک این آتش آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
اے سید چرا نزدیک این آتش

آپ تمام رات کو کہتے تھے کہ یہ لکڑی ناپاک
ہے سید نے یوں کہنا شروع کیا کہ اے
درویش میرے واسطے اسوقت یہ آگ
پاک ہے اور جان سے زیادہ عزیز
ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اور شیخ جمال گوجری
ایک روز جنگل گئے اور مذکورہ بالا لکڑی کو تلاش
کرتے پھرتے تھے مگر کہیں کوئی لکڑی نہ پائی صرف
ایک انگلی برابر لکڑی ایک جگہ پڑی تھی جسمیں سے
نصف حصہ حضرت شیخ العالم نے اپنی پگڑی میں رکھ لیا
اور نصف حصہ حضرت شیخ جمال گوجری نے اپنی
پگڑی میں اور مسجد میں آکر دو رکعت اسد برتر کے
شکرانہ کی ادا کی اور کہا اللہ پاک اور برتر نے اپنے
کرم سے اس لکڑی کو عزیز گردانا اور ناپاک سے
پاک کیا جو آج اسقدر عزیز ہو گئی ہے کہ میں کہیں نہیں
پاتا ہوں اور قصہ یوں تھا کہ اس زمانہ میں اس
لکڑی کو کوئی قبول نکرتا تھا اور تمام مخلوق کو اسکے
ناپاک ہونے کا اقرار تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنے حجرہ
میں بیٹھے تھے شیخ بختیار سامنے تھے فرمایا ای بختیار
کوئی چیز دیکھ رہے ہو شیخ بختیار نے عرض کیا ہاں

ے آن شب میگفتی کہ این ہیزم ناپاکست
سید آغاز کرد اے درویش این
آتش مرا درینوقت پاک و عزیز تراز
جانست۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح و شیخ
جمال گوجری روزے در صحرا بیرون آمدہ
بودند و آن ہیزم تفحص میکردند جائے نیافتند
در محلے مقدار انگشت افتادہ بود نصفے ازان
حضرت شیخ العالم رح بر دستار خود گرفتند
و نصفے ازان شیخ جمال گوجری بر دستار خود
گرفتند در مسجد آمدند دوگانہ شکرانہ خدا تعالی
بجا آوردند و گفتند حق سبحانہ تعالے
بکرم خود این ہیزم را عزیز گردانید از ناپاکی بپاکی
آورد کہ امروز چنان عزیز شدہ است
کہ جائے نمے یابم و قصہ چنان بود کہ دران ایام
آن ہیزم را کسے قبول نمیکرد و جملہ خلق بانکار
اقرار میکردند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح
روزے در حجرہ خود نشستہ بودند شیخ بختیار
پیش بودند فرمودند اے بختیار چیزے
مے بینی شیخ بختیار عرض کرد آرے

ہاتھ پکڑنے والے پیر کو تکتا ہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو
عرض کیا کہ ہاتھ پکڑنے والے پیر کا سارا حجرہ سونیکا
دیکھ رہا ہوں فرمایا کچھ کام آئیگا شیخ بختیارؒ نے اسکے
حکم سے عرض کرنا شروع کیا کہ سلیے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اسمین خاص اختیار مختار کا اور بختیار کو مختار کے
اختیار سے کام حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا پھر دیکھو
تو کیا دیکھتے ہین کہ پاک حجرہ بالکلیہ خاک کا ہے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنے مقام مین بیٹھے تھے
شیخ بختیارؒ ایک مرد تھا جو ایک جواہر کے سوداگر
کا غلام تھا اسکا مالک اس قصبہ مین سوداگری کو
آیا تھا شیخ بختیارؒ کی نظر حضرت شیخ العالمؒ پر پڑی
اور کامل اعتقاد ہوگیا اور خدمت پر کمر باندھی چنانچہ
ہمیشہ صبح و شام آکر کھڑے ہوتے اور سلام کرکے چلے جاتے
اور اپنے مالک کی خدمت مین جا پہونچتے اسیطرح
چھ مہینہ گذر گئے اور حضرت شیخ العالمؒ نے کچھ التفات
نہ فرماتے نہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور کہان سے
ہو اور کس کام کے لیے آتے ہو اور تاہر کی آنکھ
سے شیخ بختیارؒ کے ظاہر پر نظر بھی نہ ڈالتے تھے
بعد چھ مہینہ کے ایک روز شیخ بختیارؒ کے جی مین یہ خطرہ
گذرا کہ ایک انتہا کا کامل اور اللہ کا ملنے والا
فقیر ہے لیکن بے نیازی کے سبب کسی مقصد کو نہ کھلتا

پیر دستگیری بنیم فرمودند چہ مے بینی التماس کردند کہ
حجرۂ پیر دستگیر از زر مے بینم فرمودند چیزے بکار آید
شیخ بختیارؒ باختیار مختار آغاز کرد کہ اے پیر دستگیر
از آن مرا اختیار مختار و بختیار را باختیار مختار
ودکار حضرت شیخ العالم رح فرمودند باز بین
چہ بینند کہ حجرۂ پاک ہمہ از خاک
است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح در مقام خود
نشستہ بودند شیخ بختیارؒ مردے عہید سوداگر
جواہری بود مولائے او درین قصبہ برائے
سودا آمدہ بود بختیارؒ را بر حضرت شیخ العالمؒ
نظر افتاد و اعتقاد تمام حاصل شد و
کمر خدمت بست چنانچہ مدام علی الصباح
و الشام آمدے و ایستادہ ماندے و سلام
کردے و باز در خدمت مولائے خود
پیوستے ہمچنین طریق شش ماہ گذشت
حضرت شیخ العالم رح ہیچ التفاتے نمیکردند و
نمیگفتند کہ تو کیستی و از کجائی و چہ کار می آئی و بدیدۂ
ظاہری بظاہر او ہم نگریستند بعد از مدت شش ماہ
روزے در خاطر شیخ بختیارؒ گذشت کہ درویشی است
کامل و واصل حقیقت اما از سبب بے نیازی جانب کسے نمی آید

اُسی گھڑی حضرت شیخ العالم رح نے دل کی آنکھ سے
ظاہری نظر کے ساتھ شیخ بختیار کی طرف دیکھا
اور فرمایا تو کون ہے نظر کرتے ہی شیخ بختیار رح بےکلام کیے
دریا میں جا پڑے اور اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے
اور نظر زمین اور آسمان سے گذر گئی اور حیرت
زدہ اور بیہوش جاتے تھے کہ یکایک اپنے
آپکو موضع بہار کے جنگل میں پایا اور کسیقدر ہوشیار
ہوئے اور وہاں سے ایک چھڑی ہاتھ میں لیکر
حضرت شیخ العالم رح کے سامنے حاضر ہوئے اور ایک
جلو شراب وحدت کے نشہ میں گستاخی کرنے لگے اور
کہتے تھے کہ اے احمد تم ایسی نعمت رکھتے ہو اور
خدا کے بندوں کو محروم چھوڑتے ہو حضرت شیخ العالم رح
ہرچند فرماتے کہ اے بختیار ہوش سنبھال لیکن اُن پر اس
عالم کی مستی ایسی چھا گئی کہ ہوشیاری کو قبول نہ کرتی
اور اس گستاخی سے باز نہ آتے تھے حضرت
شیخ العالم رح نے تھوڑا پانی پلایا اور مستی سے ہوشیار کر دیا
اور فرمایا اے بختیار اپنے مالک کے پاس جاؤ اور
اُسکی اجازت حاصل کرو اور اپنے شغل میں مشغول ہو
شیخ بختیار رح نے زمین پر سر رکھدیا اور اونکی ساری
جان ماتم زدہ ہو گئی اور روانہ ہوئے اور جونپور کے
شہر با عظمت میں انکی سکونت تھی تو مالک کے سامنے

همدران ساعت حضرت شیخ العالم رح بنظر باطن
به دیدهٔ ظاهر جانب شیخ بختیار رح نظر کردند و فرمودند
که تو کیستی بمجرد نظر کردن شیخ بختیار رح در دریای بیکرانه
افتاد و از خود بیخود شد و نظر از زمین و آسمان
بگذشت و مدهوش و بیهوش میرفت ناگاه خود را
درمیان جنگل موضع بهار یافت و قدرے هوشیاری
شتافت و از انجا چوبے بر دست گرفت و بحضرت
شیخ العالم رح پیدا شد و از[1] مستئ شراب
وحدت بگستاخی درآمد و میگفت ای احمد
چنین نعمتے داری و بندگان خدا را محروم
میگذاری حضرت شیخ العالم رح هرچند
که میفرمودند اے بختیار هوش دار او را چنان مستی
آن را گرفت که هوشیاری نمی پذیرفت و از آن گستاخی
نمیگذشت حضرت شیخ العالم رح قدرے آب
نوشانیدند و از مستی بهوشیاری آوردند و فرمودند
اے بختیار رح برو بر مولاے خود رضاے او طلب
و در کار و بار باش شیخ بختیار رح سر بر زمین نهاد
و ماتم در جانش افتاد روان شد در شهر
معظم جونپور سکونت او بود پیش مولاے خود

[1] قوله مستئ الخ یعنی شده ہی مستی شراب گشته رند۔ گو مستی کی معنی مین زیاده مناسب تھا شاید حسب کی تحریر سے ہو ۱۲

گئے مالک نے جب غلام کا یہ حال دیکھا بندگی
اس بندہ کی اختیار کی اور کہا کہ اے بختیار مجھکو چاہیے
کہ تیری خدمت کروں اور تیرا غلام بن جاؤں مگر تجھے
مجھکو اپنے مالک کی راہ مین آزاد کر دیا جاؤ جہان
چاہو رہو شیخ بختیار رح اپنے گھر مین آئے اور
اپنے دل کی آگ کے سوز مین مبتلا ہو گئے اور
یکایک چارون طرف سے آگ پیدا ہوگئی اور
نظر مین تمام عالم کو جلا ہوا دیکھنے جب یہ حالت
یہانتک پہنچی کہ جسم جلا جان سے شعلے اٹھنے
تو اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم کا نام
لیتے اور فریادرسی چاہتے اسوقت وہ آگ فوراً
سرد ہو جاتی اور نجات مل جاتی مثل اس ڈھیلے کے
جسکو زنگ آب مین ڈالین اور فوراً زنگ آب
جدا ہو جائے اور صاف بجلی نمودار ہو اور پھر پہلی
لپتہ ہو جائے جیسا کہ تھا۔ اسی طرح پھر وہ آگ انکی
جسم مین بھڑک اٹھتی اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے فریاد کرتے اور نجات طلبانی اسی حالت
مین وزرات بسر ہوتے اور قرار اور آرام بختیار
کا اختیاری اور غیر اختیاری ہاتھ سے جاتا رہا
کام ایسی دگرگت سے پڑا ہوا تھا جو تحریر اور
تقریر مین نہ آسکے کہ یکایک وہ اللہ کی درگاہ۔ کا

رفت موسے چون حال بندہ چنین دید بندگی
آن بندہ در زید و گفت اے بختیار مرا بباید
که خدمت تو کنم و در بندگی تو شوم ترا در راه مولا
خود آزاد کردیم برو هر جا که خواهی باش شیخ بختیار
در خانهٔ خود آمد در سوز آتش باطن افتاد و ناگاه
از هر چهار طرف آتش پیدا شتی و در نظر خود تمام
عالم را سوخته می دید چون کار بجائے رسید که آتش
میسوختی و جانش بیفروختی نام پیر دستگیر حضرت
شیخ العالم میگفتے و فریادرسی خواستی در حال آتش
فرو مینشست و نجات یافتے بامجو کلوخ که درمیان
زنگ آب میدانند و در حال زنگ آب جدا شود و
آب صاف پدید آید و باز همچنان که بود لپتہ گردد
همچنین طریق با نان آتش در گردش مے آمدی
دیگر نستی و فریاد از پیر دستگیر خود میکردے
و نجات مے یافتی همچنین جمله لیلا و نهارا
دائم الاحوال مے گذشت و قرار و آرام از
بختیار با اختیار و غیر اختیار از دست برفت
کار چون تا بجا سیده افتاده بود که تحریر و
تقریر بلند وے نیاید ناگاه آن مست حضرت الله

سلہ زنگ آب کی اصل اصطلاح کو مین نہین سمجھا ناچار لفظی ترجمہ
کر دیا گیا واللہ اعلم ۱۲

اللہ کے سوا سے پاک حضرت شیخون کے
شیخ ولیون کے تاج اصفیا کے پیشوا اللہ سے
ملنے والون کے سلطان عاشقون کے دلیل
حضرت شیخ شرف الحق والدین پانی پتی نے حضرت
شیخ العالم سے بختیار کی فریاد رسی کے بارہ مین مختار
کے اختیار سے عالم اسرار مین پوچھا اور نور و تجلی
دیدار کے مقام مین ایک دوسرے کے جمال پر
مشرف ہوئے اور فرمایا اے محمد عبد الحق تمکو جہان مین
کوئی نہین پہچانتا اور سنا تھا ہم کہ اپنے مالک کی درگاہ
مین کیسا جمال باکمال رکھتے ہو مگر بیچارہ بختیار تھوڑے سے
کا بہت تھوڑا حصہ تمھاری درگاہ کا جاننے پہچاننے
والا ہوا ہے اُسپر اسقدر بار ڈالنا چاہیے
اپنی درگاہ کے ابر کو حکم فرماؤ کہ اسکی زمین پر رحمت
کا مینہ برسائے حضرت شیخ العالم نے دلی تصدی سے
شفقت کی نظر شیخ بختیار پر مختار کے اختیار سے
فرمائی حضرت شیخ العالم قصبہ ردولی مین تھے اور
وہ شہر جونپور مین اسوقت بھڑکتی ہوئی آگ بختیار
سے دور ہو گئی پوری نجات پائی اور بیماری
تندرستی سے بدل گئی اور بیقراری سے قرار تک
پہونچے اور بختی سے آسانی تک شیخ بختیار نے کہ
اختیار سے جو انکو مختار نے دیا تھا جانا کہ اس گھڑی

منزہ از ما سوی اللہ حضرت
شیخ المشائخ تاج الاولیاء قدوۃ الاصفیا
سلطان الواصلین برہان العاشقین حضرت
شیخ شرف الحق والدین پانی پتی قدس اللہ روحہ
بر حضرت شیخ العالم بفریاد رسی بختیار باختیار مختار
در عالم اسرار پرسید ند و در مقام مشاہدۂ انوار
بجمال یکدیگر مشرف شدند و فرمودند اے احمد
عبد الحق ترا در جہان کسے نمی شناسد و ندیدانگر
در حضرت مولائے خود چہ جمال باکمال داری
مگر بیچارہ بختیار اندک ترین اندک شناسائے
درگاہ شناسائے حضرت تو گشت بروے ہم چندین
بنا بد کرد می باید کہ سحاب حضرت خویش را
بفرمائی تا باران رحمت در زمین او ببارد
حضرت شیخ العالم نظر شفقت بجہت باطن بر شیخ
بختیار باختیار مختار گماشتند حضرت شیخ العالم
در قصبہ ردولی بودند و او در شہر جونپور در حال
ہمان زمان آتش سوزان از وے دور شد
نجات تمام یافت و مرض بصحت مبدل گشت
و از بیقراری بقرار پیوست و از کربت بفرحت
در آمد شیخ بختیار باختیار مختار کہ
او را اعطا شدہ بود دانست کہ این ساعت

ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخ العالم نے مجکو قبول فرمایا
اور مہربانی کی نظر سے دیکھا اسیوقت اٹھ کھڑے
ہوئے اور سارے گھربار کو برباد کر کے ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی درگاہ کو راہی ہوگئے اور انہی
اکیلے کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کے حضور میں زمین بوسی کی اور غلام کے مانند
کھڑے ہو رہے حضرت شیخ العالم نے مہربانی کی نظر
اور باطن اور ظاہر کی شفقت فرمائی اور فرمایا کیا تو
اختیار مختار رکھتا ہے کہ اگر تو اس فقیر کے مریدوں کے
سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اپنی بی بی سے
قطع نظر کریگا بختیار نے فورًا کہا کہ میں نے چھوڑا پھر
حضرت شیخ العالم نے فرمایا رسول کو چھوڑ دیگا انھوں نے
فورًا کہا کہ میں نے چھوڑا پھر حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) نے فرمایا خدا کو چھوڑ دیگا
انھوں نے فورًا وہی کہا کہ میں نے چھوڑا حضرت
شیخ العالم نے جب دیکھا کہ بختیار نے سب کو چھوڑا
اور کثرت کے نقشوں کو دل سے دھو ڈالا اور
اپنی ناو فنا کے سمندر میں ڈال دی اور ارادت
کے میدان میں مضبوط ہو لیا اور اسکے دل کے
آئینہ نے کمال درجہ کی جلا پائی یہانتک کہ جستجو کی
پیاس سے پوری استحقاق کے ساتھ

پیر دستگیر شیخ العالم مرا قبول فرمودند و نظر
رحمت نگریستند در حال خاست و ہمہ خانمان
برانداخت[1] و جانب حضرت پیر دستگیر خود
بشتافت و باستانہ یگانہ خود آمد و پیش
پیر دستگیر سر بر زمین نہاد و بندہ وار بایستاد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
نظر رحمت فرمودند و شفقت باطن و ظاہر نمودند
و فرمودند کہ اے بختیار چہ اختیار مختار داری کہ اگر
میخواہی کہ سر خود را در سلک مریدان این
فقیر در آری زن را خواہی گذاشت بختیار
در حال گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم
فرمودند رسول را خواہی گذاشت او فی الفور
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم فرمودند
خدا را خواہی گذاشت او ہمچنان
فی الفور گفت گذاشتم حضرت
شیخ العالم چون دیدند کہ او از ہمہ گذشت
و نقوش کثرت از دل بشست و کشتی خویش
در دریاے فنا انداخت و در میدان ارادت
مستحکم برخاست و آئینہ دلش صفائے
کمال یافت تا از عطش طلب باستحقاق تمام

[1] قولہ برانداخت یعنی برباد کردیا ۱۲

پیر کے جمال اور کمال کی تجلی کے جنگل کی جانب دوڑا حضرت شیخ العالمؒ نے نگھٹنے والے حال کی حالت مین اسکی جان کے میدان مین نزول فرمایا اور اُسکے دل کے آسمان کے کنارہ سے اسپر جلوہ فرماہوے اور دیدار کے اشارہ سے خوشخبری کا خلعت عطا فرمایا کہ اے بختیار اب تو نے خدا کو پالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین دوڑا کہ کہو تو اگر تم سب اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا) اور دو جہان کو قدم کے نیچے کر لیا اور بہت بلند ہو گیا اور سب کا مالک ہوا کہ (جسکے لیے مالک ہوا اسکے لیے سب ہے) کیا خوب ہاتھ پکڑنے والے باکمال پیر کہ ایک گھڑی مین مرید کو اصلی مقصد تک پہونچا دیا اور کیا خوب جمال والا مرید کہ ایک دم مین ابدی سعادت سے جا ملا اور پورا پہچاننے والا ملنے والا کامل کیا گیا ہو گیا جیسا کہ اللہ کے ملنے والے شیخ فرید الدینؒ عطار فرماتے ہین (اے تیرے ملنے سے مین مطلق پہچاننے والا ہو گیا + تجھ پہچاننے والا بلکہ سراپا حق ہو گیا +

در جلوہ تجلی جمال کمال پیر دستگیر خود شتافت و در حالی حول حضرت شیخ العالمؒ در میدان جان او نزول فرمودند و از افق آسمان دل او تجلی پر وشدند و تشریف بشارت باشارت مشاہدہ بر و فرمودند کہ اے بختیار اینک خدا را یافتی و در متابعت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشتافتی کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و ہر دو جہان را زیر قدم آوردی و بلند تر آمدی و مالک شدی کہ من لہ المولی فلہ الکل زہے پیر دستگیر باکمال کہ در ساعت واحد مرید را بمقصود حقیقی رسانید و زہے مرید با جمال کہ در زمان واحد بسعادت ابدی پیوست و عارف کامل واصل کمل گشت چنانچہ واصل کردگار شیخ فرید عطار میفرمایند

بیت

اے ز وصلت عارف مطلق شدم
عارفیؔ رفتہ تمامت حق شدم

لہ قولہ عارفی رفتہ الخ یہ عارف رفت کی تحریف ہے رفت کے معنی ہیں ۱۲ مترجم اردو

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بختیار
میری خانقاہ کے صحن میں ایک کنواں اس مقام پر چاہیے
شیخ بختیار اسی وقت کدالا لا کر کنواں کھودنے لگے جب
کھود چکے اور پانی نکلا حضرت شیخ العالمؒ نے اس
پانی پر تکبیر فرمائی اور تقسیم کیا پھر اشارہ فرمایا کہ اے
بختیار اس کنوئیں کو آج ہی باہر کی مٹی سے پاٹنا
چاہیئے اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنانا
چاہیئے شیخ بختیار نے ایک ٹوکری سر پر
رکھی اور کنواں پاٹنے میں مصروف ہوئے
یہاں تک کہ سارا کنواں اسی روز بیرونی مٹی
سے پاٹ دیا اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنا دیا اور کچھ
نہ پوچھا کہ یہ کنواں کیوں کھدوایا کیوں پٹوایا اور یہ
چبوترہ کیوں بنوایا چونکہ پیر کی ارادت میں ایسے مضبوط
اور اپنے خودی سے فانی اور پیر کی ذات کے
ساتھ باقی تھے اگرچہ مکتب میں کبھی معلم کے پاس
نہیں گئے اور الف با بھی استاد کے آگے تختی
رکھکر نہیں پڑھی تھی لیکن اتنا تبرک ہونے والے پیر
حضرت شیخ العالمؒ کی بدولت اسے علم لدنی کا وہ حصہ
پایا کہ زمانے کے عقلمند شیخ بختیار سے مشکلیں اور نکتے
حل کرایا کرتے اور جو بات کہتے تھے اللہ برتر کے
قرآن اور رسول (انپر اللہ نے درود بھیجا) کے

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اے بختیار
در صحن خانقاہ من چاہے در ہمقام میباید شیخ بختیار
در حال کلند آوردہ بکاویدن چاہ مشغول شدند
چون تمام کاویدہ آب برون آوردہ حضرت شیخ
العالمؒ بران آب تکبیر فرمودند قسمت کردند باز اشارت
شد کہ اے بختیار این چاہ را امروز از خاک بیرونی
باید انباشت واز خاک این چاہ چبوترہ میباید ساخت
شیخ بختیار سبدے بر سر کردند و بانباشتن چاہ
مشغول شدتا آنکہ چاہ تمام ہمدران روز از خاک
انباشتہ ویر کردہ واز خاک چاہ چبوترہ
بست وہیچ نپرسید کہ این چاہ را از برائے چہ
کاویدند واز برائے چہ انباشتند واین
چبوترہ بچہ غرض بستند از آنجا کہ چون در ارادت
پیر چنان مستحکم بود واز خود فانی وبذات پیر باقی بود
اگرچہ در مکتب نزد معلم گاہے نرفتہ گاہے
حروف تہجی ہم از استاد در تختہ ظاہر نخواندہ
بود اما از دولت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
بہرہ مند علم لدنی چنان گشت کہ دانشمندان
وقت حل مشکلات ومعضلات از وے میکردند
واو ہر چہ میگفتہ از کتاب خدائے تعالے
واز احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث کے خلاف نہ کہتے اور سب عالم اسکا اقرار
کرتے اور انکے حال اور کمال مین حیران تھے جب انکے
ظاہری حالات یہ تھے تو باطنی کیسے ہونگے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے
شیخ بختیار آئے اور سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر حکم ہو تو یہ غلام سوداگری
کو جائے انھون نے پیشتر بھی کچھ سوداگری کی تھی
اور جو پیدا کرتے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے لاتے
اور ہاتھ پکڑنے والے پیر جو بقدر حصہ کے انکو دیتے
اسی مین بسر کرتے اور اپنا قوت گردانتے الغرض
حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ جاؤ لیکن دریا پار نجانا
کیونکہ دریاے شور تک اس فقیر کی ولایت کی حد ہے
شیخ بختیار پیر کی اجازت سے روانہ ہوئے اور جہان
جاتے بغیر اجازت ہاتھ پکڑنے والے پیر کی نجاتے
اور جو قدم کہ راہ مین اٹھاتے بغیر اجازت ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی نہ اٹھاتے اور جو سانس لیتے
بغیر پیر کی یاد کے نہ لیتے اور ہمیشہ ایک حال مین
آنکھین بند کیے رہتے الغرض جب سوداگری سے
واپس چلے ٹھگون نے خبر پائی کہ انکے پاس
عمدہ اسباب ہے اور یہ جوہری تھے موتی اور
جواہر ہی کی سوداگری کرتے تھے ٹھگ انکے ساتھ ہولیے

بیرون نگفتے و ہمہ علما اعتراف مینمودند و در حال
و کمال شیخ بختیار ہمہ علما حیران بودند این حالات
ظاہرش بود و حالات باطنش چہ بودہ باشد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے نشستہ بودند
شیخ بختیار آمد و پیش استادہ عرض کرد کہ اے پیر دستگیر
اگر فرمان شود این بندہ در سوداگری رود و اوشان
چیزے سودا ہم کردہ بود و ہر چہ از سودا پیدا
میکردے پیش پیر دستگیری آوردے و ہر چہ پیر دستگیر
حسب قسمت او دادے بہان بسر میبردے
و قوت خود میساختے حضرت شیخ العالم قدس سرہ
فرمودند برو اما آنطرف دریا مرو کہ تا دریاے
شور حد ولایت این فقیر ست شیخ بختیار براے
سوداگری باذن پیر روان شد ہر جا کہ میرفتے
بغیر اذن پیر دستگیر نرفتے و ہر قدم کہ در راہ
مینہادی بغیر اذن پیر دستگیر ننہادے و ہر دم
کہ برآوردے بغیر یاد پیر نہ برآوردے و دائم
الاحوال چشم بستہ میماندے الغرض چون از
سوداگری باز گشت قطاع الطریق اطلاع یافتند
کہ این مرد کالاے نفیس است و این مرد
جوہرے بود سوداے مروارید و جواہر
میکرد ایشان برابرے آمدند

جہان شیخ بختیار اترتے وہین
وہ بھی اترتے شیخ بختیارؒ بھی عقلمند اور پختہ تھے
جان گئے کہ یہ ٹھگ ہین میرے پیچھے پڑے ہین
ایک جگہ ایک نانبائی کے یہان اترے وہ بھی
وہین اترے شیخ بختیارؒ نے کھچڑی پکوائی اور گھی
ڈلوایا اور پیالہ دیگچی کے اوپر رکھوا دیا یہ بہانہ
کرکے مین بیت الخلا ہوکر آتا ہون وہان سے
روانہ ہوگئے اور وہ کھچڑی اور گھی وہین چھوڑ گئے ٹھگون نے
گھڑی بھر انکا انتظار کیا جب یہ واپس نہ آئے
کہا بھاگ گئے فورًا ٹھگ بھی روانہ ہوگئے یکایک
شیخ بختیار سے جاملے اور باہم مصاحب ہوگئے
پھر شیخ بختیار ایک مقام مین پہونچے اور ایک لونڈی
خریدی اور وہین رہ پڑے ٹھگون نے بھی وہین قیام کیا
اور ایک مدت مقیم رہے ایک روز شیخ بختیار کپڑے
دھونے کے بہانہ نکلے اور لونڈی کو وہین گھر مین
چھوڑکر چل دیے اور ایک رات مین چالیس کوس
کے قریب راہ طے کی صبح کو ایک درخت کے نیچے
بیٹھے اور جی مین کہا کہ مین اتنی مسافت طے کر آیا
ٹھگ مجھکو کب پاسکینگے کہ دیکایک ٹھگ آپہونچے
اور شیخ بختیار کو پکڑ زمین پر پچھاڑ گلا کاٹنا چاہتے تھے
کہ انھون نے اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کو یاد کیا

ہر جا کہ شیخ بختیار فرود آمدی ایشان نیز فرود
آمدندے شیخ بختیار ہم مرد عاقل پختہ بود دریافت
کہ ایشان قطاع الطریقند در خیال من شدہ
اند در مقامے بدکان نانبے فرود آمد ایشان
ہم آنجا فرود آمدند شیخ بختیار دیگ کھچڑی و
پزانید و روغن مادہ گاو انداخت و قصعۂ
بالاے آن دیگ داشت و گفت قدرے
استراح کردہ بیایم و باین بہانہ روان شد
و آن دیگ کھچڑی و روغن ہمچنان گذاشت
ایشان ساعتے نشستہ منتظر وے بودند چون
نیامد گفتند از ما فرار نمود شتاب روان شدند تا
بشیخ بختیار پیوستند با یکدیگر مصاحب شدند
شیخ بختیار در مقامے آمد کنیزکے خرید و نیز
ہم آنجا ماند ایشان نیز در آن مقام ماندند
بحیلہ شستن جامہ بیرون آمد و خانہ کنیزک را
گذاشتہ روان شد موازی چہل کروہ
روز و شب آمد چون صبح شد زیر درختے نشست
و با خود گفت کہ من چندین کروہ آمدم ایشان کجا یابند
ناگاہ بے آگاہ ایشان رسیدند و گرفتند و بر زمین
غلطانیدند و میخواستند کہ حلقش ببرند و سرش از تن جدا
کنند شیخ بختیار پیر دستگیر خود را یاد کردند

حضرت شیخ العالم عصا ہاتھ میں لیے ہوئے
فوراً پہونچ گئے اور فرمایا اے بختیار مار مار
ٹھگون پر ہیبت چھاگئی اور ان کو چھوڑکر
علیحدہ کھڑے ہو رہے اور حضرت
شیخ العالم غائب ہو گئے ٹھگون نے پوچھا
یہ کون شخص تھے اور تمھارے کون ہین
شیخ بختیار نے کہا کہ یہ میرا ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہین یہ میرے ساتھ رہتے ہین اور مین انکی تقویت
کی وجہ سے دونون جہانمین نہین ڈرتا اور کسی کا خوف
مجھ پر طاری نہین ہوتا۔ ٹھگ حیران رہ گئے اور کہا
کہ تم اسی بل پر اکیلے پھرتے ہو اور نفیس مال کی تجارت
کرتے ہو کہ تمہارا پیر ایسا زبردست ہے بعد اسکے ٹھگون نے
پانچ تنگہ اپنی جیب سے نکالکر شیخ بختیار کو دیے اور
کہا یہ تنگہ ہماری طرف سے اپنے پیر کے لیے لیجاؤ
ہمارا سلام پہونچانا اور عذر خواہی کرنا شیخ بختیار
وہ پانچ تنگہ لے لیے اور روانہ ہوئے جب
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین آئے پہلے وہ پانچون
سامنے رکھے اور تمام ماجرا عرض کیا حضرت شیخ العالم
ہان ایسا ہی تھا جیسا تم کہتے ہو۔
... ہے کہ حضرت شیخ العالم کو حجرہ میں شغل
... تھے کہ اپنے فرزند حضرت

حضرت شیخ العالم عصا بر دست کرده فی الحال
رسیدند و فرمودند کہ اے بختیار بزن بزن
ایشان ہیبت خوردند و او را گذاشتند از وے
جدا شده ایستادند حضرت شیخ العالم از پیش نظر
غائب شد بعده ایشان پرسیدند این مرد کہ
بود و او ترا کہ باشد شیخ بختیار گفت کہ این
مرد پیر دستگیر منست برابر من باشد و من بقوت
این مرد در ہر دو جہان خوف ندارم و از ہیچکس
باک نمی آرم ایشان حیران ماندند و گفتند اگر
تو ہم بہمین قوت تنہا میگردی و سودا ای کالا
نفیس میکنی کہ پیر تو چنین غالبست بعده ایشان پنج تنگہ
از خود کشیدند و شیخ بختیار را دادند و گفتند کہ
این فتوح از جہت پیر خود ببر و خدمت
ما برسانی و عذر ما بخواہی شیخ بختیار آن پنج تنگہ
گرفته روان شده چون پیش حضرت شیخ العالم
آمد آن پنج تنگہ اول پیش نہاد و کیفیت
تمام ماجرا شرح کرد حضرت
شیخ العالم فرمودند آرے ہمچنین بود
چنانچہ میگوئی۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم بالا
بام در حجره مشغول بودند فرزند خود حضرت

شیخ عارف احمد کو بلایا اور فرمایا جاؤ بختیار کو بلا لاؤ حضرت
شیخ المشائخ شیخ عارف احمد شیخ بختیار کے دروازہ
پر گئے اور دستک دی شیخ بختیار اپنی بی بی سے
مقاربت کیا چاہتے تھے مگر فوراً بی بی کو پلنگ پر
چھوڑ کر جیسے ہیں اپنے ہاتھ کپڑے لئے دوڑے پیر کی خدمت
چلے آئے اور زمین بوس کر کے غلام کی مانند کھڑے
ہو گئے حضرت شیخ العالم نے فرمایا پھر جاؤ شیخ بختیار
نے زمین بوسی کی اور واپس گئے کہتے ہیں کہ شیخ
بختیار میں قوت شہوت بدرجہ کمال تھی یہاں تک
کہ بعض وقت اس قوت کے غلبہ سے بیقرار ہو جاتے
واللہ اعلم شاید یہ قوت امتحان کے لیے ہو کہ وہ
ایسے غلبوں میں فرمانبرداری پر مستقل ہیں یا نہیں

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم نے سماع
سنا بعد فراغت سماع کے لونڈی سے فرمایا جا گھر کے
کچھ لا کر گویوں کو دے لونڈی گھر میں گئی حضرت
کی بی بی نے غصہ کیا اور کچھ نہ دیا اور کہا جا کر دے
گھر میں کچھ نہیں حضرت شیخ العالم نے گویوں سے
فرمایا یہی لونڈی لیجاؤ دوسرے بعض مریدوں نے
چند تنکہ گویوں کو دیکر لونڈی چھوڑا لیا۔ حضرت
شیخ العالم جب گھر میں تشریف لیگئے تو لونڈی کو دیکھکر
فرمایا یہ لونڈی کیونکر آگئی میں نہ رہونگا فوراً باہر

شیخ عارف احمد را طلبیدند و فرمودند برو و بختیار را
طلبیده بیار حضرت شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بدر
شیخ بختیار رفتند و دست زدند شیخ بختیار میخواست
که با زن خود صحبت کند در اثنای آن بود که دخول کند
فی الحال همچنان زن را بر چارپائی گذاشته و جامه
فروگرفته پیش پیر دستگیر خود آمد و سر بر زمین نهاد
بنده وار بایستاد حضرت شیخ العالم فرمودند بازگرد
شیخ بختیار سر بر زمین نهاد و بازگشت منقول است
که شیخ بختیار شهوت کمال داشت بحدیکه بعضے وقت
از غلبهٔ شهوت بیقرار شدے واللہ اعلم
مگر این طلب از جهت امتحان باشد که او در آن وقت
برطاعت مستحکم دارد یا نے ۔

نقل است که روزے حضرت شیخ العالم سماع کردند
بعد از فراغ سماع کنیزک خود را فرمودند برو از خانه
چیزے بیار مطربان را چیزے بده کنیزک در خانه رفت
اہل بیت حضرت شیخ العالم مزاج گرم کردند چیزے
ندادند و گفتند برو بگو که در خانه چیزے موجود نیست
حضرت شیخ العالم مطربان را فرمودند که همین کنیزک را ببرید
بعضے مریدان چند تنکه داده کنیزک مذکور را از مطربان رہا
کنانیدند حضرت شیخ العالم چون در خانه نظر بر آن کنیزک افتاد
فرمودند چون این کنیزک آمد نخواهم ماند فی الحال از خانه بیرون

تشریف لے آئے اور شیخ بختیار سو فرمایا کہ شیخ بختیار بستر
باندھو کہ میں یہاں سے روانہ ہو جاؤں اور سفر کروں
شیخ بختیار نے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے حکم سے بستر باندھا
اور دونوں بزرگوار روانہ ہو کر شہر اودھ میں پہونچے
اور محلہ شیخ پورہ میں دریا کنارہ فروکش ہوئے بعد چند روز کے
جب حضرت شیخ العالم کی نظر دریا کنارہ پر پڑی فرمایا
اے بختیار ہمارے قصبہ ردولی میں دریا کنارہ بھی ہے
شیخ بختیار نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
ردولی نہیں اودھ ہے فرمایا اے بختیار ہم اودھ میں
کیوں آئے شیخ بختیار نے سب ماجرا عرض کیا حالانکہ حضرت
کو یہ ماجرا کچھ یاد نہ تھا اودھ کو بھی منظور نہ فرمایا اور
فرمایا اے بختیار اپنی ردولی کیوں چھوڑیں فوراً
اٹھ کر روانہ ہوئے اور اپنے مقام میں واپس آ کر
مشغول بخدا ہو گئے۔

نقل ہے کہ ایک نوربات موضع آسو میں رہتا
تھا اور شیخ سمار الدین کا مرید تھا لیکن حضرت شیخ العالم
کی خانقاہ میں کبھی کبھی آکر حضرت کے مریدوں میں
رہا کرتا ایک روز حضرت کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور
عرض کی اے مخدوم جو کچھ میں مخدوم کی خانقاہ میں
دیکھتا ہوں اپنے پیر کی خانقاہ میں نہیں دیکھتا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے نوربات وہ امیر ہیں درویش نہیں

آمد نزد شیخ بختیار را فرمودند اے شیخ بختیار تکیہ بند تا
ازینجا بیرون آیم و سفر کنم شیخ بختیار باذن پیر دستگیر
تکیہ بست و ہر دو بزرگواران روان شدند و بشہر اودھ
رسیدند در محلہ شیخ پورہ بالاے لب آب قرار گرفتند بعد
انصرام مدت چند روز حضرت شیخ العالم را چون نظر بر لب
آب افتاد فرمودند اے بختیار در قصبۂ ردولی لب
آب ہم ہست شیخ بختیار گفت اے پیر دستگیر این ردولی
نیست اودھ است حضرت شیخ العالم فرمودند
اے بختیار را اودھ را اودھ برائے چہ آمدیم شیخ بختیار
کیفیت تمام عرضداشت کرد حضرت شیخ العالم
را از کیفیت ماجرا ہیچ در خاطر نبود اودھ
ہم منظور نفرمودند و فرمودند اے بختیار رجوع ما
مقام ردولی خود را ای چہ بگذارم فی الحال تا ستہ
روان شدند و در مقام خود باز آمدند و مشغول بحق گشتند

نقل است رمالے در موضع اسو می بود و مرید شیخ
سمار الدین بود ولا در خانقاہ حضرت شیخ العالم گاہ بیگاہ
می آمدے و در میان مریدان حضرت شیخ العالم می نشستے و می بود
روزے خانہ روز پیش حضرت شیخ العالم آمدہ ایستاد و عرض
کرد اے مخدوم آنچہ در خانقاہ آنحضرت می بینم در خانقاہ پیر خود
نمی بینم حضرت شیخ العالم فرمودند اے حافظ
ایشان مولا یگانہ نہ درویشان

کیونکہ درویشی اور ہی کام ہے اور امیری اور نور باف
نے کہا اے مخدوم مین انکا مرید نہونگا بلکہ مخدوم کے
مریدون کے سلسلہ مین داخل ہونگا حضرت شیخ العالم
نے فرمایا جاؤ انکی ٹوپی پھیر دے نور باف نے شیخ
سارالدین کی خدمتمین جاکر ٹوپی واپس کی اُسپر انکے مریدین
اسکو گھو سے لیے اور کہا یہ مرتد ہوگیا الغرض نور باف
وہانسے حضرت شیخ العالم کی خانقاہ مین آکر حضرت کے
غلامون مین داخل ہوگیا اور دن رات خدمت مین
غلامون کی مانند کھڑا رہتا ایک روز نور باف نے
حضرت شیخ العالم کی خدمتمین عرض کیا اے آقا مرشد
پیر اگر حکم ہو تو کعبہ تشریف جاؤن حضرت شیخ العالم
نے فرمایا چند روز صبر کر اگر چاہا اللہ برتر نے مین
اور تو ایک ساتھ جائینگے نور باف اس ارادہ سے
باز رہا بعد اسکے اور کئی بار نور باف نے حضرت
کی خدمت مین آکر یہی عرض کی حضرت نے ہر بار
یہی فرمایا کہ مین اور تو ہمراہ جائینگے اور نور باف
ہر بار صبر کرتا رہا تا آنکہ ایک بار سفر کے لیے کمر باندھ
کر حضرت شیخ العالم کے روبرو حاضر ہوا اور عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر اگر حکم ہو تو غلام کعبہ شریف جاۓ
اور حضرت رسول اللہ پر اللہ نے رحمت اور سلام
کی زیارت سے فائدہ اٹھاۓ حضرت شیخ العالم نے فرمایا
اے تو طاقیہ ٹوپی کی غنی مین سے ہے

اگر درویشی کارے دیگر ست و مولائی کارے دیگر
حائک گفت ای مخدوم با مرید ایشان نخواہم شد در
سلک بندگی بندگان مخدوم در خواہم آمد حضرت
شیخ العالم فرمودند برو طاقیہ ایشان باز گردان حائک
بر شیخ سارالدین رفت و طاقیہ باز گردانید بعضے از مریدان
شیخ سارالدین او را بشتافتند و گفتند کہ این مرتد
شد الغرض حائک از انجا در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد و منسلک در سلک بندگان حضرت شیخ العالم
گشت و در خدمت بندہ وار شب و روز استادہ
میبود روزے از روزہا حائک مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود
این بندہ جانب خانہ کعبہ رود حضرت شیخ العالم فرمودند
چند روز قرار گیر انشاء اللہ تعالے ما و تو یکجا خواہیم
رفت حائک باز ماند بعدہ باز چند کرت عرض کرد حضرت
شیخ العالم ہر بار ہمچنین فرمودند کہ ما و تو یکجا خواہیم رفت
او باز ماندے تا روزے مستعد شدہ کمر مسافت
بستہ آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود این
بندہ جانب خانہ کعبہ رود و بزیارت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم
مستفید گردد حضرت شیخ العالم فرمودند اے

نوریاف اپنے گھر پھر جا اگر اللہ بہتر سمجھے گا تو تجھ کو میں وہین آونگا اور ہم اور تو روانہ ہو سکینگے نوریاف اپنے گھر واپس گیا یکایک آدھی رات کو حضرت شیخ العالم رحمہ نے موضع مذکور کے متصل جنگل کے کنارہ لفظ حق بلند آواز سے ہیبت کے ساتھ کہنا شروع کیا اسنے جانا کہ حضرت شیخ العالم آگئے فوراً اٹھکر دوڑتا ہوا آیا اور حضرت شیخ العالم کے ساتھ چلنے لگا کیا دیکھے کہ تین آدمی اور حضرت شیخ العالم رحمہ کے آگے جا رہے ہین انکے پیچھے حضرت اور حضرت رحمہ کے پیچھے یہ یہانتک کہ اسیطرح جلتے جاتے موضع انچولیہ میں پہونچکر صبح ہونے لگی حضرت نے نوریاف کو حضرت رسالت پناہ (ان پر اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا) کا قدمبوس کرایا اور عرض کیا یہ بیچارہ ضعیف ہے وہانتک پہونچ نہیں سکتا بعد اسکے نوریاف کیا دیکھے کہ کوئی نہیں نوریاف حیران رہ گیا اور حضرت شیخ العالم رحمہ کی خانقاہ مین آیا حضرت نے فرمایا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی زیارت کیسی نصیب ہوئی اسنے کہا ہاں ہاتھ پکڑنے والے پیر کی بدولت حضرت محمد مصطفےٰ (ان پر اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا) کی زیارت مجکو میسر ہوئی کہ پابوسی سے مشرف ہوا حضرت شیخ العالم نے فرمایا تونے جانا کہ حضرت رسول صلعم کے پیچھے کون کون تھا نوریاف نے کہا نہیں

حائک در خانہ خود باز رو و انشاء اللہ تعالیٰ علی الصباح ما ہمانجا خواہیم آمد و ملو تو روان خواہیم شد حائک بخانہ خود باز گشت ناگاہ حضرت شیخ العالم در نیم شب کنارہ جنگل موضع مذکور لفظ حق بہیبت زدند و بلند فرمودند او دانست کہ حضرت شیخ العالم آمدند در حال سرشتافتہ دوان شدہ آمد برابر حضرت شیخ العالم روان شد چہ بیند کہ سہ نفر دیگر پیش حضرت شیخ العالم میروند و پس ایشان حضرت شیخ العالم و بعدہ آن حائک ہمچنین میرفتند تا موضع انچولیہ رسیدند کہ صبح دمیدن آغاز کرد حضرت شیخ العالم حائک را گرفتند و در پاے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم انداختند و گفتند این بیچارہ ضعیف ست تا آنجا رسیدن نمیتواند بعدہ آن حائک چہ بیند کہ ہیچ یکے نیست حائک حیران شد و در خانقاہ حضرت شیخ العالم آمد حضرت شیخ العالم فرمودند چگونہ زیارت حضرت محمد مصطفےٰ حاصل شد او گفت آرے بدولت پیر دستگیر زیارت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردیم کہ بپابوس مشرف شدم حضرت شیخ العالم فرمودند دانستی کہ پس حضرت رسول کیان بودند حائک گفت نمیدانم

ملا نزدیکیان کات کذ میہ کی جمع بنائی ہے ۱۲

فرمایا شیخون کے شیخ پرہیزگارون کے مرشد دین کے
رہنما حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود تھے
اور انکے پیچھے مشائخ کے بادشاہ حضرت شیخ
نظام الحق والدین اور انکے پیچھے یہ فقیر

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے تاتار خان بزرگ
قصبۂ ردولی کا مقطع حضرت شیخ العالم
کے حضور مین آکر کھڑا ہوا حضرت نے سر اٹھاکر
اسکو دیکھا اور فرمایا جہان مین وہ چال چل کہ کچھ
روز تو باقی رہے تاتار خان فوراً زمین پر گر کر بیہوش
ہو گیا تھوڑی دیر بعد جب اسکو لوگون نے زمین سے
اٹھایا اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے یہانتک
کہ ہوش مین آیا اور بعد اسکے ایسا معتقد ہوا کہ
اکثر اوقات اکیلا پیادہ پا حضرت شیخ العالم کے
حضور مین آیا کرتا۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ محمد خان نے آکر عرض کیا
اے مخدوم آج سوداگر سات آٹھ سو گھوڑے عربی تازی لائے
ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
روپیہ کہان ہے حضرت شیخ العالم نے پھر فرمایا جاؤ لو محمد خان نے بھی عرض کیا
کہ اے مخدوم روپیہ کہان ہے جب تین مرتبہ یہی عرض کیا حضرت

حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند
حضرت شیخ المشائخ مرشد الاتقیا ہادی الاصفیا حضرت
شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود قدس اللہ سرہ بودند
پس ایشان سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ بودند و پس ایشان این فقیر بود۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند تاتار خان بزرگ قصبہ ردولی پیش حضرت
شیخ العالم آمد و ایستادہ شد حضرت شیخ العالم سر برآوردند
و طرف تاتار خان نظر کردند و فرمودند در جہان چنان
رو کہ چند روز باقی تاتار خان در حال بر زمین افتاد
بیہوش گشت و بعد از زمانے او را از زمین بر داشتند
و آب بر روے او زدند تا از بیہوشی بہوش آمد
و بعد از آن چنان معتقد شد کہ اکثر اوقات
پیادہ پا و تنہا در حضرت شیخ العالم
آمدے۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ
بودند محمد خان آمدہ عرض کرد کہ اے مخدوم امروز سوداگران
اسپان آوردہ اند ہفتصد ہشتصد اسپ عربی و تازی آمدہ است
حضرت شیخ العالم فرمودند برو بستان محمد خان عرض کرد کہ
زر کجاست باز حضرت شیخ العالم فرمودند برو بستان باز
محمد خان عرض کرد کہ اے مخدوم زر کجاست چون سہ کرت حضرت

شیخ العالم نے فرمایا اگر نہیں ہے تو نہیں ہے کہتے ہیں کہ
حضرت شیخ العالم نے اسپر بادشاہی کی نظر ڈالی تھی اور وہ
شاہزادہ شیبہ سارنگ و ملو بادشاہ دہلی کا تھا لیکن چونکہ
کم نصیب تھا حضرت شیخ العالم کے ارشاد کی تعمیل نہ کی

نقل ہے کہ سلیمان شاہ ایک مرد سوداگر حضرت شیخ العالم کا
مرید تھا جب مفلس ہو جاتا اور پونجی نہ رہتی لیئے پیر شیخ العالم
کی خدمت میں آکر اور زمین بوس ہو کر عرض کرتا کہ اے ہاتھ
پکڑنے والے پیر میرے پاس کچھ نہیں ہے جس سے تجارت کر کے بسر اوقات
کروں حضرت شیخ العالم فرماتے تنگ کتنا روپیہ مانگتا ہے
سلیمان شاہ نے نقل کیا ہے کہ میں ہر مرتبہ ہاتھ جوڑ کر ڈیوڑھ سے
ہر ایک سو روپیہ مانگتا اور کہتا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر میرے
پاس سو روپیہ ہوں تو دلی اطمینان سے تجارت اور بسر اوقات
کروں حضرت شیخ العالم فرماتے جا تجھے سو روپیہ ملیں
میں زمین بوس ہو کر واپس آتا اور یکایک غیب سے
سو روپیہ پاتا اور اطمینان خاطر سے تجارت کرتا اور خوش
رہتا اگر میں ایک بار بھی تمنا کرتا کہ میری پونجی سو روپیہ سے بڑھ جائے
ہرگز نہ بڑھتی ہمیشہ میری سو روپیہ پونجی ہی رہتی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے کہ بطور گاذرون
میں خواجہ اسحاق گاذرونی کا چراغ روشن ہے قیامت تک
روشن رہیگا چنانچہ خواجہ اسحاق اسی مضمون کے مطابق شعر
خود اپنی زبان سے فرماتے تھے

شیخ العالم فرمودند اگر نیست نیست منقولست که حضرت
شیخ العالم نظر بادشاہی برو کردہ بودند بادشاہزادہ
شیبہ سارنگ و ملو بادشاہ دہلی بود اما چون نصیب
نداشت امر حضرت شیخ العالم را مقرون تعمیل ننمود

نقل است که سلیمان نام سوداگر مرید حضرت
شیخ العالم بود ہر بار که فقیر گشتی و راس المال نبودے بر
پیر خود حضرت شیخ العالم آمدے و سر بر زمین نہادہ
عرض کردے که اے پیر دستگیر پیش من چیزے نیست که سوداگری
کنم و قوت خود سازم حضرت شیخ العالم میفرمودند بگو
چه مقدار تنگه میخواہی او گفت که من ہر بار از پیر دستگیر
صد تنگه میخواستم و میگفتم اے پیر دستگیر اگر مرا
صد تنگه باشد بفراغ خاطر سوداگری کنم و قوت سازم
حضرت شیخ العالم میفرمودند برو صد تنگه دادیم
این بندہ سر بر زمین نہادہ باز میگشت ناگاہ صد تنگه
از غیب میرسید و بفراغت سوداگری میکردم
و خوش میماندم اگر این بندہ آرزو میکرد که صد تنگه من
از صد زیادہ شود ہرگز نشدے و ہمیشه صد تنگه من سرمایه بودے

نقل است که حضرت شیخ العالم میفرمودند که تا چراغ
در گاذرون چراغ خواجہ اسحاق گاذرونی میسوزد
تا روز قیامت خواہد سوخت خواجہ اسحاق بمقتضائے
این معنی این بیت بر زبان خود میفرمود

بیت کا ترجمہ

اگر تمام دنیا میں ہوا کا طوفان ہو
اقبالمندوں کا چراغ ہرگز گل نہو

ہم بھی ایک دیگ کھانا پکائیں اور قیامت تک مخلوق کھائیں وہ بھری رہے دیگ سے کم نہو اور اسمیں خلق کا بھی فائدہ ہے بعد اسکے ایک دیگ لائے اور چولھے پر چڑھائی اور آگ کر کے کھانا پکایا اور خلق کی گذرگاہ پر رکھدی جو کوئی آتا اسکا کھانا کھاتا اور کم نہوتی تین روز آیندہ و روندہ سیر ہوکر اس سے کھانا کھایا اور دیگ بھری کی بھری رہی بعد اسکے اپنے جی میں یہ خطرہ فرمایا کہ اے احمد دنیا میں شور پڑ جائیگا کہ احمد ایسا بزرگ ہے اور شہرت آفت ہے جس سے سب ناخوش ہوتے ہیں اور گمنامی راحت ہے جس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا اے احمد بندے خدا کے ہیں وہ سب کا رزق دینے والا ہے جل جلالہ اسکا وہ جانے اور اسکے بندے تو اس فکر سے یکسو ہو اور دل کے گھوڑے کو وسیع میدان میں (اور سونپتا ہوں میں اپنا کام اللہ کو) کے جولان دے اور اپنے آپ کو اپنے آپ سے اور اپنے کام سے یکسو کر اور اس نام و نشان کی ہستی سے فنا ہو جا اور ملک کے مالک کی ذات کی ہستی میں کہ زوال نہوگا ملک اسکا بغیر کسی نشان کے بقا حضرت شیخ الاسلام نے یہ خطرہ اپنے جی میں پختہ کر لیا اور فوراً تکبیر حق کے طالبوں کی فقر پڑھنے کی فرمائی اور

بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

ما نیز دیگ از طعام بنہیم تا القرض عالم خلق بخورند ہیچ وزان دیگ کم نشود و درین فائدہ خلق ہم ہست بعدہ دیگے آوردند بر دیگدان نہادند و آتش کردند طعام دران دیگ پختند بعدہ آن دیگ را درمیان رہگذر خلق داشتند ہر خلق کہ مے آمدند و میرفتند طعام ازان دیگ میخوردند ہیچ نقصان نمیشد تا سہ روز خلق آیندہ و روندہ طعام ازان با سیری میخوردند و دیگ ہمچنان پر میماند بعدہ در خاطر خود اینچنین گذرانیدند کہ اے احمد در عالم شور خواہد شد کہ احمد چنین شیخ است والشہرۃ آفۃ کل یرعلی منہا والخمول راحۃ لا یرضی منہا احد اے احمد بندگان خدا اند و رزاق مطلق ست جل جلالہ او داند و بندگان او داند تو ازین سیاہ بیرون آئی و اسپ خاطر را در میدان وسیع و افوض امری الی اللہ جولان بدہ و خود را از خود و از کار خود بیرون آری و از ہستی این نام و نشان فانی شوی و در ہستی ذات مالک الملک لا یزال ملکہ بے نشانی گردی حضرت شیخ الاسلام این خطرہ را در دل مقرر کردند جلال تکبیر بر زد فقر طالبان حق ادا فرمودند

مذکور زمین پر دے پٹکی کر ٹوٹ گئی ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تھے جب کہ مجھ سے
پنڈدہ تک میں پہونچا کسی مسلمان سے ملاقات نہوئی لیکن
اودہ میں آدھا مسلمان ایک بچہ ملا اور یہ اشارہ
شیخ جمال گوجری کی طرف تھا (رحمۃ اللہ علیہ ان پر
اللہ کی رحمت) اور فرماتے کہ منصور بھی بچہ تھا تاب
نلایا اور بھید کھولدیا بعض مرد ایسے ہیں کہ سمندر کے
سمندر پی جاتے ہیں اور ڈکار نہیں لیتے اور فرماتے تھے
کہ نظامی بچہ تھا جسنے یہ شعر کہا بیت کا ترجمہ

نیکون کی صحبت دنیا سے دور ہو گئی
شہد کی مکھی کا گھر بھیڑ کا چھتا ہو گیا

کیونکہ صحبت حضرت محمد مصطفےٰ (انپر اللہ نے رحمت و سلام بھیجا)
کی جیسی صحابہ کے لیے تھی ویسی ہی اب بھی حال والوں اور
صاحب دلی کی راہ کو دوستوں کے لیے ہے (یہ اللہ کا فضل
ہے جسپر چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ سب بزرگ پیرون کے
درجے قرار دیتے اور فرماتے کہ فلان فقیر یہانتک
پہونچا فلان یہان تک اور فلان کا یہ درجہ تھا اور فلان
اسی درجہ پر پہونچا کیا خوب کمال اور کیا خوب
جمال کہ اب تک کوئی فقیر اس بلند مرتبہ کا اور صاحب
تصرف نہیں ہوا ہے (یہ اللہ کا فضل ہے)

مذکور بر زمین زد و شد تا شکست ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند کہ از پھکھونا
پنڈدہ رسیدم ہیچ مسلمانی ملاقات نشد الا کہ در اودہ
یک بچہ نیم مسلمانے دیدم و این اشارت بر شیخ جمال
گوجری رحمۃ اللہ علیہ کردند و میفرمودند کہ منصور بچہ بود طاقت نیاورد
و اسرار بیرون نمود بعضے مرد اندکہ دریا ہا نوش
میکنند و آروغ نمیزنند و میفرمودند کہ نظامی بچہ بود
کہ این بیت گفت ۔

بیت

صحبت نیکان زجہان دور گشت
خان عسل خانۂ زنبور گشت

اما صحبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
چنانچہ صحابہ را بود ہمچنین حالا ہم صاحبان حال را
و محبان راہ ذوالجلال را ہست ذٰلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم مقامات ہمہ پیران
بزرگ را متعین میکردند و میفرمودند کہ فلان درویش
تا اینجا رسید و فلان تا اینجا و فلان را این مقام
بود و فلان برین منزل رسید زہے کمال و زہے جمال
کہ تا غایت ہیچ درویش بدین علو مرتبہ
و صاحب تصرف نشد ۱۵ سست ذٰلک فضل

جسپر چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالمؒ ایک دیوار
پر بیٹھے تھے اور اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمالؒ
گوجری کا اس کوچہ میں گذر ہوا فرمایا کہ یہاں ولی کی
بو آتی ہے کھڑے ہو گئے کسی نے کہا یہاں حضرت
شیخ العالمؒ شیخ احمد عبدالحق رہتے ہیں شیخ جمال الدین
گوجری حضرت شیخ العالمؒ کے پاس گئے حضرت
شیخ العالمؒ اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمال الدین
گوجری نے کہا حضرت مخدومؒ یہ دیوار جنبش کرے
اور چلے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کیا عجب ہے
دیکھیا دشوار ہے بعد اسکے حضرت شیخ العالمؒ نے
جسطرح گھوڑے کو چلاتے ہیں دیوار کو چلایا فوراً
دیوار نے جنبش کی اور چل نکلی بعد اسکے حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا بابا جمالؒ اس گھوڑیا کو چلاؤ تم
شیخ جمالؒ نے گھوڑیا کو چلایا گھوڑی پیچھے ہی ہٹتی تھی
آگے نہ بڑھتی اور نہ چلتی شیخ جمالؒ پر دہشت چھا گئی
کسی قسم سے سامنا پڑا لیکن باطن کی نظر سے حضرت
شیخ العالمؒ نے انکو امان دے رکھی تھی ورنہ معاملہ
خطرہ سے خالی نہ تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز بیٹھے تھے
بہرام سامنے کھڑے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا

یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالمؒ دیوارے
بر سر آوردہ بودند و بالائے آن دیوار سوار بودند
شیخ جمال گوجریؒ را در آن کوچہ گذر افتاد فرمودند
کہ اینجا بوئے ولی می آید استادہ شدند کسے گفت
کہ اینجا حضرت شیخ العالمؒ شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
روحہ میباشند شیخ جمال الدین گوجری بہ شیخ العالمؒ
رفتند حضرت شیخ العالمؒ بالائے آن دیوار سوار
بودند شیخ جمال الدین گوجری گفتند حضرت مخدومؒ
این دیوار بجنبد و روان شود حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند چہ عجب چہ دشوار است آنگاہ حضرت
شیخ العالمؒ چنانچہ مرکب را میجنبانند ہمچنان دیوار را
جنبانیدند در حال دیوار بجنبید و روان شد بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند بابا جمالؒ این مادیان
بجنبانید ہر چند کہ شیخ جمالؒ دیبالی راند پس میگشت
و پیش نمیرفت و روان نمیشد شیخ جمال را
دہشت گرفت کہ بکدام شیر دیدہ افتاد فاما بنظر
باطن حضرت شیخ العالمؒ امان داد و بودند ورنہ خطرہ
نبودہ است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ العزیز
نشستہ بودند بہرام پیش ایستادہ بود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند

اے بہرام مجھ سے مانگ جو چاہتا ہو کیونکہ مجھکو صاحب
جلال کی درگاہ مین کامل درجہ کی ولایت حاصل ہے
بہرام کہتے ہین مین نے کچھ نہین کہا اور خاموش رہا پھر
حکم ہوا اسے بہرام مانگ جو چاہے جب تک کہ کوئی
نہین آیا ہے بہرام کہتے ہین مین پھر خاموش رہا پھر
حکم ہوا اسے بہرام جو چاہے مانگ کہ مجکو دوجہانکی
ولایت حاصل ہے جب تک کہ کوئی نہین آیا ہے
مانگ بہرام نے نقل کی کہ تین مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر نے فرمایا مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مانگتا ہون اگر باذن پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہے
بہرام کہتے ہین مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مین گھوڑا نہین مانگتا روپیہ نہین مانگتا اور دنیا
مطلب نہین رکھتا آخرت کی طرف توجہ نہین کرتا
مجکو اصلی مقصد عنایت فرمایئے اور اللہ کے
سوا کا خیال دور کیجیے اور خدا تک پہونچایئے
اور جسکا وعدہ کل کا ہے آج ہی دلوا دیجیے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بہرام تونے وہ
چیز مانگی جو دے نہین سکتے کہ ہر کسی کا مرتبہ نہین ہے
اور کوئی نہ دے سکیگا مین نے یہ حکایت خود
بہرام کی زبانی سنی ہے اور انکو اسی برس کا
بوڑھا دیکھا ہے وہ کہتے تھے اور افسوس کرتے تھے

بہرام بخواہ از من آنچہ خواہی کہ مرا در حضرت ذوالجلال
ولایت بر کمالست بہرام مذکور میگوید کہ من ہیچ
نگفتم و ساکت ماندم باز فرمان شد اے بہرام بخواہ
آنچہ میخواہی تا وقتیکہ کسے نیامدہ است باز او میگوید
کہ من ہمچنان ساکت ماندم باز فرمان شد کہ اے
بہرام بخواہ آنچہ میخواہی کہ مرا در دو جہان ولایت است
تا وقتیکہ کسے نیامدہ است بخواہ بہرام گفت کہ سہ
کرت پیر دستگیر فرمودند من عرض کردم کہ اے پیر
دستگیر سوالم اگر بیابم باز فرمان شد بطلب چہ مطلبی
بہرام میگوید کہ عرض کردم کہ اے پیر دستگیر اسپ
نمی طلبم و زر نمیخواہم و دنیا مطلوب ندارم و
با آخرت سر فرود نمی آرم مرا مطلوب حقیقی بسپار
و از غیر ما سوی اللہ بر دار و بخدا برسان
و آنچہ وعدہ فردا است نقد وقت من گردان
حضرت شیخ العالم فرمودند اے بہرام تو چیزے
خواستی نتوان داد کہ در خور ہر کسے نیست
و کسے نتواند داد و من این حکایت از زبان
بہرام مذکور شنیدہ ام و او را پیر
ہشتاد سالہ دیدہ ام و او میگفت و تاسف میکرد
لہ ولہ سر فرزندی آدم الاسر ... فرود آورد معلق ... اما

کہ ... چیز کی طرف توجہ اور ... انکی ... زمانہ

اور حسرت کھاتے تھے کہ اگر یہ تمام زمانہ کا نصیب
در مردود نکلا اسوقت ہاتھ پکڑنے والے پیر سے
اب لیتا خواہ دنیا سے خواہ آخرت سے تو ہو فرصت
یہ تنگی کا زمانہ فراغت سے گذارتا اور پوری امید اور
بڑی پناہ ہاتھ آتی اور مقصد حاصل کر لیتا۔

نقل ہے کہ ایک روز برہان روبرو شیخ العالم
کے کھڑے تھے فرمایا اے برہان دنیا لوگے شیخ برہان نے
کہا دنیا کی چیز میرے کام نہ آئیگی پھر حضرت شیخ العالم
نے فرمایا علم لوگے شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہم بوڑھے ہوئے کب پڑھونگا حضرت شیخ العالم نے
فرمایا یہ نہیں بغیر پڑھے اور بغیر محنت کیے ابھی کھڑے
کھڑے پڑھ لو شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر علم میرے کام نہ آئیگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا
دین لوگے شیخ برہان نے عرض کیا یہ بھی میرے کچھ کام نہ آئیگا
مجکو اللہ کا جمال چاہیے کیونکہ میرا دل بغیر اللہ کے
نہیں شگفتہ ہوگا حضرت شیخ العالم نے سکوت فرمایا
اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

نقل ہے کہ تغلق جو کہ اُنکے باپ فیروز شاہ کے
غلاموں میں سے تھے حضرت شیخ العالم کی خدمت میں بار کرتے
اور ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا لاتے حضرت شیخ العالم
انکا کھانا خرچ فرماتے اور کچھ نہ پوچھتے کہ تم کون ہو

و حسرت میخوردند که اگر این محروم روزگار و مردود
نابکار آنوقت از پیر دستگیر چیزے اختیار میکردی از
از دنیا خواه از آخرت تا امروز این روزگار
مضیق به الوسع میگذرانیدے و رجائے تمام
و پناه عظام بدست می آوردی و مقصود حاصل کردی

نقل است که روزے شیخ برهان
پیش حضرت شیخ العالم استاده بودند حضرت
شیخ العالم فرمودند برهان دنیا خواهی
گرفت برهان گفت چیز دنیا بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند علم خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر پیر شدیم علم کی
توانیم خواند حضرت شیخ العالم فرمودند همچنین
بے خواندن و بے رنج کشیدن اینک ایستاده بجان
شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر علم بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند دین خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت این هیچ بکار نیاید مارا جمال الله
میباید که دلم جز بشاهد حق نکشاید حضرت
شیخ العالم ساکت شدند و در کار خود مشغول گشتند

نقل است که تغلق پدر تغلق از بندگان فیروز شاه بود بخدمت
حضرت شیخ العالم می آمد و مدام طعام صبح و شام می آورد حضرت
شیخ العالم طعام او خرج میفرمودند و هیچ نمی پرسیدند که تو کیستی

اور کہاں کی ہو کس لیے آتے ہو جب حجرہ صنبہ گذر چکے
مخلصؒ سنے اپنے جی میں کہا اے مخلصؒ تیرے تیرہ مہینہ اس
فقیر کی خدمت کی کبھی تجھ سے نہ پوچھا کہ تو کون ہے کیا
مقصد رکھتا ہے اگر میں اتنی مدت ایک پتھر کی خدمت کرتا
تو مقصد حاصل ہو جاتا اور یہ کہتے ہوئے اپنے گھر
واپس آئے حضرت شیخ العالمؒ بھی انکے پیچھے پیچھے انکے
دروازہ پر پہونچے اور دستک دی مخلصؒ کی لونڈی
باہر آئی حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا جا کہہ کہ اعتقاد والا
پھر آیا ہے لونڈی گئی مخلصؒ نے پوچھا کون ہے لونڈی نے
کہا وہ فقیر ہیں جنکے پاس تم ہر روز جاتے تھے مخلصؒ
فوراً دوڑے اور قدمبوس ہوئے حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا تو نے آج میرا گلہ کیا مخلصؒ نے کچھ جواب نہ دیا
اور فوراً حضرت شیخ العالمؒ کو اپنے گھر میں لیگئے اور کھانا
سامنے رکھا کھانا کھانے کے بعد حضرت شیخ العالمؒ روانہ
ہو گئے اور اپنی خانقاہ میں آئے مخلصؒ بھی ہمراہ آئے
اور باہم بیٹھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کوئی اولاد
بھی رکھتے ہو مخلصؒ نے عرض کیا ہاں ایک بیٹا ایک بیٹی ہے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا اے مخلصؒ جا جب تک انکی
شادی نہ کروا اور مجھکا نہ لگا تو میرے پاس نہ آ
مخلصؒ نے عرض کیا بہت خوب اور زمین بوس ہو کر
واپس آئے اور شادیوں کی فکر میں گئے اور چند روز گذر گئے

و از کجا آئی و بچہ کار می آئی چون مدت سیزدہ ماہ برآمد مخلصؒ
در خاطر خود کرد و گفت اے مخلصؒ سیزدہ ماہ خدمت این فقیر کردی
ہیچ ترا نپرسید کہ کیستی و بچہ مطلوب داری اگر چندین مدت
خدمت سنگے میکردی مقصود حاصل می آوردی
و باز گشت در خانہ رفت حضرت شیخ العالمؒ عقب
او بر در او رفتند و دستک زدند کنیزک او
فی الحال بیرون آمد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
برو بگو کہ اعتقاد بر در ایستادہ است کنیزک رفت
مخلصؒ پرسید کہ کیست گفت آن درویش کہ شما نزد اش
بر وے می رفتید مخلصؒ در حال بدوید و پابوس کرد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند تو
امروز از ما گلہ مند شدی او ہیچ نگفت و شتابان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ را در درون خانہ
خود برد و طعام پیش آورد و بعد از خوردن طعام
حضرت شیخ العالمؒ روان شدند و در خانقاہ
آمدند مخلصؒ ہمراہ شیخ العالمؒ آمد بیکدیگر نشستند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند از فرزندان ہم چیزے داری مخلصؒ عرض
کرد آرے یک پسر و یک دختر دارم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے مخلصؒ برو مادام کہ ایشان را کدخدا نکنی در جائیگاہ ما مگرد
بر من نیائی مخلصؒ اعتراف کرد و رخصت شدہ در خانہ باز گشت
و در خیال جاگیر کردن فرزندان شد میان چند روز

دونوں کی شادی کر کے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں
جا کر زمین بوس ہوئے اور کھڑے ہو کر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر میں نے دونوں فرزندوں کا
نکاح کر دیا اور شادیاں کر دیں حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا قریب آؤ مخلصؒ دوڑ گئے اور بیٹھے حضرت
شیخ العالمؒ نے اپنے سامنے ایک گڑھا زمین میں کھود کر
اسمیں پانی ڈالا اور اس پانی میں چھوٹی کنکریاں ڈالیں
اور فرمایا اے مخلصؒ یہ کنکریاں اس پانی سے نکال
ڈالو مخلصؒ نے کنکریاں نکالکر حضرت شیخ کے روبرو
رکھدیں حضرتؒ نے تھوڑی مٹی اس پانی میں ڈالکر فرمایا
اے مخلص جسطرح کنکریاں نکال لی تھیں یہ بھی نکال لو
مخلصؒ نے پانی میں ہاتھ ڈالا جب کچھ ہاتھ نہ آیا عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھے کچھ نہیں ملتا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا اے مخلصؒ اگر تو چاہتا ہے کہ معبود کی
درگاہ میں معشوق کی طلب کے لیے مقصود کے سمندر
میں جا پہنچے تو اسی مٹی جیسا ہو جا کہ اپنا نام و نشان
گم کر دے اور اپنی ہستی سے علیحدہ اور اللہ کی ذات
میں فانی اور اسکے بقا میں باقی ہو جا کیونکہ یہ کام مخلصوں
کا کام ہے نہ کہ مفلسوں کا (ادھر جنگی لوگ اور میں اور
قصہ اور سیر کے لوگ اور میں) بہرحال چونکہ مخلصؒ
ازل کے خالص تھے اور ابد کی خصوصیت رکھتے تھے

ہر دو را کار خیر کردہ وا او بحضرت شیخ العالمؒ
آمدہ سر بر زمین نہاد و استادہ شدہ عرض کرد
اے پیر دستگیر ہر دو فرزندان را جا گیر نمودیم
و تزویج کردہ دادیم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
نزدیک بیا او دویدہ آمد و نشست حضرت
شیخ العالمؒ پیش خود گوی در زمین کاوید و آب
درو انداختند و درمیان آب گوک مذکور سنگریزہ
خرد انداختند و فرمودند ای مخلصؒ این سنگریزہ
ازین آب بیرون آر مخلصؒ آن سنگریزہ مذکور را آورد
کشیدہ پیش حضرت شیخ العالمؒ نہاد حضرت
شیخ العالمؒ مدرے گل درو انداختند و فرمودند
اے مخلصؒ چنانچہ او را کشیدی این را نیز بکش مخلص
دست در آن آب انداخت ہیچ نیافت عرض
کرد اے پیر دستگیر ہیچ نیافتم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے مخلصؒ اگر میخواہی کہ در حضرت معبود بطلب
مطلوب در دریاے مقصود برسی ہمچنین شوی
کہ نام و نشان خود گم کنی و از ہستی خود بیخبری و ہستی
حق شوی و ببقاے حق باقی گردی کہ اینکار بیاور در
خانقاہ من بیاش و الا برو کہ این کار نہ مرد آن نشست
نہ کار مخنثان الحرب جال والقصعۃ والسرید سبال
بہرحال چون مخلصؒ خالص ازل بود و خصوصیت ابد داشت

پورے اخلاص کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور پیروی کی کمر مضبوط باندھی اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے ایک ولی ہوئے یہاں تک کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مخلصؒ اللہ تعالیٰ کے ولیوں میں سے ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی خانقاہ میں بیٹھے تھے مخلص سامنے کھڑے تھے کہ میاں اللہ دود دیوانہ اس گلی میں آئے اور حضرت شیخ العالم کی دیوار کے نیچے سے ہوکر گذرے اور چند قدم چلکر حضرت کی طرف متوجہ ہوکر کچھ دیر کھڑے رہے بعد اسکے چلے گئے مخلص نے حضرت شیخ العالم سے عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اللہ دود دیوانہ دیر تک سامنے کھڑے رہے اور ہاتھ پکڑنے والے پیر نے کچھ نفرمایا کہ بیٹھو یا جاؤ بہرام مخلص کے فرزند بھی یہاں حاضر تھے یہ کہتے ہیں ہم کو تعجب ہوگیا اور اپنے جی میں کہا کہ یہاں اللہ دود دیوانہ کہاں ہیں بعد اسکے جب ہم خانقاہ کے باہر نکلے کہ تحقیق ہوا کہ اللہ دود دیوانہ اس گلی میں آئے تھے اور کچھ دیر حضرت شیخ العالمؒ کی طرف متوجہ ہوکر رستہ میں کھڑے رہے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز مخلص حضرت شیخ العالم کے سامنے آئے اور عرض کیا کہ اے پیر میرا لباس پرانا ہوگیا ہے میں چاہتا ہوں کہ نیا لباس پہنوں اگر

باخلاص تمام بایستاد و کمر متابعت مستحکم بست و ولیے از اولیاء خدائے تعالیٰ گشت تا حضرت شیخ العالمؒ فرمودند کہ مخلصؒ ولیے از اولیاے خدا تعالیٰ است۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ بودند مخلص پیش استادہ بود میاں اللہ دود دیوانہ در آن کوچہ گذر کرد و زیر دیوار حضرت شیخ العالمؒ بگذشت مقدارے راہ رفت و طرف حضرت شیخ العالم متوجہ شد و دیرے استادہ بود بعدہ روان شد مخلص بحضرت شیخ العالم عرض کرد کہ اے پیر دستگیر اللہ دود دیوانہ دیرے پیش استادہ بود پیر دستگیر ہیچ نفرمودند کہ بنشین یا برو بہرام پسر مخلص ہم در اینجا حاضر بود میگوید کہ ما متعجب شدیم و در خود گفتیم کہ اینجا اللہ دود دیوانہ کجا ست بعدہ چون بیرون خانقاہ رفتیم تحقیق شد کہ اللہ دود دیوانہ درین کوچہ گذر کرد و دیرے جانب حضرت شیخ العالم متوجہ شدہ در راہ استادہ بود۔

نقل است کہ روزے مخلص پیش حضرت شیخ العالم آمد و عرض کرد کہ اے پیر جامہ من کہنہ شدہ است میخواہم کہ جامہ نو بپوشم و

اس دنیا سے سفر کرون حضرت شیخ العالم نے فرمایا
تھوڑے دنون توقف کرو ہم تم ایک ساتھ جائینگے
پھر دوسرے روز جاکر یہی عرض کیا وہی جواب حضرت نے دیا
جواب دیا پھر تیسرے روز عرض کیا وہی جواب
آخر مخلص نے اپنے فرزندون کو بلوا کر وصیت کی
کہ اے لڑکو میرا یہ آخر وقت ہے مین دنیا سے سفر کیا
چاہتا ہون ایسا نہو کہ تم میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر کو میرے مرنے کی خبر کرو بلکہ مجھکو لیجا کر دفن کر دیجیو
کیونکہ میرا ہاتھ پکڑنے والا پیر ایسا شخص ہے جسکے
کمال اور جمال کی انتہا نہین وہ انتہا درجہ کا غلبہ والا
اور حد کا جذبہ والا ہے ایسا کہ ہر جسکا حکم دونون
جہان مین جاری ہے کوئی اسکا مرتبہ نہین جانتا یہی
ہے مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مجھکو مرتے ہی جلد لیجا کر زمین
مین دفن کر دیجیو کیونکہ اگر میرے پیر کی درگاہ مین
خبر کر دوگے تو میرے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھکو جانے
نہ دینگے بہرام کہتے ہین مین نے جی مین کہا کہ یہ خدائی کا
دعوی کرتے مین دیکھون جو تیرے باپ [illegible] نہین
غرض مخلص وصیت کرکے چارپائی پر لیٹے اور آہستہ آہستہ
چادر تانی یہانتک کہ تمام جسم چادر مین چھپا لیا اور انکی
روح کی چڑیا اسی بدن کے پنجرہ سے [illegible]
شیانے [illegible] ہوئی [illegible] فانی گھر سے باقی گھر مین پہونچی

ازین جهان سفر کنم حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز
توقف کن ما و تو یکبارگی خواهیم رفت باز دوم
روز رفت و عرض کرد باز همچنین جواب فرمودند
باز سوم روز رفت همین جواب فرمودند
مخلص بر فرزندان خود وصیت کرد و گفت
که ای فرزندان من این وقت من آخر است
میخواهم که ازین جهان سفر کنم نباید که شما پیر دستگیر
مرا از موت من خبر کنید و باید که در حال مرا ببرند
و دفن کنند که پیر دستگیر من شخصی است که کمال او را
نهایت نیست و جمال او را نهایت نیست
نهایت غالب اصلیت نهایت جاذب و مالکیت
که در هر دو جهان فرمان او نافذ است کسی قدر او نمیداند
تحقیقا سوم شما را خبر میکنم که مرا بعد از موت من
فی الحال ببرید و در زیر زمین بسپارید که چون حضرت
پیر را خبر خواهید کرد پیر دستگیر من مرا رفتن نخواهند
داد بهرام میگوید ما در خاطر کردیم که ایشان مگر دعوی
خدائی میکنند ببینم که تا نعشی که پدرم میگوید [illegible]
یا نه القرض مخلص بعد از فراغ وصیت بر چارپائی دراز شد
و چادر آهسته آهسته کشید تا خود را تمام پوشید مرغ جان اش
از قفس قالب خاکی اش بپرید و دنیا را آخرت
بر [illegible] دار [illegible] را بگذاشت و به دار بقا پیوست

ہم لوگ متعجب اور حیران رہ گئے کہ کیسے جوانمرد لوگ ہیں
اور اپنے پروردگار کی درگاہ سے کیسا معاملہ رکھتے
ہیں بہرام کہتے ہیں حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ میں بیٹھے
تھے کہ میں نے جاکر خبر دی کہ پیر ہاتھ پکڑنے والے
میرے باپ مخلص نے دنیا سے سفر کیا حضرت شیخ العالم
نے اٹھکر کفش پہنی اور مخلص کے پاس آگئے اور اسکے
سر کے پاس بیٹھکر بلند آواز سے فرمایا اے مخلص اے مخلص
اے مخلص اور اسقدر بلند آواز سے فرمایا کہ بعض اور
لوگوں نے بھی سنا اور اکٹھے ہوگئے اور ماجرا دیکھا حضرت
شیخ العالم کے گھر والے بھی دوڑ آئے اور فرمایا آپ کیا
کرتے ہیں مخلوق ندا کریگی کہ شیخ احمد عبدالحق مردوں
کو زندہ کرتے ہیں اور آخرکار فتنہ برپا ہوگا الغرض حضرت
شیخ العالم نے قریب چالیس پچاس مرتبہ کے اسکا نام
مخلص مخلص مخلص فرمایا اور سے آخرت کے عالم سے دنیا میں
بلا لیا یہانتک کہ فوراً اٹھکر حضرت شیخ العالم کے قدم
پکڑ لیے اور اپنا سینہ پیٹتے اور کچھ کلام نہ کرتے تھے جب
حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ میں واپس آئے تو مخلص نے
یہ کہنا شروع کیا کہ اے میرے فرزندو آخر تمنے میرے
پیر کو خبر کر دی اور میرا حیات پر عمل نہ کیا ... بہرام
اب میرے پیر کی ... میں جاکر عرض کرو کہ ...
مجکو ... حضرت کی اجازت ...

ما در تعجب شدیم و حیران ماندیم در ہمت این چه مردانند
و چه کار و بار در حضرت پروردگار خود دارند بہرام
میگوید که حضرت شیخ العالم در خانقاه خود نشسته
بودند من رفتم و خبر کردم که اے پیر و دستگیر پدرم
مخلص از جہان سفر کرد و رحلت نمود حضرت
شیخ العالم برخاستند و کفش در پا کرده نزد مخلص
آمدند و بالای سر وی نشستند و بگوش او بآواز
بلند فرمودند که اے مخلص اے مخلص اے مخلص بحدی
که بعضی خلق نیز بشنیدند و حاضر آمدند و معاینه
کردند و اہل بیت حضرت شیخ العالم دویده آمدند
و فرمودند که شما این چه میکنید خلق ندا خواهد گفت
که شیخ احمد عبدالحق مردگان را زنده میکند و آخر
فتنه خواهد خواست الغرض حضرت شیخ العالم
نزدیک چهل و پنجاه کرت بآواز بلند بگوش او
مخلص مخلص مخلص فرمودند و او را از آن عالم درین
عالم آوردند تا او در حال برخاست و دست در پای حضرت شیخ العالم
نهاد و بر سینه خود دست میزد و هیچ سخن نمی گفت حضرت شیخ العالم
بازگشتند و در خانقاه خود آمدند بعده مخلص آغاز کرد
اے فرزندان من گر شما پیر مرا خبر کردید و ...
من عمل ... بہرام ...
... بلطف ...

کہتے ہیں کہ میں ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمت میں گیا
اور جو کچھ باپ نے عرض کرایا تھا عرض کیا فرمایا اے
بہرام جا اُسسے کہدے کہ چند روز صبر کرو میں اور تم ایکساتھ
سفر کرینگے بہرام کہتے ہیں میں نے باپ سے آکر کہا کہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر فرماتے ہیں ای مخلص چند روز ٹھہرو ہم تمہارے ساتھ سفر
کرینگے مخلص نے کہا ای بہرام پھر جا اور میرے پیر سے
عرض کر مخلص کہتا ہے میں نہیں رہ سکتا مجھمیں طاقت
نہیں میری مدت پوری ہو چکی مجھکو اجازت ملے کہ سفر
کروں اور عالم آخرت کو جاؤں بہرام واپس گئے اور جو کچھ
باپ نے کہا تھا حضرت شیخ العالم سے عرض کیا پھر حکم ہوا کہ بہرام
جاؤ مخلص سے کہو کہاں جاؤگے مجھکو بتاؤ تا کہ میں بھی وہاں
آؤں بہرام پھر اپنے باپ پاس آئے اور جو کچھ حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تھا کہا مخلص نے کہا ای بہرام پھر جا اور میرے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کی خدمت میں عرض کر کہ مخلص کہتا ہے کہ ہاتھ پکڑنیوالے پیر خوب جانتے ہیں کہ آنا جانا
کسی کا نہیں ہے صرف ایک مقام سے دوسرے مقام میں نقل کرنا ہے اور
ظاہر جگہ سے ایک پردہ میں اور ایک پردہ سے ظاہر مقام میں آنا ہے
ایک لباس کو دوسرے لباس میں اور پوشیدے سے ظاہر میں
اور رنگ سے بیرنگ اسلئے میں اب مجھکو طاقت نہیں رہی ہے
مجھکو حکم ہو تا کہ اس جہان سے چلا جاؤں اور اُس جہان میں
پہونچوں حکم ہوا ای بہرام جاؤ اپنے باپ سے کہو کہ تم کوئی
حاجت بھی رکھتے ہو تا کہ وہ حاجت پوری کردوں

بگو میکہ من پیش پیر دستگیر رفتم و چنانچہ پدرم گفتہ
بود ہمچنان عرض کردم فرمان شد ای بہرام برو
او را بگو کہ چند روز قرار گیر ما و تو یکجا سفر خواہیم
کرد بہرام میگوید کہ من آمدم بہ پدرم و گفتم کہ پیر
دستگیر میفرمایند ای مخلص چند روز قرار گیر ما و تو
یکجا سفر خواہیم کرد باز مخلص گفت ای بہرام باز
برو بہ پیرم عرض کن کہ مخلص میگوید ماندن
نمیتوانم و طاقت نمی آرم مدت من بتمام رسید
مرا فرمان شود تا سفر کنم و با آخرت روم بہرام
باز رفت چنانچہ پدرش گفتہ بود در حضرت شیخ العالم
عرض کرد باز فرمان شد ای بہرام برو بہ مخلص
بگو کہ کجا خواہی رفت مرا خبر کن تا ما نیز آنجا
بیائیم بہرام باز بہ مخلص پدر خود آمد و آنچہ
حضرت شیخ العالم فرمودہ بودند بگفت مخلص
آغاز کرد ای بہرام باز برو در حضرت پیر دستگیر
من عرض کن کہ مخلص میگوید پیر دستگیر من بہتر میدانند
آمدن و رفتن را جائے نیست مگر انتقال از مقامی
بمقامی و از عیانے بنہانے و از نہانے بعیانے و از
جامۂ بجامۂ و از رنگے بیرنگے و از بیرنگی اکنون مرا
طاقت نماندہ است مرا فرمان شود تا ازین جہان بگذرم بہ جہان
برسم فرمان شد ای بہرام برو بہ پدر خود بگو چیزی حاجت ہم داری تا رسانم

بہرام واپس آئے اور حضرت شیخ العالم کا فرمایا ہوا مخلص سے
کہا مخلص نے کہا اے بہرام عرض کرو کہ مجھکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کی بدولت
دونوں جہان میں کسی چیز کی حاجت نہیں رہی ہے اور ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کے لطف نے میری مرادیں میری بغل میں بٹھادی
ہیں فقط یہی حاجت ہے کہ مجھکو حکم ہو جائے تاکہ اس جہان سے
نکلوں اور اس جہان میں پہونچوں بہرام نے پھر اپنے باپ کا
پیام حضرت شیخ العالم کے حضور میں عرض کیا حکم ہوا اے بہرام
اپنے باپ سے کہو اگر تمکو جلدی ہے اور تمہارا مقصد یہی ہے کہ
تو جہان تمہارا مقام ہو جاؤ اور جس فائدہ کے مقام میں کہ تمھارے کی
راے ہے پہونچو بہرام نے حضرت شیخ العالم کا فرمایا
ہوا اپنے باپ سے کہا مخلص نے پھر اسی طرح چارپائی پر لیٹکر
چادر تان لی اور انکی روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے
اڑی اور میدان میں (سچائی کے نشستگاہ میں اقتدار والے
بادشاہ کے پاس) کے پہونچ گئے اور دوست نے دوست کے
ساتھ آرام پایا اور اس جہان سے گذر گئے اور اس جہان میں
داخل ہوئے اور کہا کہ کیا اچھا ہے یہ امر کہ اس کے موافق بنیاد
ہے دوست کے پاس دوست پہونچ جائے یار کے پاس یار
مخلص کی وفات کے بعد انکے فرزند انکا خرقہ حضرت شیخ العالم
کی خدمت میں لائے جو خرقہ انکو انکے ہاتھ پکڑنیوالے پیر نے
عنایت فرمایا تھا حکم ہوا کہ یہ خرقہ انہیں کے لائق ہے
انکے ساتھ دفن کردو چنانچہ انکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کے موافق امر

بہرام باز آمد فرمودۂ حضرت شیخ العالم مخلص را
گفت مخلص گفت ای بہرام عرض کن کہ مرا از دولت
پیر دستگیر در ہر دو جہان بچیزے حاجت نماندہ است
و لطف پیر دستگیر ہمہ مرادہاے مرا در بر نشاندہ است
ہمین حاجت کہ مرا فرمان شود تا ازین عالم بدر آیم
و بآن جہان برسم باز بہرام گفتۂ پدر خود بحضرت شیخ العالم
عرض کرد فرمان شد اے بہرام پدر خود را بگو کہ اگر شتاب
ہستی و مطلب تو ہمین است پس برو آنجا کہ جاے
تست و بگذر بر ماندۂ فائدہ کہ راے تست بہرام
با پدر خود فرمودۂ حضرت شیخ العالم گفت مخلص باز
ہمچنان بالاے چارپای غلطیدہ چادر بر سر کشید مرغ
روحش از قفس قالب خاکی بپرید و در فضای مقعد صدق
عند ملیک مقتدر رسید و دوست بدوست آرمید ازین جہان
درگذشت و بران جہان پیوست چنانچہ گفت بیت

چہ خوشتر آنکہ درین دور ناہموار[۱]
دوست برد و رسد یار بیار

بعد از وفات مخلص پسرانش خرقۂ او پیش حضرت
شیخ العالم آوردند و آن خرقہ مذکور از حضرت پیر دستگیر
خود عطا یافتہ بود فرمان شد کہ این خرقہ لائق اوست
برابر او دفن کنند بعدہ بحکم فرمان پیر دستگیر

۱؎ قولہ چہ خوشتر الخ یہ شعر مطابق اصل ہے ۱۲

خرقہ کو انکے ساتھ دفن کر دیا اور آخرت کو
سونپ دیا (یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے)

نقل ہے کہ شہر قنوج میں ایک دیوانہ تھے جو کلام نہ کرتے حضرت
شیخ العالم نے میان خدا کو قوال قنوج کے ہاتھ اُن دیوانہ
کے لیے ایک تحریر دی میان خدا نے حضرت شیخ العالم کے حضور
میں عرض کیا کہ اے مخدوم وہ دیوانہ کسی سے بات نہیں کرتے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تمکو کیا پڑی ہے وہ ایک پختہ کار
شخص ہیں میرا خط لیجاؤ غرض میان خدا روانہ ہو کر قنوج
میں اپنے گھر سو گئے اور چند کوزے مصری کے اپنے پاس سے
لائے تاکہ اُن کوزوں کے ساتھ وہ خط دیوانہ کے پاس
لیجائیں اتفاق سے وہ خط دینا بھول گئے جیسے تازہ پیش کیا
دیوانہ نے کوزے قبول کیے اور اشارہ سے حضرت شیخ العالم
کا خط مانگتے تھے میان خدا کو خط یاد آگیا اور دیوانہ کے ہاتھ
میں دیا دیوانہ نے حضرت شیخ العالم کا خط بڑی تعظیم سے لیا
اور کئی بار پھولوں کی مانند سونگھا اور آنکھوں پر رکھا اور خوش ہوئے

نقل ہے کہ شیخوں کے شیخ شیخ بدر الدین جو شیخ
نصیر الدین حکیم کے خلیفہ تھے حضرت شیخ العالم کے والد شیخ
داود سے صحبت رکھتے اور شیخ داود مرید اور اجازت
یافتہ بزرگوں کے بزرگ قطبوں کے قطب مخدوم شیخ
نصیر الدین محمود کے تھے یہ شیخ داود اور شیخ بدر الدین

خرقہ را با او دفن کردند و بآخرت سپردند ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم

نقل است کہ در قنوج دیوانہ بود و سخن نمی‌گفت حضرت
شیخ العالم بدست میان خدا کو قوال قنوج برای آن دیوانہ
کتابت دادند میان خدا مذکور بحضرت شیخ العالم عرض
کرد ای مخدوم آن دیوانہ با کسی سخن نمی‌گوید حضرت شیخ العالم
فرمودند ترا چہ افتادہ است او مرد محکم است این کتابت
من برو برسان بعدہ میان خدا روان شد بخانہ خود در قنوج
رسید چند نبات از آن خود آورد تا بآن نبات کتابت
پیش آن دیوانہ برد ناگاہ آن کتابت فراموش شدہ
نبات پیش آن دیوانہ نہاد دیوانہ نبات بر تاب
کرد و باشارت کتابت حضرت شیخ العالم طلبید میان
خدا را کتابت یاد آمد بدست آن دیوانہ داد دیوانہ
کتابت حضرت شیخ العالم بتعظیم تمام گرفت چند کرت
چون گل بوئید و بر تاب کرد و بخندید و بفرحت انجامید

نقل است کہ شیخ المشایخ شیخ بدر الدین کہ خلیفہ شیخ
نصیر الدین حکیم بود نسبت شیخ داود پدر حضرت شیخ العالم
صحبت داشتند و شیخ داود مرید و مجاز از شیخ
المشایخ قطب الاقطاب مخدوم شیخ نصیر الدین
محمود بودند با شیخ داود و شیخ بدر الدین

(جنکا سجادہ اور مقام پہلے بمقام برناوہ تھا اور اب مقام
سادھوری ہے) باہم کچھ قرابت تھی اور بایکدیگر بہت کچھ دوستی
اور محبت بھی رکھتے تھے شیخ داؤد اکثر اوقات انکے یہاں
رہا کرتے تھے الغرض جب بزرگون کے بزرگ شیخ بدرالدین
کی وفات کا وقت آیا اسوقت شیخ نصیر الدین شیخ بدرالدین
کے فرزند کم عمر تھے شیخ بدرالدین نے انکو خرقہ دیا اور اجازت
دی اور باطن کی نعمت اور حقیقی مقصد کے لیے حضرت شیخ
العالم کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک دست ہندوستان سے
آویگا جسکا نام شیخ احمد ہے باطن کی نعمت تمکو اسے ملیگی
یہ نصیحت کرکے دنیا سے کوچ فرمایا بعد اسکے شیخ نصیر الدین
اپنے باپ کی سجادہ پر بیٹھے اور علم تحصیل کیا بعد اسکے سلطان کے
ہنگامہ کے سبب سے رابری چلے گئے وہان ایک دانشمند
تھے نہایت بزرگ اور بڑا اونچا علم رکھتے تھے اور شیخ
نصیر الدین بھی دانشمند ہوچکے تھے مگر ان دانشمند کی
خدمت مین حاضر ہوکر فائدہ لیا کرتے الغرض ایک روز
حضرت شیخ العالم نے قصد کیا اور فرمایا کہ بے اختیار بستر باندھو
اور چلو دیکھین شیخ بدرالدین کا فرزند کیا کرتا ہے
اور کس کام مین مشغول ہے یہ فرما کر حضرت شیخ العالم روانہ
ہو گئے اور رابری مین شیخ نصیر الدین کے پاس پہونچکر
ملاقات کی اور باہم بیٹھے تھے بعد اسکے شیخ نصیر الدین نماز
پڑھنے مین مشغول ہوئے اور سبق شروع کیا حضرت شیخ العالم نے

کہ سجادہ و مقام ایشان . وا در مقام برناوہ بود و حالا
در مقام سادھوری ست توسل و قرابتے چیزے بود
و محبت و مودت تمام داشتند شیخ داود اکثر اوقات
آنجا میبودند الغرض چون شیخ المشائخ شیخ بدر الدین
را وقت سفر آخرت پیش آمد آن زمان شیخ نصیر الدین
پسر شیخ بدر الدین صغیر بود شیخ بدر الدین آنرا جامہ
دادند و اجازت کردند و از جہت نعمت باطنی و مقصود
حقیقی حوالت بحضرت شیخ العالم کردند و فرمودند کہ بعد
از ہندوستان خواہد رسید نام او شیخ احمد ست نعمت
باطنی تر النصیب او خواہد شد این نصیحت کردند و خود
از جہان رحلت فرمودند بعدہ شیخ نصیر الدین
بر سجادہ پدر خود نشستند و علم تحصیل کردند بعدہ بسبب غارت
سلطان در رابری رفتند و در آنجا دانشمند بود بسیار
بزرگ و علم بسیار داشت و شیخ نصیر الدین ہم دانشمند شدہ
بودند اما پیش آن دانشمند حاضر شدہ و فیض میگرفتند
الغرض روزی از روزہا حضرت شیخ العالم قصد
نا فرمودند کہ بی اختیار تکیہ میبندد و واز شیخ بیرم تا
فرزند شیخ بدرالدین چہ میکند و چہ کار مشغول ست حضرت شیخ العالم روانہ
شدند و در رابری بہ شیخ نصیر الدین رسیدند و ملاقات
کردند یکدیگر نشستند بعد شیخ نصیر الدین بخواندن کتب
مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم

فرمایا ای نصیر الدین تمھارے باپ شاید یہی پڑھتے تھے
اور اسی علم مین مشغول رہتے تھے شیخ نصیر الدین نے اپنے باپ
بزرگون کے بزرگ شیخ بدرالدین کی وصیت یاد کی اور شرمندہ
ہو کے کہا شاید یہی تقصیر ہون کہ میرے باپ نے وفات
کے وقت مجھکو انکا حوالہ دیا تھا بعد اسکے شیخ نصیر الدین نے
بہت کچھ تعظیم کی اور حضرت شیخ العالم کے سامنے نہایت
ادب سے بیٹھے اور بالکلیہ خاموشی اختیار کی اور ان دانشمند
نے حضرت شیخ العالم کی بات کو کم سمجھا اور تاب نہ رہی اور
مباحثہ شروع ہو گیا حضرت شیخ العالم نے ان دانشمند سے
حق تعالی کی پہچان کی کوئی بات پوچھی اور تیز نظر سے دیکھا
وہ دانشمند فوراً بیہوش ہو کر گر پڑے شیخ نصیر الدین کھڑے
ہو کر عرض کی کہ حضرت معاف کرین حضرت نے ایک پیالہ پانی
منگوا کر اسمین تھوک دیا اور دانشمند کو اسکے چھینٹے مارے
جب ہوش آیا تو گلے میں پگڑی ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدمون پر
گرا اور کہا اے شیخ آج جو کچھ مجھکو آپ سے معلوم ہوا ابھی مجھکو
اسکی آگاہی نہ تھی اور کسی کتاب مین یہ مضمون مین نہین دیکھا
اتنی عمر مین تحصیل علم اور پڑھانے مین خرچ کی لیکن اس
اصلی مقصود سے ذرہ برابر خبر نہوئی جس سے آج آپکی بدولت
مشرف ہوا جب دانشمند کا یہ حال ہوا اور حضرت کے
قدمون پر گرے تمام شہر مین شہرہ ہو گیا کہ ایسے بزرگ کامل
اور اللہ سے ملنے والے آئے ہین بعد اسکے حضرت شیخ العالم

فرمودند اے نصیر الدین پدر تو مگر ہمین میخواندست
و ہم بدین علم مشغول میبودی شیخ نصیر الدین سخن پدر
خود شیخ المشایخ بدرالدین یاد آورد و مرد منفعل شد و
گفتند شاید این جان مہر دلیش باشد که پدرم در وقت
رحلت مارا حوالت او کرده بود بعد شیخ نصیر الدین تعظیم
تمام کرده پیش حضرت شیخ العالم با ادب تمام نشستند
ولب فرو بسته ساکت شده بودند و سخن حضرت
شیخ العالم را آن دانشمند کم پسندید و طاقت نیاورد
مباحثه پیش شد حضرت شیخ العالم آن دانشمند را از معرفت
حق تعالی چیزے پرسیدند و بنظر تیز نگریستند آن دانشمند
در حال بیہوش گشته افتاد و از ہوش برفت نصیر الدین ایستاده شد
والتماس کرد که حضرت شیخ العالم عفو نمایند بعده حضرت شیخ [illegible]
آب طلبیده و تف زدند و بر آن دانشمند ترشح زدند چون ہوش آمد
دستار در گلو انداخته در پای شیخ العالم قدس سره افتاد و گفت ای شیخ
آنچه از شما مارا معلوم شد ہیچگاہی ازین خبر نداشتم و در ہیچ
کتابی این مقصود ندیده این عمر در تحصیل علم و در شغل
ستانی صرف کردیم ما را ذره ازین مقصود حقیقی را ه
نیافتیم که امروز بدولت شما مشرف شدیم چون آن
دانشمند را چنین حال شد و در پای حضرت
شیخ العالم افتاد شہره در تمام شہر افتاد که چنین شیخے
کامل و واصل حق رسیده است بعده شیخ العالم قدس سره

چارپائی مانگی اور شیخ نصیر الدین کی خانقاہ میں بچھوا اور تین
شبانہ روز برابر بیٹھے رہے اور دل کی نظر ظاہر پڑ رہی تھی
تھا اور شیخ بختیار تین شبانہ روز حضرت کی پائینتی بیٹھے رہے
تین ... بعد حضرت اٹھے اور سدا ہری کی تمام مخلوق حضرت
کیطرف متوجہ ہوئی اور قطب خان دیوان کا حاکم معتقد ہو گیا
اور مرید ہونا چاہا اسکو مرید ہونیکا ارادہ سنکر شیخ نصیر
کے گھر میں غم اور رنج پیدا ہو گیا شیخ بختیار رحمہ اللہ
نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ای ہاتھ پکڑنیوالی پیر شیخ
نصیر الدین کے گھر میں ماتم ہو رہا ہے یہ خبر سنکر کہ قطب خان حاکم
پکڑنیوالی پیر کا مرید ہوتا ہے کہ جب قطب خان حضرت
کا مرید ہو جائیگا تو ہمکو کون پوچھیگا اور اس مقام میں رہنا
کیونکر ہوگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بختیار شاید
یہ لوگ حریص ہیں الغرض قطب خان بعد نماز مغرب
مرید ہونیکو حضرت کی حضور میں حاضر ہوا اور ایک گھوڑا نذر
کو لایا حضرت نے فرمایا تو چور ہے میرے پاس اسوقت آیا ہے
قطب خان نے جواب نہیں دیا حضرت نے نذر کا گھوڑا رکھ لیا
اور فرمایا صبح آئیو اور بختیار سے فرمایا یہ گھوڑا اسیوقت بازار
لیجا کر جو کچھ اتنے ہی کو بیچ لاؤ اور درویشوں کو تقسیم کر دو
بختیار نے ویسا ہی کیا کہ بازار لیگئے اتفاقاً ایک سپاہی
جسکا مانند بازار میں سو رہا تھا جب بختیار نے کہا کوئی
گھوڑے کا خریدار ہے جو مول لے اس آواز کے ساتھ ہی

چارپائی طلبیدند و در خانقاه شیخ نصیر الدین گذاشتند
سه شبانه روز بالای چارپائی غلطیده ماندند و چشم
از دل نگاه نمی‌کشودند و شیخ بختیار پای حضرت
شیخ العالم گرفته سه شبانه روز نشسته بود بعد از سه
روز حضرت شیخ العالم قدس الله سره برخاستند و
خلق ساڈھوری همه توجه جانب شیخ العالم کردند و قطب خان
حاکم آن مقام معتقد شد و خواست تا ارادت آرد و ... شیخ
خبر ارادت قطب خان در خانه نصیر الدین غم و اندوه و شیون آمد
شیخ بختیار بحضرت شیخ العالم عرض کرد که ای پیر دستگیر
شیخ نصیر الدین ماتم می‌شود ... که قطب خان مرید می‌شود بر پیر دستگیر
شود و این ماتم در خانه شیخ نصیر الدین است که چون قطب خان مرید
حضرت شیخ العالم خواهد شد ما را که خواهد پرسید و ماندن اینجا
چگونه خواهد شد حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار ایشان دیگر
آزمند الغرض قطب خان بعد نماز شام برای مرید شدن
حضرت شیخ العالم آمد و یک اسپ نذر آورد حضرت شیخ العالم
فرمودند که دزد هستی که درین وقت آمده قطب خان
هیچ نگفت اسپ نذر حضرت نگاه داشتند و فرمودند که صباح بازآ
... و بختیار را فرمودند این اسپ درین وقت در بازار
ببر هرچه در بازار بیابی بفروش و بدرویشان بده بختیار حکم
فرمان بجا آورد در بازار آورد اتفاقاً یک سپاهی خانه خود در بازار
خفته بود در آن اسپ را ... گفتند کسی خریدار هست که بخرد

سپاہی سے فرمایا کہ [illegible] بھیجا | ان سپاہی در خانہ [illegible] درویش [illegible]

ہو گا [illegible] اور نصیحت [illegible] موجود [illegible] فرستادہ باشند فی الحال برخاست و بہ بالش

[illegible] موجود [illegible] سید [illegible] گفت ہر چہ موجود باشد بدہ پنجصد تنگہ

[illegible] شیخ العالم [illegible] موجود [illegible] و دو اسپ [illegible] در شب

آئے اور [illegible] تقسیم کر دیا [illegible] شدہ مبلغ مذکور در خانہ

[illegible] اور سپاہی [illegible] حضرت شیخ العالم [illegible]

[illegible] باعث [illegible] شیخ العالم [illegible] اسپ کہ سپاہی [illegible]

ہو گیا [illegible] قطب خان [illegible] مستقیم شد [illegible]

[illegible] آن قطب خان [illegible] شیخ العالم [illegible] قطب خان

[illegible] کہ قطب خان عرض کرد ہر چہ فرمان

[illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible]

[illegible] العالم [illegible] وقت [illegible]

[illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible]

[illegible] کیا حضرت [illegible] قطب خان [illegible] حضرت شیخ العالم [illegible]

[illegible] نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible]

[illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] قطب خان [illegible]

شیخ نصیر الدین کا مرید [illegible] قطب [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] فرمان حضرت شیخ العالم

[illegible] شیخ نصیر الدین شد و توجہ [illegible] قطب خان

[illegible] حضرت شیخ العالم [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین با حضرت شیخ العالم دادند

اور [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] ظاہری و باطنی [illegible] شیخ نصیر الدین

حاصل [illegible] شیخ نصیر الدین [illegible] شیخ نصیر الدین با حضرت شیخ العالم

اجازت عطا فرمائی اور انکی ٹوپی کو اپنی ٹوپی کہا الغرض
بعد اسکے شیخ نصیر الدین ولایت کے مسند پر جاگزین ہوئے
اور حقیقی مقصود تک پہونچ گئے اور دین اور دنیا سے
دامنگیر ہوئے بلیت۔ یار بھی ہاتھ آیا کام بھی انجام ہو گیا
احسان ہے اللہ کا یہ بھی ہوا وہ بھی ہوا اور اس
ہمارے زمانہ تک شیخ نصیر الدین کے یہان تیسری پشت
ہے کہ دنیا کی دولت بھی بہت ہے اور امید ہے کہ قیامت
تک رہیگی اگر چاہا اللہ نے تعالیٰ کی مدد سے۔

نقل ہے کہ میان قدو شیخ نصیر الدین کے بھتیجے تھے
انھون نے اپنے جی مین ارادہ کیا کہ مین حضرت
شیخ العالم کا مرید ہوجاؤن اور یہ بزرگون کے بزرگ
شیخ نصیر الدین سے پڑھا کرتے تھے ایک روز شیخ کے
فرزند شمس الدین اور بہرام نامے گوالیر کیجانب
روانہ ہوئے اور یہ دونون حضرت شیخ العالم کے
مریدون مین سے تھے اور معرفت کا مذاق خاص رکھتے
تھے غرض اثنائے راہ مین بزرگون کے بزرگ
شیخ نصیر الدین کے پاس حاضری ہوئی شیخ نصیر الدین
نے انکو چند رموز بطور معانی کے کہا اور بہت تعظیم
و بزرگداشت کی اور فرمایا تم لوگ یہان علم حقیقت
کسی پر ظاہر نہ کرنا کہ یہ علم بھیدون کا ہے سوا اہلون کے
دوسرے پر ظاہر نہ کرنا چاہئے تھا ایک رات میان قدو کا ارادہ

اجازت داد و کلاه ایشان را کلاه خود فرمود
انگاه شیخ نصیر الدین بر مسند فائده ولایت بر آمد
و بمقصد مقصود حقیقی برسید و هم دنیا و هم دین
حاصل کرد بلیت هم یار بدست آمد هم کار فراهم
المنة لله که این هم شد و آن هم شد و تا این زمان
در خانه شیخ نصیر الدین سوم کرسی رسیده است دولت
دنیا هم بسیار است و امید است که تا انقراض
عالم خواهد بود انشاء الله تعالی بحرمته

نقل است که میان قدو برادر زاده شیخ نصیر الدین
بود در خاطر خود عزم کرد که مرید حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس سره شوم
و برادر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین سبق میخواندی روزے
از روز ها پسران شیخ برادر شمس الدین و بهرام
بطرف گوالیار روان شدند و ایشان از مریدان
حضرت شیخ العالم بودند از معرفت بهره تام داشتند
در راه بر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین رسیدند
شیخ نصیر الدین ایشان را چند رموز بطریق معانی
داشتند و تعظیم و تکریم تمام کردند و فرمودند شمایان
اینجا بر کسی علم حقیقت ظاهر نکنید که این علم سر است
مستحق را باید اظهار کنانید کرد ... انه
شبها میان قدو مذکور را ...

اور شوق جوشش مین آیا اور خود اکیلے شمس الدین
وبہرام کے پاس جاکر دروازہ ٹھیٹ دیا جب
انھون نے جان لیا کہ میان قدو ہین دروازہ کھولدیا
میان قدو پگڑی گلے مین ڈالکر انکے قدمون پر گر پڑے
اور کہا کہ مجکو بھی حضرت شیخ العالم کے طریق سی خبردار
کرو شمس الدین بہرام کے بڑے بھائی تھے انھون نے
کہا اے بہرام کہان ہم کہان میان قدو اگر اللہ نے
اس راہ مین انکا کچھ حصہ مقدر کیا ہے تو انکو خود ہی
پہونچیگا ہم بھی ثواب مین داخل ہون اور کچھ طریقہ
بتائین یہ کہکر شمس الدین نے جو چاشنی حضرت شیخ
العالم کے لطف سی چکھی تھی اسکا ایک شمہ میان
قدو کو بھی چکھادیا یعنی عالم باطن کا ایک ذرہ برابر
بھید اسنے کہا جب صبح ہوئی میان قدو بجب عادت
شیخ نصیر الدین کی خدمت مین گئے اور سبق پڑھنے کا
ورق گھر مین چھوڑ گئے شیخ نصیر الدین نے جان لیا
کہ حضرت شیخ العالم کے مریدون نے میان قدو کو عالم
باطن سے کچھ بتادیا شیخ نصیر الدین نے فرمایا شاید
تمھیں حضرت شیخ العالم کے مریدون نے کچھ کہا ہے
الغرض میان قدو آمادہ ہوکر حضرت شیخ العالم کی
خدمت مین پہونچے حضرت شیخ العالم قبول نفرماتے تھے
اور اپنے غلامون کے سلسلہ مین داخل نکرتے تھے

وشوق باطن جوشید وخود تنہا بر ایشان آمدند و
تختہ کواڑ زدند چون ایشان دانستند کہ میان قدو است
در وازہ واز کردند میان قدو دستار در گلو انداختہ
در پاے ایشان افتادند وگفتند کہ مرا ہم از راہ حضرت
شیخ العالم قدس سرہ چیزی خبر کنید شمس الدین برادر بزرگ
بہرام بود گفت کہ اے بہرام کجا ما و کجا میان قدو اگر
اللہ تعالی اورا نصیبے درین راہ نہادہ است پس
اورا از خود خواہد رسید ما نیز ثواب شویم وچیزے
ازین راہ میان قدو را خبر کنیم شمس الدین آنچہ
از لطف حضرت شیخ العالم قدس سرہ وصحبتا
یافتہ بود شمہ ازان بر میان قدو گفت ذرہ
از عالم باطن بدو خبر کرد چون صبح شد میان قدو
بعادت قدیم بر شیخ نصیر الدین خود رفت وکاغذ سبق
در خانہ گذاشت شیخ نصیر الدین دریافت کہ مریدان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ این را از عالم
باطن چیزے خبر دادند شیخ نصیر الدین فرمودند مگر
شمارا مریدان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
چیزے گفتند الغرض میان قدو مستعد شد وبدر
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد وبخدمت
پیوست حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ قبول
نمیفرمودند و در سلک بندگان خود نمی آوردند —

اور فرماتے تھے کہ تم ہماری خانقاہ کی قابل نہیں ہو
کیونکہ میان قدو نہایت دبلے اور نازک ایک شاہانہ
مزاج شخص تھے ایک روز حضرت شیخ العالم نے انکو مارین
اور خانقاہ کے باہر نکال دیا مگر میان قدو حضرت
کے آستانہ پر تمام رات سر رکھے پڑے رہے اور آستانہ سے
سر نہ اٹھایا اور موسم جاڑے کا تھا اور برف پڑ رہی
تھی لیکن انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی جب صبح ہوئی حضرت
شیخ العالم نے دروازہ کھلوا کر کیا دیکھیں کہ میان قدو
آستانہ پر سر رکھے زار و نزار پڑے ہیں حضرت شیخ العالم سے بختیار
اور اوروں نے عرض کی اے آقا قدم لینے والے مرید یہ
نہایت نازک شخص ہیں مر جائینگے ان پر شفقت فرمائیے
اور میان قدو کو حضرت شیخ العالم کے قدموں پر گروایا
حضرت نے ان پر شفقت فرمائی اور وہ خدمت میں حاضر
ہو سکے لیکن اسوقت تک مرید نہیں کیا تھا بعد ا
میان قدو رخصت ہو کر اپنے گھر واپس آئے میان
قدو کا دستور تھا کہ جب حضرت شیخ العالم کی خدمت
مین حاضر ہوتے جان و مال سے جو کچھ ممکن ہوتا
حضرت کی خدمتگزاری کرتے جب ایک مدت
یون ہی گذری تو میان قدو نے سیاہ چمڑے کا طشت
اور ایک پانی پینے کا برتن سیاہ چمڑے کا لا کر حضرت کی
سامنے رکھا اور غلام کی مانند کھڑے ہو رہے حضرت

و میفرمودند تو لایق حضرت ما نئی او بغایت لطیف و
نازک مردے ملوک صفت بود روزے چوبہا زدند
و بیرون کردند و نداشتند و او سر بر آستانہ حضرت
شیخ العالم نہادہ تمام شب ہمران طریق ماند و سر از
آستانہ بر نیاورد و موسم سرما بود و برف میبارید اما
او را ہیچ ازین خبر نبود چون روز شد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ دروازہ کشادند چہ بینند کہ او
سر بر آستانہ نہادہ زار و نزار است بحضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بختیار و دیگران التماس
کردند ای پیر دستگیر این مرد بغایت نازک است
ہلاک خواہد شد برین مرد شفقت فرمایند آنگاہ
ایشان او را در پاے حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ انداختند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
بر وے شفقت کردند و او در خدمت شد اما ہنوز
مرید نکردہ بودند بعدہ میان قدو وداع شدہ طرف خانہ
باز آمد چنانچہ ہر بار کہ بحضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ می آمد مال و جان و تن آنچہ داشت در
آستانہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ میباخت
چون بسیار شد طشت از چرم سیاہ و مشربہ از چرم
سیاہ آوردہ پیش حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ داشت و بندہ وار بایستاد حضرت

شیخ العالم نے شفقت فرمائی اور قبول کیا اور اپنی
درگاہ کے غلاموں کے سلسلہ میں داخل کیا یعنی مرید فرمایا
اور وہ مخدوم کی خدمت میں موجود رہے اور ملازمت کی اسکے بعد
اسکے میاں قدن کو حضرت شیخ العالم نے زمین میں [illegible]
اور زمین کے اوپر بوریا بچھا کر خود بیٹھ گئے جب پندرہ روز
گذر گئے زمین سے باہر نکالا اور خلافت کا خرقہ پہنایا اور
فرمایا جا تجھکو شہر بمقام برناوہ دیا میاں قدن گئے اور
رات بھی وہیں قیام کیا [illegible] برناوہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میری اور یہی کام ہے جسکو اپنے نجات کا اعتبار نہیں
وہ کیونکر کسیکو اپنا مرید کرے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جسکو قبول فرماتے پہلے
اس شخص سے سات آٹھ برس اپنی خانقاہ کا پانی
بھرواتے اور لکڑی ڈھلواتے بعد اسکے ٹوپی
عطا کرتے اور اپنے درگاہ کے غلاموں کے سلسلے میں
داخل فرماتے اور جس کی استعداد کم دیکھتے اس سے
فرماتے [illegible]

شیخ العالم قدس الله سره شفقت فرمودند قبول
کردند و در سلک بندگان حضرت خویش در آوردند
و مرید کردند و او در خدمت مخدوم موجود ملازم
بود و بعده میان قدن را حضرت شیخ العالم قدس
الله سره العزیز در زمین دبا کردند و بالا زمین
بوریا فراز کرده خود نشستند چون پانزده روز
شد از زمین بیرون آوردند و جامه خلافت
پوشانیدند و فرمودند برو ترا برناوه دادیم
میان قدن رفت تا هم در مقام را اجری ماند
در برناوه نرفت آنروز برناوه خراب بود گفت
مرا طاقت نیست که در مقام خراب باشم
پیر دستگیر در باب من چیزے کرم کرده اند
ما بدان شادیم [illegible] شنیده شد
که میان قدن هیچ یکے را مرید نکردند و میفرمودند
مرا نباید که غم ایمان بجز غم مریدی و پیری کار
دیگر است کسی را که [illegible] خود اعتبار [illegible] کند

نقل است که حضرت شیخ العالم هر کرا قبول میکردند
اول هفت و هشت سال از وی آبکشی و هیزم کشی خانقاه
خود میکنانیدند بعده کلاه میدادند و در سلک
بندگان حضرت خویش در مے آوردند هر کرا که استعداد
کمی آمد اول او را امیفرمودند که [illegible] آب از حوض پر کرده

لاوے اگر وہ شخص خود اٹھا لاوے اور حوض کا پانی بھر کر سر پر رکھ کر
لاوے تو قبول فرماتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز فضیل غوری ایک سبز رنگ
کا گھڑا حضرت شیخ العالم کے حضور میں آ رکھا اور مرید ہونے
کی درخواست کی حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ تیرا گھڑا
سخت ہے اور اس فقیر کی زنجیر چھوٹی ہو کر تیرے گھڑے میں
نہ آئیگی غرض وہ مرید ہونے کی درخواست سے باز نہ
آتا تھا حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ گھڑا سر پر رکھ کر لیجا
اور حوض سے پانی لے آ وہ حضور شیخ العالم سے گھڑا سر پر رکھ کر
لے گیا اور گھڑا ایک آدمی کو دیدیا تب آدمی نے حوض سے
پانی بھر لایا تو اس نے گھڑا اپنے سر پر رکھ کر حضرت شیخ العالم
کی خدمت میں آیا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے فضیل تیرا گھڑا
بہت موٹا ہے اور میری زنجیر چھوٹی ہے گھڑے میں نہ لٹکیگی
کیونکہ میری زنجیر نہیں آ سکتا آخر فضیل کو حضرت
شیخ العالم کا مرید ہونا نصیب نہوا اور وہ واپس چلا گیا

نقل ہے کہ ملک شمو حضرت شیخ العالم کا معتقد ہوا
اور مرید ہونے آیا اور وہ بہت معزز ملک تھا اور
اولیاء اللہ کی خصلتیں رکھتا تھا حضرت شیخ العالم
اسکو قبول نفرماتے تھے لیکن حضرت نے اسکو
ٹوپی اور کمل عطا فرمایا تھا ملک شمو ڈر کیا کہ بیعت
کافی ہے اور غلاموں کی طرح خدمت کرتا تھا نہ زبان [illegible]

بسیار چیزان در حال سیر تنی و آب از حوض پر کرده
سے آورد سے قبول میفرمودند۔

نقل است کہ روزے فضیل غوری با یک سبوی سبز رنگ
در حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و طلب
ارادت کرد حضرت شیخ العالم قدس سرہ فرمودند
کہ سبوے تو سخت و سلسلۂ این فقیر تنگ نگنجد
در خواہد آمد و او از التماس ارادت باز نمی آمد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند این
سبو بر سر کردہ برو و از حوض آب پر کردہ بیار
سبو [illegible] حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
سبو [illegible] نزدیک حضرت آورد
در حوض آب [illegible] بدو داد [illegible] سر خود کردہ [illegible]
شیخ العالم قدس سرہ آورد حضرت شیخ العالم فرمودند اے فضیل
سبوی تو سخت است [illegible] تنگ سلسلہ نخواہد گنجید
و [illegible] نصیب نشد حضرت شیخ العالم اللہ باز گشت

نقل است کہ ملک شمو معتقد حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ العزیز شد و طلب ارادت آمد و او نیک لیاقت
[illegible] از خصائل اولیاء خدا بسیار داشت
داشت حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ او را قبول نہ
فرمود لیکن [illegible] حضرت شیخ العالم قدس سرہ داده او
[illegible] خدمت غلامانہ میکرد [illegible]

اسکو کوئی مشکل پیش آتی یا لڑائی پڑ جاتی تو وہ کمل پہنتا
اور پگڑی سر پر باندھ لیتا اللہ برتر کے کرم سے اسکی
وہ مشکل آسان ہو جاتی اور دشمنوں پر فتح پاتا۔

نقل ہے کہ شیخ فرید حضرت شیخ العالم کے مرید تھے
اور کپڑوں کی سوداگری کیا کرتے کپڑوں کے
ٹکڑے خرید کر لاتے تھے اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر حضرت شیخ العالم کے حضور میں رہا کرتے تھے حضرت
شیخ العالم نے اپنے سامنے بلایا اور گٹھری کھولکر ایک
کپڑا نکالا اور اپنے بدن پر رکھا اور فرمایا کہ کیا اچھا کپڑا
ہے کہ سب جسم کپڑے کے اندر سے نظر آتا ہے بعد اسکے
ایک تر اندام کا کپڑا نکالکر جسم پر رکھا اور فرمایا کیا خوب
کپڑا ہے نہایت ہی نرم ہے پھر فرمایا وہ لوگ کیوں
نہ عذاب دیکھیں جو ایسے ایسے کپڑے دنیا کے پہنیں
اور اپنے نفس کی فرمانبرداری کریں بعد اسکے پوچھا کہ
ایک ایک کپڑا ایک ایک روپیہ کا ہوگا میاں فرید نے
عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر آٹھ آٹھ دس دس
روپیہ کا ہے اور پیر اتنا سے راہ میں جنگلی لیتے ہیں حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کیا تم ان کپڑوں کو پوشیدہ رکھتے
ہو کہاں ہاتھ پکڑنے والے پیر ہم خوف سے چھپا لیتے ہیں
حکم ہوا اگر تم کھلم کھلا لیجاؤ جنگلی لوگ ان سے خوف کرینگے
چھپا کر وہ لوگ کچھ مزاحمت نکرینگے اور کچھ نہیں لینگے الغرض

او را دشوارے پیش آمدی و یا براے جنگ ار
شدی آن گلیم و دستار بر سر بستی بکرم اللہ تعالی او را
دشوارے آسان گشتی و بر دشمنان ظفر یافتی

نقل است کہ میان فرید مرید حضرت شیخ العالم
بود سوداگری پارچہ جامہ براے سودا
خریدہ آوردہ بود و بر حضرت پیر دستگیر خود شیخ
العالم گذرانید حضرت شیخ العالم جامہا پیش خود طلبیدند و یکجا
باز کردند یک طاقہ جامہ سر بند شید بر تن خود نہادند و فرمودند
چہ نیکوست کہ تمام تن دیدہ میشود بعد دیگر طاقہ جامہ تر اندام
کشیدند و آن نیز بر تن خود نہادند و فرمودند چہ نیکوست کہ
بغایت نرمست باز فرمودند کہ چرا آنکس عذاب نبیند
کہ چنین تن دنیا دی کند و بر او نفس میرود
بعدہ پرسیدند کہ این یگان یگان طاقہ بچند است
ازان میان فرید عرض کرد اے پیر دستگیر یگان یگان
یا دہگان تنگہ می ارزند و دیگر در راہ زکوۃ میگیرند
حضرت شیخ العالم فرمودند مگر شما پوشیدہ میدارید
او گفت آرے پیر دستگیر ما بسبب خوف پوشیدہ
فرمان شد کہ شما ظاہر بیارید از خود ... گماشتگان
نیز شما را ہیچ نخواہند گفت
و چیزے نخواہند گرفت الغرض

سلہ قولہ تنگہ روپیہ کے معنون میں غالبا لکھا ہے ۱۲

میان فریدؒ شہر قنوج کی طرف روانہ ہوئے اور کپڑا
کھلا ہوا لیگئے اثنای راہ مین کسی نے نہ پوچھا کہ تم
کیون ہو اور کیا لیے جاتے ہو یہانتک کہ گنگا کے کنارہ پہونچکے
دریا پار اُتر گئے اور کوئی دام اور درم دریا کا اُتار ابھی
کسی کو نہین دیا اور خوب نفع ملا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے بہرام کے ہاتھ فیروزخان
کے لیے خط بھیجا اور اُسنے قصبہ ایسولی مین سپاہی
رکھے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا ای بہرام وہان
روغن گیر مستور ہو اُسکے ہاتھ مین یہ خط دینا اور یہ اشارہ
شیخ فخر الدین کی طرف تھا کہ انکی سکونت واقع قصبہ ایسولی
مجلس عالی فیروزخان کے ہمسایہ مین تھی اور حضرت شیخ العالم
سے انکو عشق کی چاشنی بھی مل چکی تھی بلکہ حضرت کے
برگزیدہ تھے اور شیخ بختیار کے فرزند انکے داماد تھے جو کوئی
حضرت شیخ العالم کے مریدان سے قصبہ ایسولی مین جاتا
اور وہان اُترتا یہ غلامون کی طرح اُسکی خدمت کرتے
الغرض بہرام خط حضرت شیخ العالم کا لیگئے اور شیخ فخر الدین
کے پاس پہونچے شیخ فخر الدین نے سب کیفیت پوچھی بہرام
نے کہا ای شیخ فخر الدین حضرت ہاتھ پکڑنیوالے میرے
فیروزخان مجلس عالی کے لیے خط دیا ہے اور فرمایا ہے
کہ وہان مستور روغنگیر ہے یہ خط اسکے ہاتھ مین دینا
شیخ فخر الدین نے کہا ای بہرام جب حضرت شیخ العالم

میان فریدؒ بطرف خطہ قنوج روان شدند
جامہ مذکور را در راہ ظاہری بر دوش ہیچ کسی
نپرسید کہ تو کیستی و چہ می بری تا لب آب گنگ رسیدند
دانگی و درمی آنجا بر لب آب ہیچکس را نداد و سود
نیکو یافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم کتابت بدست
بہرام برای مجلس عالی فیروزخان فرستادہ
بود و در قصبہ ایسولی با سپاہ بود حضرت شیخ العالم
فرمودند ای بہرام آنجا مستور روغنگیر ہست بدست
او این کتابت دہی و این اشارت بشیخ فخر الدین
بود کہ سکونت ایشان در قصبہ ایسولی ہمسایہ
مجلس عالی مذکور بودہ است و چاشنی عشق ہم از
حضرت شیخ العالم میداشت و برگزیدہ آنحضرت
بود و پسر شیخ بختیار داماد ایشان بود کہ از مریدان
آنحضرت از قصبہ ایسولی میرفتی و در آنجا
فرود می آمدے ایشان خدمت عبیدانہ میکردند
الغرض بہرام کتابت تقویت حضرت شیخ العالم
و پیر شیخ فخر الدین مذکور رفت شیخ فخر الدین ہمہ
کیفیت پرسیدند گفت ای شیخ فخر الدین حضرت
فرمودند کہ آنجا مستور روغنگیر ہست این کتابت بدست
او دہی شیخ فخر الدین گفتند ای بہرام ہمین کہ شیخ العالم

کی مرضی یون ہی ہے جامع مسجد میں آؤ اور ہماری پاس بیٹھو
وہان مجلس عالی بھی آئیگا جب وہ نماز پڑھ چکے اسوقت تم یہ
خط ہمارے ہاتھ میں دینا تاکہ میں مجلس عالی کے ہاتھ
میں دیدونگا بہرام ؒ نے کہا بہتر ہی الغرض بہرام جامع مسجد
میں شیخ فخر الدین ؒ کے پاس گئے ۔ اور بیٹھے جب مجلس عالی
نماز پڑھ چکا بہرام ؒ نے حضرت شیخ العالم ؒ کا خط
شیخ فخر الدین کے ہاتھ میں دیا انھون نے مجلس عالی
کو دیدیا اور خط میں یہ مثنویان لکھی تھیں ۔

ابیات کا ترجمہ ۔ جو شخص کہ وہ اس سے ایکدم غافل
ہے وہ اسلام میں کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے مت ہووے کہ غائب رہتا
ہمیشہ ہو ۔ دروازہ اسلام کا اس پر بند ہو ۔ مجکو حاضر بخشش
اسے میرے پالنے والے کیونکہ میں غائب ہونے
کی طاقت نہین رکھتا ہون ۔ جب مجلس عالی نے
حضرت شیخ العالم کا خط پڑھا پہلے مصرعہ میں دیر تک
اُلجھے رہے دوسرے مصرعہ پر جان قربان کی بعد ازاں کہا
ای شیخ فخر الدین ایسا فقیر یہان ہوا اور تمنے مجکو خبر نکی
ای شیخ فخر الدین پالکی اور گھوڑا لیجا اور حضرت شیخ العالم
کو یہان لاؤ اور میری جانب سے عذر عرض کرو اور کہو
بادشاہ کا حکم ہے کہ فیروز خان حصار سے باہر
نہ جاوے ۔ اگر میں حضرت شیخ العالم کی خدمت میں
قصبۂ ردولی جاؤن اور بادشاہ سنے تو مکدر ہوگا

بر فیست در جامع مسجد بیا و برابر ما بنشین آنجا
مجلس عالی هم بیاید چون از نماز فارغ شود آنگاه
تو این کتابت را بدست ما بده تا بر دست مجلس عالی
دهیم بهرام گفت نیکو باشد ـ الغرض بهرام در مسجد
جامع برابر شیخ فخر الدین ؒ رفت و بنشست چون
مجلس عالی از نماز فارغ شد بهرام ؒ کتابت حضرت
شیخ العالم ؒ بدست شیخ فخر الدین ؒ داد ایشان
مجلس عالی را داد و در کتابت این مثنویات مسطور بود

ابیات هر آنکو غافل اندمی یک زمانست ـ
در آندم کافرست اما نهانست ـ مبادا غایبی پیوسته
باشد ـ در اسلام بروی بسته باشد ـ بخشنده مرا بخش
اے پروردگارم ـ که من غایب شدن را طاقت
ندارم ـ چون مجلس عالی کتابت حضرت شیخ العالم
را خواند بر مصرعهٔ اول دیری ماند و بر مصرعهٔ ثانی
جان نثاند ابده گفت اے شیخ فخر الدین ؒ این چنین
درویش اینجا باشد و تو مرا خبر نکردی ای شیخ فخر الدین
پالکی و اسپ ببرید و حضرت شیخ العالم ؒ را این جا
بیارید و عذر من کنید و بگوئید که فرمان سلطان
بر من ست که تو بیرون حصار نشوی اگر ما
بر حضرت شیخ العالم ؒ در قصبهٔ ردولی
برویم و سلطان بشنود مکدر خاطر شود

اور کہے گا کہ مجلس عالی نے عدول حکمی کی ہے جب
میرا آنا نہین ہو سکتا ہے ورنہ مین آپکے قدمون مین
غلام کی طرح حاضر ہوتا شیخ فخر الدین نے کہا اے
مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ ایک نہایت غالب اور
انتہا کے جذبہ والے ہین ملاقات کے بعد نجانے کیا
پیش آئے مجلس عالی نے کہا ای شیخ فخر الدین یہی
معلوم ہوتا ہے کہ فقیر انتہا کے صاحب کمال ہین یہ
کہکر سر جھکا لیا اور ایک گھڑی بھر سر جھکائے رہا
بعد اسکے جب سر اٹھایا شیخ فخر الدین سے کہا
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مرید کو کیا حکم ہوتا ہے
مجلس عالی ایک پرکالہ تر اندام کا لایا اور حضرت
شیخ العالمؒ کے لیے نذر بھیجا اور بہرام کو دس ٹنکہ نقرہ
دیے اور کہا اے بہرامؒ جاؤ اور میرا اسلام و نیاز
شیخ العالمؒ کے حضور مین پہونچاؤ بہرام روانہ ہوکر
حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین پہونچے حضرت نے بہرام کو
دیکھتے ہی فرمایا کہ ای بہرامؒ تیرا خط تیرے ستور و دستگیر کے
ہاتھ مین دیا اور میرا کہا سنا بہرامؒ نے اقرار کیا اور زمین بوسی کی

نقل ہے کہ قاضی خان حاکم قصبہ رودلی کے گھر مین لڑکا
نہ ہوتا تھا قاضی خان کے گھر کے لوگ حضرت شیخ العالم کے معتقد
تھے اکثر اوقات راتون کو حضرت شیخ العالم کی خدمت مین
حاضر ہوتے تھے اور لڑکا ہونیکے لیے عرض کرتی تھی ایک رات حضرت شیخ العالمؒ

وبگوید که مجلس عالی بیفرمانی کرد باین سبب آمدن ما
نمیشود واگر نه تحت اقدام ایشان بنده وار می رسیدم
شیخ فخر الدینؒ گفت ای مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ
درویشی لنهایت غالب و نهایت جاذب است
بعد از ملاقات تا چه احوال پیش آید مجلس عالی
گفت ای شیخ فخر الدینؒ همچنین می نماید که درویش
غایت بر کمال است این گفت و سر فرود آورد و ساعتی
همچنان ماند بعده سر بر آورد و شیخ فخر الدینؒ گفت
که مرید حضرت شیخ العالمؒ را چه اشارت میشود
مجلس عالی یک پرکاله تر اندام آورد و
برای حضرت شیخ العالمؒ فتوح فرستاد و بهرامؒ
را ده تنگه نقره داد و گفت ای بهرام برو و خدمت
و عبودیت من بحضرت شیخ العالمؒ
برسان بهرامؒ روان شد و پیش حضرت
شیخ العالمؒ آمد حضرت شیخ العالمؒ بمجرد نظر افتادن
بر بهرام فرمودند که ای بهرامؒ کتابت با برد ستور و دستگیر
دادی و گفته مرا شنیدی بهرامؒ اقرار شد و سر بر زمین نهاد

نقل است که در خانه قاضی خان حاکم قصبه ردولی
پسر نمیشد اهل بیت قاضی خان معتقد حضرت شیخ العالمؒ
بودند اکثر اوقات در شبها بحضرت شیخ العالمؒ می آمدند و التماس
پسر میکردند روزی حضرت شیخ العالمؒ قدس سره

قاضی خان کے گھر تشریف لے گئے اور صحن مکان
مین جاکر کھڑے ہو گئے قاضی خان کی بی بی نے سلام
کیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا ای قاضی خان آج تمہارے
گھر مین ایک بیٹا آیا ہے بہت برخوردار ہوگا اُسی روز
قاضی خان کی بی بی حاملہ ہو گئین الغرض حمل کے دن
پورے ہونے کے بعد بیٹا پیدا ہوا قاضی نے دانیال نام
رکھا اور عرفاً اُنکو قاضی گدن کہتے تھے حکومت قصبہ
کی بالکلیہ اُنکے حوالہ ہو گئی اور یہ بھی حضرت شیخ العالمؒ
کے معتقد ہو گئے اور عشق کی چاشنی بھی حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر کی برکت سے اُنکو نصیب ہوئی
اور ایسے صاحب ذوق و شوق ہو گئے کہ اکثر اوقات
وجد و حال کے غلبہ مین اپنے گھر کو لٹوا دیا سبحان اللہ
کیا خوب صاحب نظر تھے جنکی ایک نظر کے اثر
سے وہ کس درجہ تک پہونچ گئے۔

نقل ہے کہ میان سالار ایک معزز شخص تھے جو
تیرکش بندی کرتے تھے اور تاتار خان کے نوکر تھے
ایک روز حضرت شیخ العالمؒ کے روبرو ایک پاؤن مین
ایک زرین موزہ اور خاص لباس پہنے ہوئے آئے
اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالمؒ کے
مرید کھنگل کر رہے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
اس کھنگل مین شریک ہو میان سالار حکم پاتے ہی

در خانۂ قاضی خان بکایک رفتند و در صحن خانہ ایستادند
اہل بیت قاضی خان سلام کردند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند ای قاضی خان امروز در خانۂ شما
پسری آمدہ است نیکو برخوردار خواہد شد۔
ہمدران روز اہل بیت قاضی خان را حمل ماند
الغرض بعد انصرام مدت حمل پسر تولد شد قاضی
دانیال نام نہادند و در عرف ایشان را قاضی گدن
میگفتند حکومت قصبہ ہمہ در خواست ایشان گشت
و ایشان ہم معتقد حضرت شیخ العالمؒ گشتند و چاشنی عشق
ہم از برکت نظر حضرت شیخ العالمؒ نصیب ایشان شد
آنچنان اہل ذوق و شوق شدند کہ اکثر احوال
در غلبۂ حال خانۂ خود را غارت کنانیدند سبحان اللہ
زہی صاحب نظر کہ از تاثیر یک نظرش کار تا بکجا
رسید۔

نقل است کہ میان سالارؒ مردے معظم بود
کسب ترکش بندی می کرد و نوکر تاتار خان
بود روزے از روزہا پیش حضرت شیخ العالمؒ
با یک پا موزہ مغرق بکسوت خاص آمدہ
طلب ارادت کرد و در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
مریدان کلابہ می کردند۔ حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند درین کلابہ در آئے در حال او

اسی ہیئت سے پوشاک و موزہ وغیرہ پہنے ہوئے جنگل
میں شریک ہوگئے اور سارا دن جنگل میں مصروف رہے
حضرت شیخ العالمؒ نے انکی درخواست قبول کی اور
مرید ہونے کی ٹوپی عطا فرمائی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جامع مسجد میں اول
وقت تشریف لیجایا کرتے اور چار روپے اپنے ہاتھ سے دیتے
اور قریب چالیس یا پچاس برس تک قصبۂ ردولی
کی جامع مسجد میں نماز پڑھی لیکن یہ بھی نہ جانتے تھے
کہ جامع مسجد کس طرف ہے اسلئے کہ جب حضرت شیخ العالمؒ جاتے تو
شیخ بختیارؒ آگے آگے چلتے اور حق حق بلند آواز سے
کہتے جاتے تاکہ حضرت شیخ العالمؒ انکی آواز کی سہارے
پر رہ پائی فرماتے کیا خوب کمال اور کیا خوب جمال اور
وجد و حال اپنے معبود کی درگاہ سے حاصل تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے فرزند بزرگوں کے
بزرگ حضرت شیخ عارف احمد (روشن کی اللہ نے
انکی دلیل) اور حضرت شیخ العالمؒ کے اکثر مریدین
اور معتقدین مرتے دم تک برابر لفظ حق فرماتے
ہوئے گئے ہیں اور دوست سے جا ملے ہیں کیا خوب
جمال اور کیا خوب کمال تھا کہ حضرت کے مریدوں کو بزرگی
و اسے اللہ سے حاصل تھا اور اسکے نام پر جان فدا
کرتے تھے۔

چنانچه بود با کسوت و موزه درگاه درآمد۔ تمام
روز در گاه بود و گمکاری کرد حضرت شیخ العالمؒ
او را قبول کردند و طاقیه ارادت بدو عطا
فرمودند۔

نقل است که در مسجد جامع حضرت شیخ العالمؒ اول
وقت می رفتند و چار روپیه بدست خود می دادند
و قریب چهل یا پنجاه سال در مسجد جامع قصبه
ردولی نماز گزاردند اما ندانستند که مسجد جامع
کدام طرف است چون حضرت شیخ العالمؒ روان
میشدند شیخ بختیارؒ پیش می رفتند و لفظ حق حق
بلند می گفتند تا حضرت شیخ العالمؒ را آن آواز در
گوشش می افتاد و بسمت آن آواز می رفتند
زهے کمال و زهے جمال و سکر حال که در حضرت معبود
وفور میداشتند۔

نقل است که پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برهانه و اکثر
مریدان و معتقدان حضرت شیخ العالمؒ تا وقت
موت جان برابر اسم حق بر زبان رفته است و
بدوست پیوسته اند زهی جمال و زهے کمال که با حضرت
حق ذو الجلال میداشتند و بر نام او جان
می دادند۔

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مریدین حضرتؒ
کے حضور مین سر جھکائے حاضر ہوتے اور جھکائے بیٹھے رہتے سبحان اللہ
اس نشست مین کیسا جمال دیکھتے تھے جسمین مستغرق
ہوجاتے اور اب تک بھی حضرتؒ کے مریدین مین وہی
دستور جاری ہے کہ حضرتؒ کے مزار اور سجادہ نشین
کے سامنے زمین بوس کرتے اور بطور سجدہ سر
جھکاتے ہین۔ اور سجدہ کے طور پر جھکنا اگرچہ شرعاً
منع ہے ولیکن از روے باطن مسموع ہے اور اس
اعتراض کا جواب نہایت وضاحت کے ساتھ
علم ارادت مین دیا گیا ہے جو شافی اور کافی ہو اگر
چاہا اللہ بر ترنے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ
مین اختلاف ہے (جیسا کہ کتاب اشراق المذاہب مین
بیان کیا ہی اور اختلاف کیا ہی لوگون نے شکر کے سجدہ مین پس
امام ابو حنیفہ اور مالک رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ مکروہ ہو
اور اولی یہی کہ فقط تعریف اور شکر کیا جائے زبان سے
امام شافعیؒ اور احمدؒ نے فرمایا ہے کہ مکروہ نہین بلکہ
مستحب ہے) بعض مسئلون مین طریقت والے بزرگ
شافعیؒ مذہب پر بھی عمل کرتے ہین۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر ابیات پڑھتے
اور عالم شوق مین وجد ہو جاتا تھا ابیات کا ترجمہ
اگر ساری عالم سے دل ٹوٹ گیا ہو دل یار کیلیے ذرہ جان آر

نقل است که مریدان حضرت شیخ العالم قدس سرہ
پیش حضرت شیخ العالمؒ سر پیش می آمدند و بسجدہ
پیش می رفتند و می نشستند سبحان اللہ تا در آن
حال چہ جمال می دیدند و مستغرق آن می گشتند و
امروز ہمان سنت مریدان حضرت شیخ العالمؒ را
جاری است که پیش قبر حضرت شیخ العالمؒ و پیش صاحب
سجادہ آنحضرتؒ سر بزمین می نہند و سجدہ میکنند
اگرچہ بظاہر ممنوع است فاما در باطن مسموع است
و جواب این بوضوح تمام در فن ارادت گفته شده
است شافی و کافی خواہد بود ان شاء اللہ العزیز
وعونہ و نیز باید دانست که این مسئلہ مختلف فیہ
است کما قال فی اشراق المذاہب واختلفوا
فی السجود للشکر فقال ابو حنیفۃ و مالک
رضی اللہ عنہ یکرہ والاولی ان یقتصر
علی الحمد والشکر باللسان وقال
الشافعی و احمد لا یکرہ بل ہو مستحب۔ در
بعضے احکام مشائخ در مذہب شافعی ہم
عمل دارند۔

نقل است که حضرت شیخ العالمؒ اکثر این بیت
میفرمودند و بر یاد شوق جوش میزدند بیت
سخت شکسته از ہمه عالم برای یار آری بر آید ز عالم

ترڑ سکتے ہین + ای احمد تو جبتک مال اور مرتبہ اور جان
اور جسم نہ ہاریگا + ہرگز عشق سے ذرا خوشبو تیرے
دماغ مین نہوگی -

نقل ہی کہ چمن نامی گویا نہایت خوش آواز تھا ایسا تھا کہ
کہتے ہین کہ بجھا ہوا چراغ اسکے راگ سے روشن ہوجاتا
اور اس راگ کو دیپک کہتے ہین ایک روز حضرت شیخ العالمؒ
کے حضور مین گایا حضرت پر اسکے گانے سے بہت وجد و حال
طاری ہوا ایسا تھا کہ خوش ہو کر چمن سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے
اُسنے حضرت شیخ العالمؒ سے خرقہ مانگا فرمایا تو برداشت نکریگا
کوئی اور چیز مانگ مگر وہ خرقہ ہی مانگے گیا تو حضرت نے اسکا
خرقہ عطا فرمایا چمن خرقہ فورا پہنکر چلا گیا اور تین روز برابر پہنے رہا
بعد اسکے فریاد کرتا ہوا حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین آیا اور عرض کی
اے دستگیر میرے پیر میرا ہاتھ پکڑو مجھے پیر کا خرقہ پہننے کی طاقت
نہین رہی تین روز تک مین آگ کے سمندر مین پڑا ہوا
تھا اور نجات کا کنارہ نظر نہ آیا الغرض خرقہ حضرت شیخ العالمؒ
کے سامنے رکھدیا حضرتؒ نے اپنا خرقہ لیکر پہن لیا اور فرمایا
تو نے بڑی بات کی کہ تین روز تک فقیر کا خرقہ رکھا کہتے
ہین کہ بعد اسکے چمن گویے کے بدن سے بو آنے لگی اور اب تک
اسکی اولاد مین ایک شخص جذامی ہوتا چلا آتا ہے

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ بودھی کو خلافت
کا جامہ مع اجازت عطا فرمایا اور شیخ بودھی کی خانقاہ سے

از آن شکست (دیگر) احمدا تا در نبازی مال و جاه
و جان و تن + هرگز از عشقت نباشد شمهٔ اندر
مشام +

نقل است که چمن مطرب بنهایت خوش الحان بود که
بگویند چراغ کشته از سرود او می افروخت که آنرا بندی
دیپک می گویند روزی پیش حضرت شیخ العالمؒ
سرود کرد حضرت شیخ العالمؒ را دران حالت سماع وجد
و ذوق بسیار شد تا به چمن مذکور خوش شد فرمود بگو
چه میخواهی او خرقهٔ حضرت شیخ العالم قدس سره خواست
فرمودند تحمل نخواهی کرد چیزی دیگر بخواه او همان میخواست
حضرت شیخ العالمؒ خرقه بدو عطا فرمود او خرقهٔ مذکور فی الحال
پوشیده بازگشت تا سه روز پوشیده برخود داشت بعده بر
حضرت شیخ العالمؒ زاری کنان آمد و عرض کرد ای پیر دستگیر مرا طاقت
پوشیدن خرقهٔ پیر دستگیر نماند سه روز است که در دریای آتش افتاده بودم
و کناره نجات ندیدم الغرض خرقه آورده پیش حضرت شیخ العالمؒ
نهاد و حضرت شیخ العالمؒ خرقهٔ خود گرفته و پوشیده فرمودند
بسیار کردی که آن خرقهٔ فقیر تا سه روز داشتی منقول است که
چمن مطرب مذکور بعد از ان نتن شد اکنون نیز یکی از
اولادش بہشتی شده می آید۔

نقل است که حضرت شیخ العالمؒ شیخ بودهی اودهی را
جامهٔ خلافت با اجازت عطا فرمودند و شیخ بودهی از خانقاه

باہر نکلکر بزرگوں کے طریقہ پر کسیکو مرید کیا اور حضرت شیخ العالم
کے حضور میں شیرینی لائے حضرت شیخ العالم کو غصہ آگیا
مجمع میں بیٹھے تھے فرمایا مسلمانو تم گواہ رہو کہ میں نے بودھی سے
خلافت چھین لی کہتے ہیں کہ شیخ بودھی جب تک زندہ رہے
چلاتے اور آگ میں جلتے رہے اور کہتے تھے آہ شیخ احمد ماریا ماریا۔

نقل ہے کہ سید کبیرؒ حضرت شیخ العالم کے حضور میں کھڑے
ہوئے اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالم
ہمیشہ آنکھیں بند کیے رہتے تھے حضرت نے باطن کے
استغراق سے ظاہر کی آنکھ نہیں کھولی اور باطن کی
نظر سے سید کبیرؒ کو دیکھا سید کبیر فوراً ایسے مست ہوئے کہ
اپنے آپے سے بے آپ ہو گئے اور پھر ہوش میں نہ آئے مست
ہاتھی کی طرح دیوانہ رہتے تھے۔ ایک روز ایک کنجڑے
کے گھر میں گھس گئے ایک ٹوکرہ ترکاری کا اُسکے گھر میں
رکھا تھا سب کھا لیا بعد اسکے ایک تیلی کے یہاں گھس گئے
ایک طبق تلوں سے بھرا ہوا رکھا تھا سب کا سب کھا گئے۔
یہ لوگ حضرت شیخ العالم کے گھر فریادی گئے کہ آج
سید کبیرؒ نے ہمارے گھر میں گھس کر فلاں فلاں چیزیں
کھالیں۔ غرض ایسی حالت میں تھے کہ دُنیا سے آخرت
کو کوچ کیا۔ اور سید کبیرؒ کا مزار پکریا کے نیچے کوچے کے
درمیان میں پچھم جانب حضرت شیخ العالم کے روضہ
کے قریب واقع ہے۔

بیرون آمده بطریق شیخان یکی را مرید کرد و شیرینی پیش
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سره آورد حضرت شیخ العالم
در غضب آمدند و در مجمع نشسته بودند فرمودند مسلمانان
شما شاهد باشید که ما خلافت از بودهی کشیدیم منقول است
مادام که شیخ بودهی مذکور زیست شب و روز ناله میزد
و در آتش می سوخت و می نالید و می گفت آه شیخ احمد
ماریو ماریو۔

نقل است که سید کبیرؒ پیش حضرت شیخ العالمؒ ایستاد
و طلب ارادت کرد حضرت شیخ العالم چشم بسته دائم
می ماندند چشم ظاهر از چشم باطن نکشودند نظر باطن
بر سید کبیر نگریستند در حال چنان مست شد که از
خود بیخود شد باز در هوشیاری نیامد دیوانه چون
فیل مست می بود روزی در خانه تره فروشی در آمد
یک سبد سبزی در خانه او بود کل خورد بعده در خانه
روغنگری در آمد کندورے پر کنجاره بود کل خورد
ایشان پیش حضرت شیخ العالم بفریاد آمدند که امروز
سید کبیر در خانهای ما در آمدند و چنان خوردند و درین
استغراق بودند که از دار الفنا بدار البقا رحلت نمودند
و قبر سید کبیر دیوانه در زیر درخت پکریا درمیان کوچه
طرف مغرب نزدیک روضه حضرت شیخ العالمؒ
واقعست۔

ایک روز سید زین الدین اودھ کے مقطع بہرلہ کے
قریب اترے تھے شیخ کمال الدین موصوف شیخ العالم
کے حضور میں آکر زمین بوس کیا اور غلاموں کے مانند
کھڑے ہو کر عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام سید زین الدین
سے ملاقات کرے حضرت شیخ العالم نے پوچھا کیلئے
جاتے ہو کیا چاہتے ہو کہ بھینسے کا سینگ کھاؤ
الغرض وہ گئے جب لشکر سید زین الدین کے قریب
پہونچے اتفاق سے بھینسا چھوٹ گیا تھا شیخ
کمال الدین کے پاس آیا اور فوراً شیخ کمال الدین
کو سینگ پر اوٹھا کے زمین پر دے پٹکا شیخ کمال الدین
کو کاری زخم لگا کہ لوگ چارپائی پر ڈالکر حضرت شیخ العالم
کے حضور میں لائے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تو نے نہیں مانا جب تک کہ پا نہیں لیا۔
نقل ہے کہ مولانا امیر احمد کلام مجید کا صندوق لیکر
حضرت شیخ العالم کے حضور میں لائے یہ شیخ اشرف
جہانگیر کے خلیفہ تھے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے اور
لکھائی کی مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے حضرت
شیخ العالم دس روپیہ دیتے تھے اونھوں نے نہیں
لیے قاضی رضی بڑے امیروں میں تھے ردولی کے
قریب اترے ہوے وہ اس صندوق کو لیگئے قاضی نے بھی
دس روپیہ دیے مولانا امیر احمد حضرت شیخ العالم کے پاس آئے

روزے سید زین الدین مقطع اودھ قریب بہرلہ
فرود آمدہ بودند شیخ کمال الدین مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمد و سر بر زمین نہاد و بعبیدانہ بایستاد
عرض کرد اگر فرمان شود این بندہ ملاقات سید
زین الدین نماید حضرت شیخ العالم فرمودند کہ برائے
چہ میروی میخواہی کہ سرون جاموش ببستانی
الغرض او رخصت چون قریب لشکر سید زین الدین
شد جاموش رہا شدہ بود نزدیک شیخ کمال الدین
آمد بحال شیخ کمال الدین را بالائے سرون سوار کردہ
از زمین انداخت شیخ کمال الدین را زخم
کاری رسید در چارپائی کردہ پیش حضرت
شیخ العالم آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند
نماندی تا آنکہ نیافتی۔
نقل است کہ مولانا امیر احمد صندوق مصحف شریف
پیش حضرت شیخ العالم آوردند ایشان خلیفہ
شیخ اشرف جہانگیر بودند بچگان را تعلیم میکردند و
اجرت کتابت میخوردند حضرت شیخ العالم دہ تنکہ
میدادند ایشان نگرفتند قاضی رضی الامراء کبار
بود قریب ردولی فرود آمدہ بود ایشان آن
صندوق را بردند قاضی ہم دہ تنکہ دادند
مولانا امیر احمد بر حضرت شیخ العالم رح آمدند

اور کہا ای مخدوم چونکہ آپ نے دس روپیہ بھیر صندوق
کا ہدیہ قرار دیا اللہ برتر نے اسمین کمی وزیادتی نہین فرمائی
حضرت شیخ العالمؒ نے وہ صندوق قاضی رضی سے اپنے
فرزند شیخ المشائخ شیخ عارف کے پڑھنے کو منگا بھیجا
اور شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بھی مولانا امیر احمد ہی سے
پڑھتے تھے قاضی رضی نے فوراً صندوق حضرت شیخ العالم
کے پاس بھیجدیا وہ صندوق ابتک حضرت شیخ العالمؒ
کے گھر مین موجود تھا ردولی حادثۂ غدر مین لٹ گیا۔
نقل ہے کہ خواجہ معین کے فرزند کا شیخ نام تھا وہ حضرت
شیخ العالم کے مجلس مین رہا کرتے تھے اس لڑکے نے
کسی نزدیک کی نزدیک سے حضرت شیخ العالمؒ کے روبرو
کے سامنے بدفعلی کی بعد چند روز کے وہ لڑکا غائب ہوگیا
تھا اور اسکے چند روز بعد مرگیا برخورداری نصیب نہ ہوئی
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر اوقات دریاے باطن
کے غلبۂ جوش سے کمال لطف کے ساتھ یہ مصرعہ
زبان مبارک پر لایا کرتے تھے مصرعہ بادشاہی کا
تاج ہمارے لڑکون کے سر پر ہے اللہ جانتا ہے کہ مراد
اس ارشاد کی کیا تھی لیکن اکثر مرید حضرت شیخ العالمؒ
کے عاشقون کے مانند سرمست وحدت ہوتے ہین
اور اہل وحدت عاشق دونون جہان کے بادشاہ
ہین شاید کہ یہ ارشاد عام خوشخبری بھی ہو

وگفتند اے مخدوم چون شمادہ تنکہ ہدیہ صندوق من
کردند اللہ تعالی ازان زیادت ونقصان نکرد حضرت
شیخ العالمؒ آن صندوق را از قاضی رضی طلبیدہ فرستاد
بجہت خواندن پسر خود شیخ مشائخ شیخ عارف احمد و شیخ المشائخ
شیخ عارف احمد ہم بر مولانا امیر احمد مذکور میخواندند قاضی
رضی فی الحال صندوق مذکور حضرت شیخ العالمؒ
فرستادہ اند آن صندوق تا امروز در خانہ حضرت
شیخ العالمؒ بود در حادثۂ غوغاے ردولی بغارت پیوست
نقل است کہ پسر خواجہ معین را بود او در خدمت
حضرت شیخ العالمؒ میماندے آن پسر باد نفرے
نزدیک پیش حضرت شیخ العالمؒ مباشرت کرد
بعد از چند روز آن پسر غائب شدہ بود بعد از چند
گاہے بمرد و برخورداری نیافت۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ بیشتر اوقات
از غلبۂ جوش دریاے باطن موج بر اوج میزدند
و بزبان حال بلطف کمال این سخن مے فرمودند
مصرعہ چتر شاہی بر سر ماان ماست + واللہ اعلم
مراد این سخن چہ باشد لیکن اکثر مرید آن حضرت
شیخ العالمؒ عشاق صفت سرمست وحدت میباشند
وعاشقان اہل وحدت شاہان ہر دو جہان
اندو شاید کہ این سخن بشارت عام ہم باشد

کہ ہمارے سب مرید دولت وسعادت سے بہرمند
اور صاحب نجات ہین اور یہ سب بھی بادشاہ ہین
اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ہمارے کبوترون نے صید
نہین کھایا اللہ جانے اسکی مراد کیا ہو کہ مرید ہمارا مقام
اعتقاد سے نہین ہٹتا ہی اور دوسری طرف متوجہ نہین
ہوتا اور یہ بھی مراد ہو کہ ہمارے مرید کو ہماری حضور اور غیبت
اور زندگی اور موت کے بعد قیامت تک ایک جیسا
معاملہ ہی اس حقیر کے مریدون سے جو کوئی سچا قدم
طلب حق کی راہ مین رکھتا ہی اور طلب حق کرتا ہے
ہماری ولایت با ہدایت اسکو کافی ہوتی ہی اور وصول
مقصد تک یہی ولایت رہنما رہتی ہی یون کہ راہ خدا مین
اسکو کوئی گمراہی اور بہک پیش نہین آتی اور نفس وشیطان
اسپر غلبہ نہین پاسکتے عاجز اور ناامید ہو جاتے ہین اور یہ بھی بات
تھی کہ جو کوئی ہماری دائرہ مین داخل ہوا اسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجاتی
نقل ہی کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے ذات حق بے
نام ونشان ہی اگر اسمار حق مین سے کسی نام کا اسکی
پاک ذات کا اطلاق کرین تو اسم حق سے بہتر و بالا نہو گا
کیونکہ معنی اسم حق کے سزاوار تمام کلیات کمالات اور ثابت
بذات کے ہین اور ذات پاک حق کی تمام کمالات
کے صفات سے موصوف اور ثابت ہے پس اطلاق
اسم حق کا ذات پاک پر اطلاق بروجہ کمال ہوگا

کہ ہمہ مریدان ما بہرہ مند دولت وسعادت اند
واہل نجات اند وایشان نیز شاہانند ونیز میفرمودند
کہ کبوتران ما صید نخوردند واللہ اعلم کہ مراد این چہ باشد
کہ مریدان ما از پایۂ صدق واعتقاد نلغزد و دیگرے
نیاویزد وشاید کہ این ہم مراد باشد کہ مریدان ما را در حضور
وغیبت ما ودر حیات وممات ما یکسانست تا روز حشر
عالم ہر کرا از مریدان این حقیر قدم صدق در راہ طلب
حق نہد ودر طلب حق در آید ولایت با ہدایت ما
او را کافی باشد تا کہ رہنمونی ووصول بمطلوب
او ہم از ولایت شود چنانکہ او را در راہ خدا
ہیچ ضلالت وغوایت پیش نیاید وشیطان و
نفس از وے مقہور ومایوس آید ونیز میفرمودند
ہر کہ در دائرہ ما گذر کند آتش دوزخ بروے
حرام گردد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم سے فرمودند
کہ ذات پاک حق بے نام ونشان ست اما اگر اسمے
از اسمار حق ان ذات پاک را اطلاق کنیم بہتر وبالاتر
از اسم حق نباشد کہ معنی اسم حق سزاوار ہمہ کلیات
کمالات ثابت بذات است وذات پاک حق موصوف
بصفات ہمہ کمالات وثابت بذات ست پس اطلاق اسم
حق بر ذات پاک حق را اطلاق بروجہ کمال باشد

یہانتک کہ یہ اسم حق حضرت شیخ العالمؒ اور اُن کے مریدوں
اور فرزندوں کی زبان پر جسنے اُن کی خانقاہ میں اعتقاد
کا سر جھکایا ہے ایسا جاری تھا کہ جو سانس باہر نکالتے اور
جو سانس اندر لیجاتے تھے ذکرِ حق میں لیجاتے تھے اور
جو قدم زمین پر رکھتے تھے ذکرِ حق میں رکھتے تھے یہانتک
کہ بجائے سلام علیکم اور بجائے الحمد للہ چھینک کے اور ہر کام
اور ہر نیت کے شروع اور آخر میں اس نام کی عادت
ہو گئی تھی چنانچہ بعد صلوٰۃ اور تکبیر اور فاتحہ اور مانند اُن کی اور
کے تین بار یہ نام حق بآواز بلند لیتے تھے اور دنیا کے
کاموں مثل خرید و فروخت وغیرہ کاروبار میں بھی اسم
حق اور جمال حق میں انکو حالت استغراق رہتی اور آج
تک یہ طریقہ حضرت شیخ العالمؒ کے مریدوں میں جاری
ہے اور عام اجازت ہی بلکہ یہ حضرت شیخ العالم کے مریدین
کی نشانی ہے اور اسی سے ان کو حق گو اور حقانی کہتے ہیں
اور اگر کوئی منکر اسکا منکر ہوتا اور کہتا ہے کہ یہ قسم بدعت ہے
جائز نہیں تو یہ بالکل جہل و حماقت یا حسد ہی بنا د لگتے
ہیں ہم اللہ کی اس سے اور یہ سب جوانمردوں کے کام
اور راہ حق کے جانبازوں کے حالات کی نقلیں ہیں ہر
اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس قسم پر
رسالہ مکیہ میں لکھتے ہیں کہ یہ نام حق اس گروہ کی اصطلاح میں
اللہ جل وعلی کا اسم ذات ہے اور اسکی حقیقت اور صفات

تا آنکہ آیت اسم حق بر زبان حضرت شیخ العالم و مریدان
حضرت شیخ العالم و فرزندان حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ و ہر کہ در ان خانقاہ سر باعتقاد فرود آورده دست
چنان جاری بوده است ہر دمیکہ بر می آوردند و فرو
میبردند بذکر حق می بودند و ہر قدمیکہ بر زمین میہ نہادند
بذکر حق می نہادند تا بجای دیگر در محل سلام علیکم و بجاے
الحمد شد جواز عطسہ این نام عادت و خوی ایشان گشتہ
بود بجای دیگر در آغاز و پایان ہر کار است چنانچہ بعد از صلوٰۃ
و تکبیر و فاتحہ و مانند این اسم حق سہ کرت بلند میگفتند
و در امور دنیاوی نیز از خرید و فروخت و مانند آن ہر چہ
بودی انکار و بار بال ایشان مستغرق باسم حق و با حق
بودی و الی یومنا ہذا این طریق و این سنت بر مریدان
حضرت شیخ العالم جاری ست و اجازت عام ہست و این
علامت مریدان حضرت شیخ العالم است و این جہت
ایشان را حق گوی و حقانی گویند و اگر این را منکرے
منکر بود و گوید کہ این نوع بدعت است روا نباشد
و این از محض جہل و حماقت بود و یا از حسد باشد نعوذ باللہ
منہا و این ہمہ از جملہ کمالات مردان و حالات جانبازان
در راہ حق است و اتباع سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم انجا در رسالہ مکیہ میگوید کہ این اسم حق در اصطلاح
ایشان کہ اسم ذات حق است جل و علی و الحقیقۃ و صفاتہ

یعنی اسم حق کا اطلاق ذات پر کرتے ہین اور اسم حقیقت
کا اطلاق مرتبہ صفات مین کرتے ہین جب مرید دنیا ترک
اور حدود نفس سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی خواہش عالم
صفا کی جانب آتی ہے یہ گروہ کہتا ہے کہ یہ مرید عالم حقیقت
مین آیا اور مقامات حقایق مین پہونچا اگرچہ یہ مرید ابتک عالم
صفات و اسما مین ہو اور جب مرید نور ذات کی طرف پہونچا
تو یہ گروہ کہتا ہے حق جل و علی کی جانب پہونچا یعنی واصل
بحق ہوا اور یہ استعمال اس گروہ کے درمیان مین ہے اور
کم ہے کہ یہ گروہ حق و حقیقت کو ذات و صفات غیر مین استعمال
کرین بس اسم حق بہت اس گروہ مین جاری ہوتا ہے
کیونکہ یہ لوگ وہ گروہ ہین جنکا کہنا اور سننا اور دیکھنا او
جملہ قول اور فعل انکے حق بحق ہین دوسرے یہ کہ اسم حق
اور ذکر حق حسن ہے اور حسن ہمیشہ جائز ہے ہر حال اور ہر وقت
مین قیامت تک بزرگون کے قطب عارفون کے پیشوا
عاشقون کے سردار واصلون کے امام سید محمد گیسو دراز
پاک کیا اللہ نے انکا دل اپنے رسالہ اذکار مین فرماتے
ہین و منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول لا الہ الا اللہ
لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب ضرب من الربط فیہا
وفی ہذا الذکر یتجلی الذکر اشیاء محذوس من الجلال
فمن تحمل لذلک وصبر علیہ صار الانقا کثیر من
الامور الشریفۃ والنثار بجملۃ ثلثہ ارکان

یعنی اسم حق را اطلاق بر ذات کنند اسم حقیقت را
در مرتبہ صفات اطلاق کنند چون مرید ترک دنیا کند
و تجاوز کند از حدود نفس و ہوای او در آید در عالم صفا
بگویند این طائفہ کہ در آمد این مرید در عالم حقیقت برسید
بمقامات حقائق اگرچہ باشد این مرید ہنوز در عالم صفات
و اسما و ہرگاہ کہ برسد مرید بنور ذات میگویند
این طائفہ کہ رسید سوی حق جل و علی یعنی واصل
حق گشت و این استعمال درمیان این طائفہ است و
اندک است کہ استعمال کنند این طائفہ حق و حقیقت را
در ذات و صفات غیر پس اسم حق بسیار درمیان این طائفہ
جاری باشد کہ ایشان قومے اند کہ گفتن ایشان حق است و شنیدن
ایشان حق است و دیدن ایشان حق است و جملہ افعال و اقوال
ایشان حق بحق است و دیگر آنکہ اسم حق و ذکر حق حسن
است و حسن ہمیشہ جائز است در ہمہ حال و در ہمہ اوقات
تا قیامت قطب المشائخ مقتدی العارفین قدوۃ العاشقین
امام الواصلین سید محمد گیسو دراز قدس سرہ فی رسالۃ
الاذکار منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول لا الہ الا اللہ
فی لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب و انتشار لیضرب
ببعض بعضہا ما الضرب من الربط فیہا و ہذا الذکر یتجلی
للذاکر اشیاء محذوف من الجلال فمن تحمل لذلک صبر علیہ
صار الالقی کثیر من الاربعین الامور الشریفۃ بجملۃ انتشار بجملۃ ثلثۃ ارکان

ولیقول من الضرب خفی منہا ذکر حق ابتدا فی الجانب
الایمن حق بسکون القاف ثم یضرب ثانیا علی القلب خفی بالا ابار
الشکلم ومنہا حق خفی مبتدا الحق من الیمین ثم یقول خفی من
الیسار ثم یضرب الربط علی القلب بقوله ہو اور یہ ذکر مقصود
سے کچھ فائدہ ذاکر کو نہین دیتے مگر بواسطہ تلقین اور اجازت
کے اوراون شرائط کے ساتھ جو انہین ہین اور ایک جماعت
سے نقل اور قطعی سنا ہوا ہی کہ آواز نام حق کی عالم غیب سے
بیشک وشبہہ اور سچے مریدونکو حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
کے گرد سے اور جہان کہین سے ہو کمال عظمت ولایت
حضرت شیخ العالم کی وجہ سے ہر ایک مرید کو پہونچتی تھی اور
ہر ایک کھلی آنکھون سے سنتے تھے چنانچہ یہ بدنصیب
زمانہ کا بت پرست اور بدکردار کمترین ساکنان اس
حضرت بزرگ اور قطب اولیا سے ایک رات یارونکے مجمع
کے اندر شوق عشق مین عاجزون اور بیچارون کے
مانند بیٹھا تھا اور وہ وقت اس ضعیف کے اس راہ
مین داخل ہونیکا ابتدائی وقت تھا اور گھر بار اور مہربان
مان سے جدا ہوکر عشق کے تپاک مین پڑ چکا تھا یکایک
اس ضعیف کے بڑے بھائی مبارک خدا اس
ضعیف کے سر پر اور نصیحت کی گرم زبان سے بہت
کچھ شفقت ارزانی فرمائی اور ہاتھ پکڑ کر گھر لے گئے
اور وہ رات رمضان شریف کی راتون سے تھی

ولیقول فی الضرب خفی منہا ذکر حق خفی ابتدا
فی الجانب الایمن حق بسکون القاف ثم یضرب
ثانیا علی القلب خفی بالمادا الشکلم ومنہا حق خفی یبتدا
الحق من الیمین ثم یقول خفی من الیسار ثم یضرب
الربط علی القلب بقوله ہو این اذکار از مقصود ہیچ
فائدہ نہ بہر مر ذاکر را مگر بتلقین واجازت وشرائطیکہ
کرده است ونقل جمعے واستماع قطعی است کہ
آواز اسم حق از عالم غیب لاشک ولاریب مریدان صادق
را از گرد خانقاه حضرت شیخ العالم واز ہر جاکہ باشد
از کمال عظمت ولایت حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سره ہر یکی را میرسید وہر یک معاینۃً می شنیدند
چنانکہ مدبر روزگار بت پرست بدکردار از کمینہ
سکان آستانہ آن حضرت علیا وقطب اولیا ست
شبی در جمع یاران در شوق عشق چون درماندگان
وبیچارگان نشستہ بود وآن ہنگام ابتدای در آمدن
این ضعیف درین راه بود وانقطاع از خانمان ومادر
مہربان کرده در تپاک عشق افتاده بود ناگاه برادر
بزرگ این ضعیف قدم لطیف بر سر این ضعیف نہاده
آورده بود وبزبان گرم نصیحت بشفقت بسیار
ارزانی فرموده ودست گرفتہ در خانہ بردند
وآن شب از شبہای ماه مبارک رمضان بود

زمانہ بہار کا کنارہ آسمان سے بے غبار کے صاف چاند
نکلا تھا یہ ضعیف چارپائی پر والدہ کی خدمت میں بیٹھا
تھا ایک آواز حق کی غیبی پچھم کی جانب سے آئی یہ ضعیف سر
ڈالے ہوئے درد عشق میں مبتلا تھا کہ میں نے سر اٹھایا ایک
گھڑی گذری ہوگی کہ پھر آواز حق کے پچھم اوتر کے گوشہ
سے آئی میں مکان کے صحن میں جاکر کھڑا ہوا جناب والدہ
اور اور لوگ جاگ پڑے ایک گھڑی بھی نگذری تھی
کہ پھر آواز حق کی اوتر کی طرف سے آئی کہ سب نے سنی
جب ہمنے تحقیق کیا تو کوئی مکان کے گردا گرد میں نہ تھا
اور تخمیناً آدھی رات کا وقت ہوگا جناب والدہ سے
میں نے عرض کیا مجکو معذور جانیے کہ میرا کام میرے
اختیار میں نہیں حضرت مخدوم العالم کی ولایت مجکو
اس طریقہ سے اپنی طرف کھینچتی ہے مجکو رہائی دیجیے انھوں نے
مجکو رہائی دی اور اس عذر کے سبب سے معذور جانا
جب یہ فقیر دیر تک عبادت میں بیٹھتا اور مجاہدہ اور ریاضت
کرتا تھا تو ہر رات کو تہائی رات گذرنے کے بعد نور فیض
کا پرتو مجھپر پڑتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ عالم کے پہاڑ سر پر
رکھ لیے یا کہ دریائے قلزم کے نیچے لیگئے مقام شفاعت اور کمال
ولایت حضرت شیخ العالم سے غیبی آواز حق آئی اور فوراً میں اس
حال سے نجات پاتا اور اٹھ کھڑا ہوتا اور تہجد ادا کرتا اور جس رات مجھ پر
نیند کی غفلت طاری ہوتی اور قریب تھا کہ تہجد کا وقت گزر جائے

ہنگام بہار از افق آسمان بے غبار ماہ تابان طلعت نمود
این ضعیف آمدہ بالاے چارپائی خدمت والدہ نشستہ ناگاہ
آواز حق از عالم غیب از جانب غربی آمد این ضعیف سر فرود
افگندہ بالام عشق در شدہ بود سر برآوردہ ساعتی گذشتہ
باز آواز اسم حق از بین الشمال والغرب برآمد این ضعیف
در صحن خانہ رفت در استادہ شد جناب والدہ ودیگر آدمیان
ہمہ بیدار شدند ساعتے نگذشت کہ باز آواز اسم حق از عالم
غیب از جانب شمال برآمد چنانچہ آن ہمہ شنیدند چون تفحص
کردیم گرد خانہ کسے نبود و موازنہ نیم شب از شب گذشتہ بود
بخدمت والدہ عرض کردیم این ضعیف را معذور دارید کہ کار
این ضعیف بر دست این ضعیف نیست ولایت حضرت مخدوم العالم
رضی اللہ عنہ برین نہج این ضعیف را بخود میکشد طلب رہا یا ایشان
مارا رہا کردند و بعذر و معذور داشتند چون این فقیر در ادای تلبیات
در نشست و مجاہدہ و ریاضت می پیوست ہر شبے از
شبہا چون مقدار دو ثلث شب گذشتے عالم فیض بر دیدہ
فقیر می تافتی چنان بودے کہ کوہہاے عالم بر سر نہادند
و در زیر دریاے قلزم بردند از مقام شفاعت واز
کمال ولایت حضرت شیخ العالم رح آواز حق از غیب
بے آمدے و در حال نجات می یافتم و برخاستم
و تہجد ادا کردم و ہر بار کہ غفلت خواب این فقیر
در آمدے و قریب بودے کہ وقت تہجد بردد

فوراً ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم خواب میں میرے
سر پر آموجود ہوتے اور عتاب کے طور پر فرماتے اٹھ وقت
تہجد جاتا ہے اور میں فوراً کھڑا ہوتا اور یوں ہی اگر بعد ادائے
تہجد کے نیند کی غفلت آتی اور قریب ہوتا کہ صبح کی نماز کا وقت
جاتا رہے اسیطرح حضرت پیر دستگیر دستگیری کرتے اور نیند
کی غفلت سے ہوشیار کر دیتے اور ارادت اور اجازت
میری حضرت شیخ العالم کے ساتھ عالم معاملہ میں پہلے
ہی درست ہوتی تھی بعد اسکے حضرت شیخ العالم کے پوتے
وقت کے شیخ حضرت شیخ محمد (دراز کرے اللہ سایہ انکا
اور بلند کرے مرتبہ اور کمال) سے میں نے بیعت کی اور اجازت
کا شرف حاصل ہوا اور حضرت شیخ العالم نے عالم معاملہ
میں کتنی مرتبہ مجھپر لطف فرمایا اور ہاتھ پکڑکے کرم کی زبان سے
فرمایا کہ میں نے تجھکو خدا تک پہونچا دیا اسپر اللہ کا شکر ہے اور
اسقدر معاملہ میرا حضرت شیخ العالم کے ساتھ تھا کہ حد اور
شمار میں نہ آئیگا کوئی نادر ہی وقت ہوتا ہوگا کہ مجھکو اس سے
غفلت ہوتی ہو اور یہ معاملہ میرا ظہور ولایت حضرت شیخ العالم
میں حضرت شیخ العالم کی وفات پر چالیس سال گذرنے کے بعد
تھا اور اسکے بیشتر کیا کچھ ہوا ہوگا اگرچہ ظاہر شریعت کہتے ہیں کہ
اولیا کو وفات پر چالیس برس کے گذرنے کے بعد مرتبہ نبوت تک
پہونچ جاتے ہیں اور اسلیے اعلیٰ سے ادنیٰ کیطرف نہیں آسکتے لیکن
حضرت شیخ العالم کی ولایت وجہ کمال کی ہے اور قیامت تک رہیگی

در حال حضرت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم در عالم واقعہ
بر سر وقت فقیر میرسیدند و بطریق عتاب میفرمودند برخیز وقت
تہجد میرود و این فقیر در حال میخواستی و تہجد ادا
میکردی و ہمچنین بعد از ادائے تہجد چون غفلت خواب
در آمدی و قریب بودی کہ وقت نماز فجر برود ہمچنان حضرت
پیر دستگیر دستگیری میکردند و از غفلت خواب ہوشیاری
دادی آوردند و ارادت و اجازت این فقیر با حضرت
شیخ العالم در عالم معاملہ اول درست گشت بعدہ با نبیرۂ
حضرت شیخ العالم شیخ الوقت حضرت شیخ محمد مد ظلہ و علی قدرہ
بیعت کردیم و بشرف اجازت مشرف گشتیم و حضرت شیخ العالم
این فقیر را در عالم معاملہ چند بار لطف کردند و دست گرفتہ
بزبان کرم فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم الحمد للہ علی ذالک
و چندان معاملہ این فقیر را با حضرت شیخ العالم بود کہ
در حد و عد نیاید تا در وقتے باشد کہ غفلت ازان بودہ
باشد و این معاملہ را در ظہور ولایت حضرت شیخ العالم
بعد چہل سال از رحلت حضرت شیخ العالم بودہ است
تا پیش ازین چہ بودہ باشد اگرچہ در ظاہر میگویند
کہ اولیا را بعد وفات گذشتن مدت چہل سال از رتبہ
ولایت بمرتبہ نبوت میرسانند بنابران از اعلیٰ
بسوے ادنیٰ آمدن نمیتواند فاما حضرت شیخ العالم
را ولایت بر کمال است و تا انقراض عالم خواہد ماند

اے بھائی اگر تو شبہ رکھتا ہے اور شک کی طرف جاتا ہے سچے اخلاص
کے ساتھ داخل ہو اور دریافت کر خبر مثل دیکھنے کے نہیں ہوتی

نقل ہے کہ شیخ بجنیاؔ سوداگری کو جاتے اور بہت دن
گذر جاتے کہ بی بی انکی خبر خیریت نہ پاتی تو ایک نان
روٹی ایک سیر اور ایک انگ کی پکا کر اور ایک ٹکڑا گڑ دو دھ
شکر اور ایک انگ گھی ڈالکر لاتی اور حضرت شیخ العالم کے
حضور میں رکھتی اور اپنے خاوند کی خبر اور ٹھکانا ٹھہرنے والے
پیر سے پوچھتی اور معلوم کر کے اپنے مقام اور آرامگاہ کو
واپس جاتی اور وہ نان مشہور ہو گئی کہ بلا میں پھنسے ہو
اور مشکل میں پڑے ہوئے کو اس سے نجات میسر ہوتی حضرت
شیخ العالمؒ نے اس روٹی کا نام توشہ فرمایا غرض دیر تک شیخ بجنیا
ایک مدت تک یہی کرتی رہیں ایک روز تیار توشہ کے خبر دریافت کرنے
آئیں حضرت نے فرمایا جا توشہ لے آ بجنیا تو آ بادی و فلاں
منزل تک پہونچا ہے شیخ بجنیا کی بی بی نے کہا اے پیر پھر جانا
آنا نہیں ہے حضرت نے فرمایا اگر آنا نہیں ہے تو وہ بھی
نہیں ہے تقدیر الٰہی سے اسی گھڑی میں ٹھگوں نے شیخ
بجنیا کو اطراف سنبھل میں مار ڈالا چونکہ وہاں کے لوگوں نے شیخ
بجنیا کی کرامت کے آثار کھلم کھلا دیکھے قبر بنوائی اب انکا نام
تمام جہان میں غیب پیر مشہور ہو گیا ہے اور دستور ہر گروہ کا یوں ہے
کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور جان جانے کی نوبت
آ جاتی ہے چاہئے کوئی حاجت ہو حضرت شیخ العالمؒ کا توشہ دیا کرے

اے برادر اگر شبہ داری و بشک می آری بصدق
اخلاص در آی و در باب لیس الخبر کالمعاینہ۔

نقل است کہ شیخ بجنیا از جہت سوداگری بسیار
روزہا سپری گشتی کہ اہل بیت او خبر سلامتی نیافتی یک
نانے بوزن یک سیر و دانگے پختہ و دانگ شیر شکر و دانگ
روغن زرد انداختہ می آوردی و پیش حضرت
شیخ العالمؒ بنہادی و خبر شوہر خود از پیر دستگیر
پرسیدے و بیافتی و بقرار و آرامگاہ خود باز گشتی
و آن نان بشہرت پیوستہ غرق شدہ بلا و مشکل
افتادہ را نجات گشتی نام آن نان حضرت
شیخ العالمؒ توشہ فرمودند تا چند مدت ہمچنین میکرد روزے
برائے انجام شیخ بجنیا بے توشہ آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو توشہ بیار بجنیا رسیدہ آید تا فلان منزل رسیدہ است
اہل بیت شیخ بجنیا گفت کہ اے پیر آمدنی ام
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اگر آمدنی نیست او ہم نیست
بقضاے الٰہی در ان ساعت در راہ رہزنان در نواحی
سنبھل کشتند چون خلق آنجا آثار کرامتش آشکار دیدند
قبر راست کردند حالا اسمش بقوم عام در جہان
بنام غیب پیر شہرت یافتہ است عمل ہر بلا نفرین
شناختہ است کہ ہر کرا مشکلے در جہان افتد و کار بجان
بجان رسد و ہر حاجتی کہ دارد توشہ حضرت شیخ العالم بدہد

فوراً بلاشک وشبہ نجات پا جائے اور اسکا کام جلد ہو جائے
اگر چاہا اللہ نے تو بہتر ہے بشرطیکہ جہانتک ممکن ہو صاحب سجادہ
اور فرزند حضرت شیخ العالمؒ کو پہونچے اور اگر نہو سکے تو حضرت کے
کسی مرید کو پہونچے اور یہ بھی ممکن نہو تو کسی درویش یا
مسکین کو دیوے اور نا اہل کو نہ دے تا مطلب ضایع نہو جائے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا جو میرا توشہ بغیر اذن خرچ کریگا
یا کھائیگا اپنی جان سے سیر ہو چکا ہوگا حضرت شیخ العالمؒ
سوا اپنی خانقاہ کے مریدوں کے نہ دیتے تھے لیکن بعد حضرت کے
حضرت کے فرزند حضرت شیخ عارف احمد رحمۃ اللہ نے انکی
دلیل سے اذن عام دیدیا اور فرمایا اگر یہان نلا سکے تو کسی
مرید کو دیدے اور یہ بھی نکر سکے تو مسکین یا درویش کو دیدے
تاکہ اسکا مقصد حاصل ہو اور حاجت جلد پوری ہو اگر چاہا
اللہ نے تو بہتر ہے اور اسکی مدد کی اور دیا ایک درم مہر حضرت کے
صاحب سجادہ کو دے تاکہ حاجت اسکی بر آئے اور اگر کوئی
بیمار ہو اور امید زیست کی منقطع ہو اپنی مقدرت کے لایق ایک
روپیہ گاؤ صاحب سجادہ حضرت شیخ العالمؒ کو پہونچائے تاکہ
حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ میں خرچ ہووے اور مریدوں
اور معتقدوں اور فقیروں کو بانٹ دی جاوے انشاء اللہ تعالیٰ
کے اذن سے جلد نجات بلا و رنج سے پائے اور اولیٰ
یہ ہے کہ حاجت بر آنے کے پہلے ہی دے اگر پہلے ندے تو
سچے دل سے نیت اور زبان سے اقرار دینے کا کرے

در حال بلاشک وشبہ نجات یابد و کارش زود بر آید
و بمقصود رسد انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ تا تواند
بصاحب سجادہ و یا بفرزندی حضرت شیخ العالمؒ رساند
واگر نتواند مریدے از مریدان حضرت شیخ العالمؒ را برساند
واگر این ہم نتواند درویشی و یا مسکینی را بدہد بنا اہل خرچ
نکند تا مقصود مفقود نشود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند ہر کہ
توشۂ ما بغیر اذن خرچ کند یا بخورد و از جان خود سیر آمدہ باشد
حضرت شیخ العالمؒ جز بمریدان خانقاہ خود قسمت
نمیفرمودند اما بعد حضرت شیخ العالمؒ پسر حضرت شیخ العالمؒ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ اذن عام کردند
و فرمودند اگر اینجا آوردن نتواند بمریدے برساند واگر
این ہم نتواند بمسکینی و درویشی بدہد تا مقصود او رود واگر
و حاجتش زود بر آید انشاء اللہ تعالیٰ و عوض یا یک درم
مہر بصاحب سجادہ آن حضرت بیارد و حاجتش بر آید واگر
کسے ملول باشد و امید بر حیاتش منقطع شود بقدر وسع
و طاقت خود یک روپیہ گاؤ بیارد و بحضرت صاحب سجادہ
حضرت شیخ العالمؒ برساند تا در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
خرچ فرمایند و بمریدان و معتقدان و فقیران قسمت کنند
باذن اللہ تعالیٰ زود نجات از بلا و رنج یابد و اولیٰ
آنست کہ پیش از بر آمدن حاجت بدہد اگر پیش
ندہد نیت بصدق دل و اقرار زبان بکند

اللہ پر تو اسکو اپنے فضل و کرم سے نجات دیگا اور اسکی تمام
حاجتیں پوری ہونگی اور اگر مر جانے کے بعد بھی جلدی
نہ بیچا تو ویسے بڑے خوف اور بلاء سخت میں گرفتار ہوگا کہ
جس سے بچنا مشکل پڑے گا نعوذ باللہ منہ اور اسی گائے
کو حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ذبح کریں
اور مریدوں مستحقوں فقیروں کو بانٹ دیں اور اپنے
لیے کچھ نہ رکھیں اور اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہے اور اسکی

تمت — بعض احوال اور کرامات حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ کی معتبر کتابوں میں اور ملفوظات سے چھانٹ کر اس
کتاب میں بڑھا دیئے تاکہ بصیرت والے پڑھنیوالے کے رہنمونی کر کامیاب اور
نصیب آور ہوں ان حضرات جلال اور جیسے پینے والے تجلیات جلال ان خواص بحر معانی ان
بسرار نکات سبحانی ان خورشید ولایت بے نقاب ان ماہ بے حجاب ان
شوق دریا شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم عالم شیخ احمد
عبد الحق صاحب توشہ قدس اللہ سرہ العزیز کا ذکر کہ آپ توحید کی تلچھٹ
خمار کو مزا رکھتے اور بڑی شان قوی مرتبہ اور بلند ہمت بزرگ نفس
تھے جو کچھ بھی وہ رکھتے تھے آپ کے خیال میں آجاتی تھی بلا توقف
اسکا ظہور گھڑی بھر میں ہو جاتا تھا۔ آپ حضرت شیخ جلال الدین
کبیر الاولیاء پانی پتی قدس اللہ سرہ کے مرید اور محبوب ترین خلیفہ
تھے۔ آپنے بقدم تجرید و تفرید اسقدر مجاہدہ اور ریاضت
کی کہ اس گروہ میں کم کسی نے کی ہوگی کوئی حد ہو کہ چھ مہینے تک
قبر میں رہے اور اللہ کی طرف سے عبد الحق کے خطاب سے ملقب ہو کر آپنے

اللہ تعالیٰ بکرم خویش و فضل خود او را نجات بدہد و جمیع
حاجتش روا گردد و اگر بعد از مردن مقصودش زود ندہد
خود در خوف عظیم و بلای جسیم مبتلا گردد که نجاتش محال بود نعوذ باللہ
منہا و آن گاو را در خانقاہ حضرت شیخ العالم ذبح می کنند و
بر مریدان مستحقان و فقیران میرسانند و هیچ نمی دارند واللہ اعلم
بالصواب الیہ المرجع والمآب — تمت

بعضے احوالات خوارق عادت حضرت شیخ العالم قدس سرہ از کتب معتبرہ و ملفوظات وغیرہ استنباط نمودہ درین اوراق ملحق نمودہ تا از رہنمونی اہل بصیرت افزون کامیاب بہرہ ور شوند

ذکر آن حضرات جلال آگین ربودہ نفحات جمال آن غواص بحر
معانی آن مسیر از رموزات سبحانی آن خورشید ولایت بے نقاب آن ماہ بے حجاب آن
شوق دریا شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم العالم شیخ عبد الحق
صاحب توشہ قدس اللہ سرہٗ حضرت قدوۃ کشان بادۂ توحید بود و
دستانی عظیم و حالی قوی و ہمتی بلند و نفسی قاطع داشت از قہر و
لطف ہر چہ در خیالش میگذشت در ساعتی بلا توقف بظہور می آمد
وی مرید و محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء
پانی پتی قدس اللہ سرہ است و آنقدر ریاضت و مجاہدات
بقدم تجرید و تفرید کردہ کہ کمتر ازین طائفہ بوجود آمدہ باشد
بعد یک مدت شش ماہ در قبر ماندہ و از جانب حق تعالیٰ بخطاب
بخطاب عبد الحق گشتہ زندگانی ابدیافت و بہ ہدایت

گم گشتگان کی ہدایت کیلئے حق کیطرف سے بواسطہ بطریق الہام کے
مامور ہوئے۔ اسکے بعد ہمیشہ جمال حق کے مشاہدہ میں غرق اور
محظوظ رہتے تھے اور کبھی مراقبہ سے چشم حق بین نہیں کھولتے تھے
لیکن وقت معین پر چنانچہ صلوٰۃ خمسہ اور نماز تہجد وغیرہ کیلئے یا طالبوں
اور مریدوں کی ترتیب اور ہدایت کیلئے یا دوستوں کے دیکھنے کیلئے کھولا کرتے تھے
اور اسطرح کرتے تھے کہ اگر نماز کا وقت آتا یا کوئی آ جاتا
تو خدام باواز بلند تین مرتبہ حق حق کہتے تھے تو آپ اسی وقت
آنکھیں کھولتے تھے اور سبب دریافت فرماتے ایسا بیان کرتے
ہیں کہ پہلے بار حق کہنے سے عالم لاہوت سے جبروت میں
آتے تھے اور دوبارہ حق کہنے سے عالم ملکوت میں نزول
فرماتے تھے اور تیسری بارہ حق کہنے سے عالم ناسوت کیطرف توجہ
کرتے تھے پھر احدیت کے عالم فنا میں مستغرق ہو جاتے تھے
اس بیان کا لکھنے والا کہتا ہے کہ آنحضرت کا لاہوت سے
ناسوت تک اسم حق کے وسیلے سے آنے میں یہ بھید تھا
کہ آپ کی الفت کا عہد اسم اعظم حق تھا اسکو ذات کی
تجلی سے اسی اسم کی صورت میں طاقت دی گئی تھی اسی بنا پر جب اس
نام کی آواز جسم مقید ناسوتی ہو کے آپکے گوش مبارک میں پہنچتی تھی تو
تنزیہ مطلق سے اسکی شنوائی کی طرف اور تفاصیل مظاہر تشبیہ میں درجہ
بدرجہ عروج کی ترتیب میں توجہ فرما کر نزول فرماتے تھے تاکہ
تشبیہ اور تنزیہ دونوں کی نوبت بنوبت بلکہ ساتھ ہی
ایک وقت میں لذت حاصل کریں کہ وہ ادنی مرتبہ انبیاء اور کمال اولیاء کا ہے

گم گشتگان بادیۂ ضلالت بواسطہ بطریق الہام از حق
مامور گشت بعد ازان ہمیشہ در مشاہدۂ جمال حق مستغرق
و محظوظ می بود و گاہے چشم حق بین از مراقبہ نمی کشود الا
سر محل چنانچہ برای صلوٰۃ خمسہ و نماز تہجد وغیرہ و یا
بجہت ہدایت و تربیت طالبان و مریدان یا بسبب
دیدن مخلصان و مہمان وا بجہان بود کہ اگر وقت
نماز میرسید یا آیندہ می آمد خادمان سہ کرت اسم
حق حق حق باواز بلند می گفتند آنزمان چشم حق بین
می کشاد و موجب استفسار فرمودی و چنین می آرند
کہ حق اول کہ می گفت از عالم لاہوت بعالم جبروت
می آمد و از حق دوم بعالم ملکوت نزول میفرمود و از
حق سوم از ملکوت بعالم ناسوت توجہ میفرمود باز در عالم فنا
احدیت مستغرق میگشت محرر این سطور میگوید کہ سر در آمدن
آنحضرت از لاہوت بناسوت بواسطۂ تکرار آواز حق آنست
کہ مبدای تعلق اسم اعظم حق بود و بتجلی ذات در صورت
تعین این اسم دست داده بود بنا بر آن چون آواز این اسم
از جسم مقید ناسوتی بگوش شریف قدس سرہ میرسید از تا
تنزیہ مطلق بجانب شنودن و در تفاصیل مظاہر تشبیہ درجہ
بدرجہ بترتیب عروج توجہ میفرمودند نزول میفرمودند تا بہردو
مشاہدۂ تشبیہی و تنزیہی نوبت بنوبت بلکہ معًا در یک
آن لذت گیرد و آن مرتبۂ انبیاست و کمال اولیاست

کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ کو اس راہ سے آتا تھا
الغرض آنحضرت کو ذات مطلق میں اسقدر استغراق تھا کہ جب
جمعہ کی نماز کے واسطے یا دوسری جانب توجہ فرماتے تھے تو خدام
حق حق حق کہتے ہوئے آگے جاتے تھے یہانتک کہ حق ہی کی آواز پر
پابر قدم رکھتے تھے احیاناً اگر خدام کبھی خاموش ہو جاتے تو آپ متحیر کھڑے
رہ جاتے اور اپنے داہنے بائیں اور آگے پیچھے سے متحیر ہو جاتے کسی بزرگ
کیا خوب کہا ہے شعر بیت میں الست میں ایسا مست ہوں کہ اپنی خبر نہیں
دیوان گلیوں کے سوا اور کہیں گذر نہیں بارہا چشتیہ میں بیان کیا گیا ہے
کہ آنحضرت اور آپ کے فرزندوں اور مریدوں کی زبان پر لفظ حق ایسا
جاری تھا کہ جو سانس اندر آتا یا باہر جاتا لفظ حق ہی کے
ساتھ آتی جاتی تھی جو قدم زمین پر پڑتے تھے حق ہی کے ساتھ رکھتے
تھے انتہا یہ کہ السلام علیک وعلیک السلام کی بجائے اور جہانتک
میں الحمد للہ کے مقام پر بھی اسی نام کے عادت ہو گئی تھی
اور ہر ایک کام اول و آخر میں بھی چنانچہ نماز کے اول و آخر
میں اور تکبیر و اقامت و فاتحہ اور اسی کے مانند میں لفظ حق
تین بار با آواز بلند کہا کرتے تھے اور دنیا کے کام میں بھی مثلاً
خرید و فروخت وغیرہ ہر کام کے بار میں آپکا حال حق اور حال
حق میں غرق رہتا تھا جیسا کہ آپ کے مریدوں اور طالبوں
میں ابتک یہ طریقہ جاری ہے اور عام اجازت ہو گئی
ہے اور یہی آپ کے مریدوں اور طالبوں کی نشانی
ہے اسی سبب سے انکو حقانی اور حقی کہتے ہیں یہ وہی ہیں جنکا کہنا سنا

کہ مثل حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ازین رہ حاصل می آمد
الغرض آنحضرت را چندان استغراق در ذات مطلق روی
نمودہ بود کہ چون بجہت نماز جمعہ و دیگر جا متوجہ میشدند خادم حق
حق حق گویان پیش میرفت تا قدم بر آواز حق می نہادند واگر
احیاناً خاموش میگشت متحیر ایستادہ و از راست و چپ
پس و پیش خبر نداشت بزرگی خوش گفتہ بیت من مست
الستیم کہ از خود خبری نہ بجز کوی خرابات دگر سو گذری نے
در مناقب چشتیہ نقل میکنند کہ اسم حق بر زبان حضرت مخدوم شیخ
احمد عبدالحق و فرزندان و مریدان و طالبان او چنان جاری
بود کہ ہر نفسیکہ بر می آوردند و فرو می بردند بذکر حق می بردند
ہر قدمی کہ پیش بر زمین می نہادند بذکر حق می نہادند تا بحدیکہ
بجای السلام علیک و علیک السلام بجای الحمد للہ بجای
الحمد للہ این نام عادت و خوی ایشان گشتہ بود و در آغاز ہر
ہر کاری چنانچہ اول و آخر صلوٰۃ و تکبیر بانگ نماز و فاتحہ
و مانند آن سہ بار اسم حق بآواز بلند می گفتند و در امور دنیا
نیز در خرید و فروخت و مانند آن ہر چہ بودی از کار و بار و حال ایشان
مستغرق باسم حق حال حق می بود چنانکہ تا امروز این صفت
در مریدان و طالبان آنحضرت جاریست و اجازت عام
گشتہ و ہمین ہست علامت مریدان و طالبان وی و ازین
سبب ایشان را حقانی و حقی گویند و ایشان قومی اند
کہ گفتن ایشان حق ست و شنودن ایشان حق ست

دیکھنا حق ہو اور تمام احوال وافعال حق سے وہی اور اومین
ذکر ہو کہ جب دریاسے توحید مین غوطہ کھا کر عارف کی
روح کی انانیت گم ہو جاتی ہے اور تنہا حق حق کہنا
شروع کرکے جو کچھ توحید کی حقیقت معائنہ کرے تو اٹھارہ ہزار عالم
کے اشیا کو ایک واجب ہی کا پاوے گی اور حق کی آواز کی
ہیبت سے حق کی حقیقت کو پہنچ جاتی ہو اور وہی صاحب
اور او کہتے ہین کہ اگر کسی کے کان ہون تو سن لے کہ
اب بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے یہی
آواز نکلتی ہو اور اپنی ولایت سے اب بھی سچے طالب کو تلقین
فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فقیر کمال شوق وطلب سے
رودولی گیا اور ان حضرت کی شرف زیارت سے مشرف ہوا
اور تین روز مشغولی اور مراقبہ داری مین گذرے تیسرے دن
تہجد کی نماز کے بعد لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوا اور ظاہر
اور باطن کے کانون ۔۔۔ سنکر ایسا مزہ پایا کہ
لکھ نہین سکتا ہون ۔ صبح کے وقت آنحضرت کے سجادہ نشین
حمید الدین صاحب میرے پاس تشریف لا کر اور کہا الحمد للہ کہ تم
لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوئے یہ فقیر تعجب مین رہا کہ کیسی
اچھی ولایت ہے زندگی اور موت مین کوئی فرق ہی نہین اسکے بعد
شوق عشق نے اس فقیر پر غلبہ کیا اور بیقرار و بیتاب ہوا کہ ایک
آواز کی حقیقت سننا چاہیے کہ کہان سے آتی ہے جب بہت
شوق غالب ہوا تو یکایک آنحضرت قدس سرہ نے اس عالم مین

و دیدن ایشان حق ست وجملہ احوال وافعال ایشان حق است
و ہمہ ران جا ذکر می کنند کہ چون روح عارف در دریای توحید
غوطہ خوردہ انانیت گم شود وتنہا لفظ حق حق گفتن گیرد
آنچہ حقیقت توحید معائنہ کرد حقیقت اشیای ہجدہ ہزار
عالم یک وجود واجب باید واز ہیبت آواز حق بحقیقت
حق برسد و ہم وی میگوید کہ اگر کسے صاحب سمع باشد
بشنود کہ ہنوز از قبر مبارک حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ
احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ آواز حق جاریست و از ولایت
خود الحال طالب صادق را تلقین میفرمایند میگویند کہ
این فقیر بکمال شوق وطلب در قصبہ رودولی رفت و از
شرف زیارت آن حضرت مشرف گشت و سہ روز بطاعت
مشغولی گذرانید سوم روز بعد از نماز تہجد از آواز حق
مشرف شدیم و بگوش ظاہر و باطن شنیدیم ذوقی یافتیم
کہ در تحریر نگنجد وقت صبح صاحب سجادہ آنحضرت شیخ
حمید الدین جا بجا این فقیر بود و گفت الحمد للہ کہ از آواز
حق مشرف شدید این فقیر در تعجب ماند زہی ولایت حضرت
مخدوم کہ در حیات و ممات فرقی نیست بعد ازان شوق
عشق بر این فقیر غلبہ کرد و بیطاقت و بیقرار گشت کہ تحال
در حقیقت این آواز باید شنید کہ از کدام مقام سرزدہ
است چون بسیار شوق غالب آمد ناگاہ آنحضرت قدس
سرہ از مہربانی تمام در معاملہ کالخاصہ بر سر فقیر نہادہ

اپنی پوری عنایت سے خاص ٹوپی فقیر کے سر پہ رکھدی اور حق کی حقیقت کے بھید کا محرم بنا دیا۔ پھر وہی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دائرہ حقی کا تصور کے ساتھ جو کہ آنحضرت کا خاص شغل ہے مداومت کرے تو اُسکے دل کا نور چاند کے مانند روشن ہونے لگے اسکے بعد جب اور بھی زیادتی کرتا ہے تو اُسکا روحی نور سورج سے بھی زیادہ روشن نظر آنے لگے۔ اور کثرت ذکر ہوشیاگی کے بعد یہ حالت ہوگی کہ اسکے ہر مسام سے بیشمار آفتاب ہر وقت نکلنے شروع ہونگے اور وہ شاغل کے عقل و ہوش کو اچک لینگے موا ظلمت پوری نہو گی کہ اسکا وجود اور تمامی موجودات فوت دیگی اور ذات لاکیف کا نور جو کہ نوروں کا نور ہے اسپر طلوع کریگا۔ اور نسبت تنزیہی اسکو حاصل ہوگی اور سالک کی تشبیہی نسبت سے جو کہ طالب وقت کو لازم ہے رہائی پاکر زبان حال سے جاء الحق وزہق الباطل پڑھیگا اور اس شعر کو پڑھنے لگیگا بیت محض ہستی مطلق کو ہر جگہ ہر وقت دیکھ رہا ہوں ہر پلو در ہر گلی اور ہر جگہ ظاہر دیکھ رہا ہوں اور حقی دائرہ کی شروع ورزش میں نوری دائرہ اندر باہر دائیں بائیں آگے پیچھے نیچے اوپر دکھائی دینا شروع ہو اور اس دائرہ کے پیچھے حق معلوم کرینگے لیکن یہ حق کا دائرہ نہیں ہے بلکہ شامل نوری لباس میں حق کا ظہور ہے اس نوری شغل کا طریقہ جو کہ حصول کمالات کا آگیا سطح پر کیا ایسی خالی جگہ میں بیٹھے جہاں کسی کی آواز نہ سنائی دیتی ہو بیٹھ کر اسم حق کو بصورت گول یا برنگ سونا چاندی یا نیلا نیلگی

از انکہ حقیقت الحق محرم ساختند ہم وی میفرماید کہ اگر کسی بتصور دائرہ حقی کہ شغل خاص آنحضرت ست مداومت نماید نور دل مثل قرص ماہتاب نمایان شدن گیرد و بعد ازان چون زیادہ بران مواظبت کند نور روح بر شکل گردہ آفتاب روشن تر از وی نمودار شود و بعد ازان مداومت بسیار آفتاب ہای لا تعداد از منفذ ہر موئیش ہر آئی بیرون آیند و عقل و ہوش شاغل را بربایند پس از مواظبت تمام شدن وجود خود و تمامے موجودات دست دہد و نور الانوار کہ نور ذات لا کیف ست طلوع نماید و نسبت تنزیہی بدوش آید و از نسبت تشبیہ سالک کہ لازم وقت طالب بود رہائی یابد بی اختیار بر زبان حال جاء الحق وزہق الباطل برخواند و باین بیت مترنم گردد بیت وجود محض مطلق را بہر جا ہر زمان دیدم ٭ بہر سو ہر کوی بہر مظہر عیان دیدم و در ابتداء ورزش این دائرہ حقی دائرہ نورے درون بیرون راست و چپ پس و پیش و تحت و فوق مشہود میگردد و ورای این دائرہ را حق می پندارد و اما این دائرہ حق نیست بلکہ ظہور حق ست در لباس شامل نوری و طریق اشتغال باین دائرہ کہ محصل کمالات مسطور ست آنست کہ در جاے خالی کہ آنجا آواز کسی مسموع نشود اسم حق را بصورت مدور برنگ

جامہ اپنے دل مین تصور کرے اور روزانہ اسقدر اسکی
کثرت کرے کہ حق ظاہر ہو جائے اور خلق پوشیدہ ہو جاوے
نیز مرات الاسرار مین لائے ہین کہ خاندان چشتیہ کے سلسلہ
پاک مین خواجہ ابو محمد چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس اسرارہما کے بعد دائرۂ وجود مطلق
اور نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کے مشاہدہ سے دوامی
تحیر و استغراق سے جو مخدوم صاحب کو قدرت دی
تھی وہ کسی ولی کو میسر نہین ہوئی۔
لطائف اشرفی مین حضرت گنج شکر سے نقل کی ہے کہ
تمام انبیا اور خاص اولیا مقام تحیر مین رہتے ہین
اسی وجہ سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دعا اللھم زدنی تحیرا کو اپنا وظیفہ کیا۔ پس صاحب
قاب قوسین او ادنیٰ کا یہ خاص ورثہ ہے
جیسا کہ آپنے فرمودہ میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے
کہ اسمین کسی مقرب فرشتہ اور کسی نبی مرسل کو گنجائش نہین اور علما کے
ہاتھ مین انبیا کا ورثہ یہی مقام ہے لہٰذا اسکو اکثر صوفیہ مقام نہین کہتے بلکہ حال
کہتے ہین کیونکہ محض بخشش ہے کسبی نہین کیونکہ صاحب کشف المحجوب اور دیگر صوفیہ
کے نزدیک اہل فنا جو کچھ کسب سے حاصل کرتے ہین
اسکو مقامات کہتے ہین اور جو کچھ بخشش سے ظاہر ہوتا ہے
اسکو احوالات ذاتیہ کہتے ہین پس یقین کہ وارث خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم کثرت مین مشہود وحدت یہی بخشش ہو

شکل جامہ نیلگون مانند درون دل خویش تصور نماید بہ
حضور چندان اوست کند کہ حق ظاہر گردد و خلق مخفی و ہم
در مرآت الاسرار می آرد کہ در سلسلۂ پاک حضرت خاندان
چشت قدس اسرارہم بعد از حضرت خواجہ ابو محمد چشتی و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار اوشی قدس اسرارہما این نوع
استغراق و تحیر و دوام بمشاہدۂ دائرۂ وجود مطلق و
نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کہ مخدوم شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ را دست دادہ بود فوق آن ہیچ
یکی از اولیا را میسر نگشتہ و در لطائف اشرفی از
حضرت گنجشکر قدس سرہ نقل میکنند کہ جمیع انبیا و اخص
اولیا در مقام تحیر بودند بنا بر آن حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا ورد خود ساختہ اللھم زدنی تحیرا پس
این مرتبہ ورثہ خاص صاحب قاب قوسین او ادنیٰ ست
چنانچہ فرمود لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب و لا نبی مرسل و بابد العلما ورثۃ الانبیا این مقام ست کہ
آنرا اکثر صوفیان مقام نگویند بلکہ حال کہ محض موہبت
ست نہ مکاسب چرا کہ نزدیک صاحب کشف المحجوب و
دیگر صوفیان اہل فنا آنچہ از کسب بندہ و ہم آن را
مقامات گویند و آنچہ از مواہبت رو نماید آنرا احوالات
ذاتیہ پس یقین کہ وارث خاتم الانبیا صلوٰۃ اللہ علیہ
کہ شہود احدیت در عالم کثرت ست عین موہبت باشد

نہ کرکبھی الغرض حضرت مخدوم شیخ العالم احمد عبدالحق قدس
سرہ کے نسب کا سلسلہ کئی واسطے سے حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور آپکے دادا شیخ
داؤد جو کہ نہایت عالیقدر با عظمت و سعید عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے بسبب چند عذروں کے
ہلاکو خان کے واقعہ میں اپنے قبیلے کے لوگوں سے جو
بلخ میں رہتے تھے جدا ہوکر ہندوستان میں تشریف لائے
سلطان علاء الدین خلجی نے آپ کی نہایت عظمت و
حرمت کی اور آپ کے عیال کے مصارف کے واسطے اودھ
کے صوبہ دار کے نام معیشت کیلیے وجہ معقول مقرر کردی شیخ
داؤد جو حسب بزرگ مرتبہ آدمی تھے اور حسب و نسب میں
ممتاز تھے اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے ارادت
رکھتے تھے اور حضرت چراغ دہلی سے تعلیم و تربیت
حاصل کرکے واصلان حق سے ہوگئے لیکن اسپنے
جمال حال کو اہل ظاہر کی کسوت سے پوشیدہ رکھتے تھے
آپکا مرقد مبارک ردولی کی طرف ایسے ویرانے میں
واقع ہوکر ابھی تک ظاہر نہیں ہے اللہ اُن پر رحمت کرے
اُنکے ایک صاحبزادے شیخ عمر یادگار رہے یہ حضرت ظاہری
مشائخ صورت اور زیور صلاح و زہد و اتقا سے آراستہ
اور حلیۂ کمالات سے پیراستہ تھے ان کی بھی قبر
ردولی میں اپنے جد بزرگوار کے قریب ہے اُنکے

ز مکاسب الغرض سلسلہ نسب حضرت مخدوم شیخ العالم
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بچند واسطہ بحضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منتہی میشود و جد آنحضرت مسمی
بشیخ داؤد قدس اللہ سرہ کہ نہایت عالی وقار و باعظمت
و سعید بود از فرزندان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
با معدودی چند از مردم قبیلہ جدا شدہ بنا بر واقعہ ہلاکو از
بلخ برآمدہ بملک ہندوستان شرف حصول ارزانی داشتند
و سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ باحترام و اعظام پیش آمدہ
وجہ معیشت لائقہ بنام صوبہ دار ملک اودھ برائے
مصارف عیال مقرر نمود و حضرت بقصبہ ردولی بمواضع
قریب شہر اودھ سکونت اختیار فرمودند و شیخ داؤد کہ
مرد عظیم القدر و حسب و نسب ممتاز بود ارادت
بشیخ نصیر الدین چراغ دہلی داشت و تعلیم و تربیت
از حضرت چراغ دہلی حاصل نمودہ از واصلان حق گشت
اما جمال حال خود را بکسوت اہل صورت پنہان میداشت
مرقد متبرکہ او جانب قصبہ ردولی بنابر غربا شد
واقع است کہ ہنوز ظاہر نگشت رحمۃ اللہ علیہ و از وی
یک پسر شیخ عمر بن شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ یادگار
ماند مردی با برکت مشائخ صورت و زیور صلاح و
زہد و اتقا آراستہ و بحلیہ کمالات پیراستہ قبر وی
در قصبہ مذکور متصل جد بزرگوار است و از وے

دو صاحبزادے تھے تو شیخ تقی الدین جو کہ نہایت بزرگ
تھے ردولی سے نکل کر دہلی مین مقیم تھے اور دوسرے
صاحبزادے ولایت کے قطب صدق و رہنمائی کے معدن
ذات الٰہی کے شہود مین محو لی مع اللہ کے اشارون کے جاننے
والے حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ
تھے کہ جنکے کمال کا آوازہ تمام دنیا مین مشرق
سے مغرب تک اور پہاڑون اور جنگلون تک پہونچا ہوا
تھا آنحضرت کا توشہ تیر بہدف تھا اور مشکل کشا ہی اور
تریاق کا خواص رکھتا ہی جہانتک ممکن ہو یہ توشہ مزار
اقدس مین لیجاوے ورنہ آپکی اولاد کو پہونچا دے جب اولاد
اور احفاد تک پہونچانے کی قدرت نہ ملے تو کسی شب بیدار
متقی اور پرہیزگار کو کھلا دے فنا فی اللہ کا جو مرتبہ آپکو
حاصل تھا وہ سریکو کم میسر ہوا عالم حیات مین خلق سے
چھ مہینہ تک چھپکر قبر شریف مین یاد خدا سے محو رہے
اور نو مہینہ تک اس دریا مین عبادت الٰہی کرتے رہے
جو کہ نہایت تیزی سے بہ رہا تھا اللہ کے حکم سے
دریائی جانور آپ کی جان کے محافظ رہے۔ جب نو
مہینہ گذر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حسنین علیہ السلام
کے ساتھ آکر آپکا ہاتھ پکڑا اور دریا سے باہر نکال کر فرمایا کہ
مقبول حق شیخ احمد عبدالحق اللہ کی درگاہ مین تیری عبادت

دو ولپسر سعادتمند بوجود آمدند یکے شیخ تقی الدین کہ
نہایت فضیلت شعار بود از قصبہ ردولی برآمدہ
بدہلی متوطن گشت و پسر دوم قطب ولایت معدن
صدق و ہدایت محو در شہود ذات حضرت اللہ واقف
رموزات لی مع اللہ حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سرہٗ
شہرہ کہ صیت کمالاتش از شرق تا غرب با انتہای ربع
مسکون و باشندگان کوہ و ہامون رسیدہ توشہ
آن حضرت تیر بہدف و حل مشکلات و خاصہ
تریاق اکبر وار و حتی الامکان بحضور مزار اقدس
گذرانند ورنہ باولاد آنحضرت رسانند و در صورت
عدم دستیاری اولاد و احفاد بمردم شب
زندہ دار متقی و پرہیزگار بخورانند مرتبہ فنا فی اللہ
کہ بحضرت حاصل بود دیگری را کم میسر گشتہ بعالم
حیات شش ماہ از خلق پنہان گردیدہ بقبر شریف
بیاد الٰہی محو ماندند و نہ ماہ اندرون دریا کہ نہایت
سیلان بود بعبادت حضرت پروردگار مشغولی داشتند
جانوران بحکم حضرت خالق بر و بحر محافظ جان بودند
بعد انقضای مدت نہ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمراہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت حسنین علیہم السلام
تشریف آوردہ دست گرفتہ از دریا بیرون آوردند
و فرمودند کہ مقبول حق شیخ احمد عبدالحق عبادت تو

قبول ہوئی اور تو بھی محبوب الٰہی ہوگیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
فرمایا تم ان کو دعاء حیدری اپنی زبان سے
تعلیم کرو چنانچہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان سے لفظاً بہ لفظ
دعای حیدری تعلیم کردی یہ دعا شیخ العالم کے خاص
خاندان میں باقی ہے جو شخص آپ کے سجادہ نشین یا
آپ کی اولاد پڑھنے کی اجازت لیکر اپنے وظیفہ مین
رکھتا ہو تو اس سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرتا ہو
سچ تو یہ ہے کہ وجود مطلق کے دائرہ اور ذات حقیقت الحق
کے مشاہدہ مین جو تحیر اور استغراق آپکو حاصل تھا
کسی ولی اللہ کو میسر نہین ہوا۔ شیخ عبدالستار سہارنپوری قدس
سرہ اپنے ذخیرہ مین لکھتے ہین کہ صاحب توشہ کی رحلت کے
بعد ہنونت رائے مہاجن جو ردولی کا باشندہ تھا در
حضرت صاحب سے کامل عقیدہ رکھتا تھا اپنی موت سے
قریب آپکے آستانہ فیض کاشانہ پر پہونچکر مزار مبارک
کی خاک پاک سے مسح کرکے اپنے گھر پلٹ گیا نزع
روح کے وقت اسکو پیاس معلوم ہوئی پانی مانگا اسکے
وارثون نے پانی نہ پلایا مہاجن نے کہا کہ اگر تم لوگ مجھکو عزیز
رکھتے ہو تو درگاہ شریف کے حوض کا مجکو پانی پلادو اسکے وارث حوض
کا پانی لیگئے مہاجن نے پانی پیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہکر اپنی جان خدا کے سپرد کردی اُس کے وارث

بحضور حضرت رب العزۃ مقبول شود یکی از محبوبان اگر
گشتی و بحضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمودند کہ دعاے
حیدری با نسان خویش تعلیم کن و بحضرت علی بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دعای حیدری لفظاً بہ لفظ از زبان
مبارک خویش تعلیم فرمودند این دعا خاص بخاندان
حضرت شیخ العالم رح باقیست ہر کہ آنرا از صاحب سجادہ و اولاد
آنحضرت اجازت خواندن گرفتہ در ورد خود می آرد فیض
ظاہرے و باطنی از آن حاصل می کند الحق این نوع
تحیر و استغراق بمشاہدہ دائرہ وجود مطلق و نقطہ ذات
حقیقۃ الحق کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق را دست
دادہ بود فوق المرتبہ مرہیچ یکے از اولیا میسر نگشتہ شیخ
عبدالستار سہارنپوری قدس سرہٗ بذخیرہ خود می نویسد
کہ بعد رحلت حضرت صاحب توشہ قدس اللہ سرہ
ہنونت رای مہاجن ساکن قصبہ ردولی کہ عقیدت
کامل با حضرت داشت قریب مرگ خود را بر آستانہ
فیض کاشانہ رسانید خاک پاک مزار مبارک مسح کردہ
بخانہ خود رفت تشنگی وقت احتضار غالب آمد آب طلبید
وارثانش نہ نوشانید او گفت اگر مرا عزیز میدارید آب
حوض درگاہ شریف مرا بنوشانید وارثان مہاجن آب
حوض بردند و او بنوشید و کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بر زبان آورد و جان بجان آفرین سپرد وارثانش

اس حال کو دیکھکر حیران ہوئے اور اپنے معمول کے موافق
اسکو مرگھٹ پر لیگئے اور ہرچند آگ دیکر جلایا مگر وہ جلا آخر مجبور
ہوکر اسکو دفن کردیا حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی کتاب فرخیرہ
مسمی مونس العارفین میں لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت شیخ العالم
قدس سرہ نے جلسہ عام میں فرمایا کہ مجکو حق تعالیٰ جل شانہٗ نے لکھکر
دی ہے جسمیں میرے اصحابوں اور مریدوں کے نام ہیں جو کہ
قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونگے کہ سب کو
تیرے سبب میں نے بخشدیا حضرت شیخ العالم نے مالک سے
جو کہ دوزخ کا خازن ہے دریافت کیا کہ تیرے پاس میرے
اصحاب میں سے بھی کوئی ہے اُسنے کہا کہ نہیں دوبارہ حضرت نے
فرمایا کہ پروردگار کے عزت کی قسم میری حمایت مریدوں پر
اسطرح ہے کہ جسطرح آسمان زمین پر جسقدر مرید ہیں اسیقدر
میں بھی ہوں پروردگار کے عزت و جلال کی قسم اُسکے آگے
اُس وقت تک نہ جاؤنگا جبتک کہ مجکو اور میرے اصحاب کو
جنت میں نہ بھیج دیگا اگر میرا مرید مشرق میں ہوگا اور میں مغرب
میں ہوں اور اسکا پردہ عفت اُٹھ جاوے تو بیشک اُسکی
پردہ پوشی کرونگا شعر جسکا تو مددگار ہے وہ ہرگز زار نہوگا جسکا تو
خوار ہے وہ ہرگز ذلیل نہوگا۔ کتاب جامع السلاسل میں بیان
کیا ہے کہ حضرت مخدوم شیخ العالم نے تیس برس تک تکیہ پر سر نہیں رکھا
اور تمام عمر میں ایک ہی خرقہ آپکا لباس رہا جب وہ پھٹ جاتا
تو اسمیں آپ پیوند لگا لیتے اور راگ کے آپ بڑے شائق تھے کہتے ہیں

جماعۂ این حالات متحیر گشتند و حسب معمول خود نعش میت
بگاه بردند هرچند آتش دادند جسمش نسوخت مجبور شده
بگور سپردند حضرت شیخ محب الله الهٰ بادی بکتاب فرخیره
مسمی به مونس العارفین می نویسد روزی حضرت شیخ
العالم حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس سره بمجلس عام
فرمودند که حق جل شانه مرا سجلے نوشته داده است درو ی
نامهاے اصحاب و مریدان من است که تا روز قیامت در سلک
طریقه ما منسلک خواهند شد همه را بتو بخشیدم حضرت شیخ
العالم فرمود از مالک که خازن دوزخ است پرسیدم نزد تو
هیچ کس از اصحاب من هست گفت نه دیگر حضرت فرمود بعزت پروردگار
حمایت من بر مریدان مثل آسمان است بر زمین اگر مرید چندانست
من خود چندم بعزت پروردگار و جلال او که از پیش ذو
جلاله نروم تا مرا و اصحاب مرا در بهشت نفرستد اگر مرید من
در مشرق بود و من در مغرب و پرده عفت او بر افتد
هر آئینه بپوشم پرده او را شعر هر کرا یار توئی زار نه گردد هرگز
چونکه خوار ی تو خوار نگردد هرگز در کتاب جامع السلاسل
می آرد که حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
الله سره که آنحضرت تا سی سال سر بر بالین ننهاده
و تمامی عمر لباس یک خرقه بود هرگاه پاره شدے
رقعه بر رقعه دوختی و سماع را بغایت دوست داشتی
گویند روزی در حین سماع از حلقه سماع غایب شدند

کہ آپ کو کسی نے بھی نہ دیکھا پھر تھوڑی دیر کے بعد مجلس
سماع مین تشریف لائے ایک بزرگ نے آپ سے دریافت کیا
کہ یا شیخ العالم مجلس مین نظر سے آپ ایسے کیون غائب ہوے کہ ہم
لوگون نے آپکو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ جبتک مجکو اجازت نہو گی
اس راز کو بیان نہ کرونگا دوسرے روز وہ بزرگ پھر آگئے
آپنے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک مقام جسکا نام تو راسو دہیمانا یا
ہو کوئی سالک وہان تک بغیر سماع نہین پہونچ سکتا ہے
جب سالک صاحب سمع وہان پہونچتا ہی تو خلق کی نظر سے
پوشیدہ ہو جاتا ہی ظاہر مین جانتے ہین کہ وہ غائب ہو گیا ہی
حالانکہ وہ وہین موجود ہی اور معشوق نے محبت کی سبب اسکو
دبیز مین کھینچکر اپنا لباس پہنا دیا ہی اور ابھی محبوب ستارون
کیطرح پوشیدہ ہی جیسا کہ وہ آفتاب کی شعاع مین چھپ
جاتے ہین اسکو حقیقی محبوب کی خبر کی حالت مین یا جو فقیر کہ
عرفان کے درسے رتبہ پر پہونچا ہوا ہو اُسکو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی
دنیا پر بیان ہی کہ جب آپ گانا سنتے تھے تو آپکی دونون
آنکھین ہوا پر رہتی تھے کبھی تو رونے لگتے اور کبھی ہنسنے لگتے
اور خود آپکا بہت سُرخ ہو جاتا تھا۔ ایک وقت فقیر نے آپسے پوچھا
کہ سماع کی حالت مین کبھی آپ رونے لگتے ہین اور اہل
مجلس بھی رونے لگتے ہین اور کبھی آپ ہنسنے لگتے ہین اور منہ کا
سُرخ ہو جاتا ہی فرمایا کہ جب اہل سماع وسکو جمالی صفت مین
دیکھتے ہین او اُسکا لطف و کرم جو دیکھتے ہین تو ہنسنے لگتے ہین

چنانچہ کسی را درالحق دیدیکبار دیدے بازدر آن مجلس و
مجمع حاضر شد بزرگی از وے سوال کرد یا شیخ چگونہ
در مجلس از نظر غائب شدی کہ ما ترا ندیدیم گفت تا
مامور نگردیم نگویم روز دیگران بزرگ باز آمد شیخ گفت
حق تعالی را مقامی است کہ مسمی را نور اسود است و
هیچ سالک بدانجا نتواند رسید مگر بسماع چون صاحب
سمع بدان مقام برسد از نظر خلق پوشیدہ گردد و ظاہر
بینان دانند کہ غائب شدہ است و او حاضر است
و معشوق بجذبت محبت ویرا بخود کشیدہ و بلباس
خویشتن متلبس گردانیدہ است و ہنوز محبوب پوشیدہ
گشتہ است ہمچو ستارہ اندر شعاع آفتاب و او را
دران حال جز محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال
کہ بمرتبۂ اتم عرفان رسیدہ باشد کسی نتواند دید ہمچو بنیا
می آرد کہ ہرگاہ آن حضرت در سماع بودی دو چشم
بر ہوا داشتی گاہی گریستے و گاہی تبسم کردی و گونہ
روے بغایت سرخ شدی وقتی درویشے از وی
پرسید یا شیخ در حال سماع گاہی گریہ میکنی کہ ہمہ
حاضران مجلس بہ گریہ می افتند و گاہی تبسم میکنی
و رنگ تو سرخ میشود فرمود چون اہل سماع او را
بصفت جمال مشاہدہ می کنند و لطف و کرم او را بے اندازہ
می بینند تبسم میکردند و روے او را

اور جب اوسکو جلالی صفت مین دیکھتے ہین تو پریشان ہوتے اُن
اور انکا رنگ زرد ہوجاتا ہو بیان کیا گیا ہو کہ ایک مرتبہ مین
پانی کا قحط ہو گیا باشندگان رودولی آپ کی خدمت مین التجا
لیکر آئے حضرت نے قوالون کو حاضری کا حکم دیا اور مخلص کو جو کہ
آپکا خاص مرید اور مقبول الہی تھے نہ بلایا اور سماع شروع
ہوا مخلص نے بعض فقیرون کے ذریعہ سے خدمت مین عرض
پہونچائی کہ یہ حقیر بھی سماع مین حاضر ہو گا حکم ہوا کہ اگر تم حاضر
ہوگے تو حالت سماع مین کوئی اثر نہوگا پھر کیونکر
پانی برسیگا تم اطمینان سے اللہ کی مہربانی کے منتظر
رہو تاکہ اسکی مدد و قوت سے پانی برسے مخلص حکم کے
موافق اپنے گھر چلے گئے اور حضرت وجد و گریہ مین آگئے
ہم سمجھے کہ اس حالت مین رحمت الہی کا فیض ہوا
اور ایسا پانی برسا کہ خلق کو پورا اطمینان ہو گیا۔
مین نے تحفۃ المتقین مین لکھا دیکھا ہے کہ حضرت مخدوم
صاحب بچپن ہی مین کھلائی کی گود مین تھے کہ یکایک
اُسکی گود سے پرواز کی اور آفتاب کے مقابل مین پارہ
کی طرح بیقرار ہوئے دایہ نے اس واقعہ سے متحیر ہو کر
ہول مین آنکھیں بند کرکے آپکی آتش جدائی سے رونا شروع
کیا اتنے ہی مین اللہ کی عنایت سے آپ پھر اُسکی گود
مین پلٹ آئے اور پھر اس سے آپنے فرمایا مگر وہ سمجھ نسکی
اور خوف کے سبب آپ کی والدہ سے اس حال کو

چون بصفت جلالی مے بینند ورے افتند و رنگ
ایشان زرد گردد منقول ست کہ وقتی امساک
باران شد باشندگان قصبہ رودولی التجا بحضور
حضرت صاحب توشہ قدس سرہ آوردند آنحضرت
قوالان را فرمودند کہ حاضر شوند مخلص را کہ مرید خاص
و مقبول آلہ بود و طلبید و سماع درداد مخلص بوسیلہ
بعض فقراء بعرض رسانید کہ این احقر نیز در سماع حاضر
باشد حکم شد اگر شما حاضر باشید در حالت سماع اثری
نشود پس باران چگونہ بارد باید کہ شما با طمینان
تمام منتظر لطف باری باشید بعون و قوت او باران نازل
میشود مخلص حسب ارشاد بخانہ خود رفت حضرت بوجد
و گریہ در آمد و درین ضمن فیضان رحمت الہی کہ عبارت
از نزول باران ست در ریزش آمد خلق را طمانیت
کلی حاصل گشت در تحفۃ المتقین نوشتہ دیدم کہ حضرت
مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ در زمان
طفولیت یکبار دایہ بود یکبارہ از کنار او بپرواز آمد و
بمقابل آفتاب چون پارۂ سیماب گشت دایہ از
وقوع اینحال از حیرت چشم در ہول دوختہ بود باآتش
جدائی زار زار مے گریست ناگاہ بالتفات حضرت
باری در کنار او باز رسید حضرت از و فرمودند کہ او
نفہمید و از خوف اظہار اینحال از والدہ حضرت نمود کہ مبادا

بیان نہ کیا کہ شاید یہ بھید کے کھول دینے سے بیر اکیا حال ہو
میں نے شیخ محب اللہ الہ آبادی کے ذخیرہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مخدوم
حق قدس سرہ نے چند مردوں کو قم باذن اللہ کہکر زندہ کیا
لوگوں میں غلغلہ پڑ گیا کہ حضرت شیخ احمد قدس سرہ مُردے
زندہ کرتے ہیں حضرت اس مقام سے روپوش ہو کر
سکر تشریف لائے اور اس فعل سے توبہ کر لی منقول
ہے کہ حضرت شیخ جلال الدین قدس سرہ پانی پتی نے
حضرت مخدوم قدس سرہ سے فرمایا کہ تمہارا کمال ولایت
زندگی اور موت میں غائب نہیں دیکھتا ہوں تم مصیبت
کے وقت میرے لڑکوں کی مدد کرتے رہنا اور انتقال کے
وقت اپنے لڑکوں سے بھی وصیت کر دی کہ تمہارے
مصیبت کے وقت شیخ احمد صاحب تو شہ ردولی سامنے گار
کافی ہیں شیخ صاحب کی وفات کے بعد ایک مرتبہ مخدوم عالم
پانی پت پہونچے اور شیخ صاحب کے حکم کے موافق سجادہ
نشین اور آپ کی اولاد کی تعلیم و تربیت کرکے فرمایا
افسوس اگر میں نہ آتا تو مخدوم زادے ایسے
ہی رہتے چنانچہ شیخ صاحب کے
صاحبزادے ابتک مخدوم عالم
رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ مریدی کے
سلک میں داخل ہوتے ہیں اور آنحضرت
کی وصیت کے موافق ظاہری باطنی نعمتوں سے

از اظہار این راز چہ حال برای من پیش آید بذخیرہ
تصنیف شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ دیدیم کہ
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ چند کس را
بلفظ قم باذن اللہ زندہ کردند شور افتاد کہ احمد
مردگان را زندہ می کنند حضرت ازان مقام روپوش شدہ
بمقام سکر تشریف آوردند و ازین معنی توبہ کردند منقول
است کہ حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی
قدس اللہ سرہ از حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
فرمودند کہ کمال ولایت ترا در حیات و ممات غایب نمی بینم
فرزندان مرا در وقت اسیرے دستگیرے بکردہ باش
و در وقت نقل خود بفرزندان آئین وصیت کردہ بود
کہ در وقت اسیرے برای دستگیری شمایان شیخ احمد
عبدالحق صاحب توشہ ردولی بس است و بعد
از وفات آنحضرت بار یک مرتبہ شیخ احمد عبدالحق
بہ پانی پتہ رسیدہ بحکم حضرت شیخ جلال الدین
قدس سرہ و صاحب سجادہ و دیگر اولاد حضرت
کبیر الاولیا تعلیم و تربیت نمودہ فرمود حیف اگر من
نمی آمدم مخدوم زادہا ہمچنین ماندہ بودند چنانچہ تا امروز
و فرزندان حضرت کبیر الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ سرہ در سلک مریدان بسلسلہ حضرت شیخ
احمد عبدالحق ارادت می آرند نعمتہای ظاہری و معنوی موافق وصیت

نصیب آور ہوتے رہتے ہیں شیخ جلال الدین کبیر الاولیا کے
سب سے اچھی کرامت شیخ عبدالحق صاحب کا
وجود ہی اونھوں نے رحلت کے وقت اپنا خرقہ اور اسکے
متعلق دوسرے اسباب جو کچھ تھے اپنے لڑکے خواجہ شبلی
کے سپرد کرکے وصیت کر دی کہ باحتیاط تمام اس خرقہ اور
اسکے اسباب متعلقہ کو شیخ احمد عبدالحق کے حوالے کر دینا
جب مخدوم صاحب چند دنوں کے بعد پانی پت آئے
تو خواجہ شبلی صاحب نے اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے
موافق وہ سب مخدوم صاحب کے حوالے کر دیا حضرت
نے وہ سب لیکر پہن لیا اور اسکے بعد اپنی طرف سے
یہ سب تبرکات خواجہ شبلی کو عنایت کیے اور ان کو
تعلیم وتلقین کرکے کمالیت کے مرتبہ پر پہونچا دیا اور
آپ وطن کو تشریف لے آئے۔ فقط تحفۃ المومنین
میں لکھا ہی کہ دلی کی ولایت چالیس برس تک رہتی ہے
مگر حضرت رب العزۃ نے کمال لطف وکرم سے شیخ مخدوم
صاحب کو احکام کے اجرا کا اختیار دیکے ہمیشہ کے لیے
ولایت عطا فرمائی کہ قیامت تک قائم رہے اور آپ کا
سلسلہ دن بدن ترقی کرتا رہے اور حضرت کا معاملہ زندہ
ومردہ کے ساتھ برابر ہے قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس
گنگوہی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعرات
کے دن مزار فائض الانوار

آنحضرت بہرہ مند میشوند و ہیچ خارق شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ بہتر از وجود شیخ احمد
عبدالحق نیست در وقت رحلت حضرت شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ خرقہ و دیگر اسباب متعلقہ اش بخواجہ
شبلی پسر خود نمودہ بتاکید وصیت فرمود کہ باحتیاط تمام این
خرقہ و ما یتعلق بہا حوالہ شیخ احمد عبدالحق باید ساخت چون
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بعد چند روز بہ پانی
پت آمدند خواجہ شبلی بموجب وصیت پدر بزرگوار خود
آن ہمہ حوالہ شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ نمودند
حضرت اینہمہ گرفتہ ملبوس خاص خود نمودند بعد
از طرف خود اینہمہ تبرکات بخواجہ شبلی عنایت
فرمودند و تعلیم وتلقین نمودہ بمرتبہ تکمیل رسانیدہ خود
جانب وطن خود معاودت فرمودند فقط در تحفۃ المومنین
مرقوم است کہ ولایت دلی تا چہل سال می باشد
و حضرت رب العزۃ بحضرت مخدوم شیخ احمد
عبدالحق بکمال لطف وکرم ولایت دوام مندام
باحکام اختیار مجاریہ عطا فرمود کہ تا یوم النشور
قائم خواہد ماند و سلسلہ آنحضرت یوماً فیوماً در ترقی
خواہد بود و معاملہ حضرت با احیاء و اموات برابر است
قطب عالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ میفرمایند کہ یوم پنجشنبہ بہ ہجوم عام مزار فائض الانوار

شق ہوا اور حضرت مجسم ظاہر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا
کہ عبدالقدوس میں نے تجھکو خدا تک پہونچا دیا جا اور سپنے
کام میں مشغول ہو سبحان اللہ کیا خوب حضرت کی ولایت پر نقطہ
منقول ہے کہ آپ ایک روز عالم مستی و سرشاری میں
بیٹھے ہوئے تھے ایک برات بجی ہوئی آپکے آگے سے گزری
آپنے اپنی جلالی نظر برات پر ڈالی تمام آدمی اور گھوڑے راکھ
ہو گئے تھوڑی دیر بعد جب آپ کو افاقہ ہوا تو شیخ فریدن
نے آپکو اس معاملہ سے اطلاع دی تو آپنے اس راکھ
پہ اپنی جمالی نظر ڈالی وہ اٹھکر چلے گئے شیخ عبدالستار
سہارنپوری اپنے ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ جمعرات کے
دن سب لوگ درگاہ آسمان جاہ مخدوم صاحب میں
زیارت کے لیے حاضر تھے اور قطب عالم شیخ عبدالقدوس بھی
مزار اقدس کے چبوترہ کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک
مزار مقدس شق ہوا مخدوم عالم صاحب ظاہری جثہ کے ساتھ
مزار شریف سے باہر آئے اور چبوترے پر بیٹھکر
قطب عالم سے مخاطب ہو کر فرمایا بیت اپنی
طرح مجکو بھی زندہ سمجھ + اگر تو جسم سے
آویگا تو میں روح سے آؤں گا حضرت قطب
عالم کے بدن میں اس ارشاد سے لرزہ
پڑ گیا اور حضرت شیخ صاحب کے پاؤں پر گر گئے
مخدوم صاحب نے اپنی شفقت سے قطب عالم کا

شق شدہ و حضرت مجسم ظاہر شدند و دست من گرفتہ
ارشاد فرمودند کہ عبدالقدوس ترا بخدا رسانیدم برو
بکار خویش مشغول باش سبحان اللہ نسبت ولایت
حضرت منقول ست کہ روزے حضرت شیخ العالم سکر
مست و سرشار بودند براتے بجمیع آرایش پیش آن
حضرت گذشت نظر جلال بر برات افتاد تمام آدمیان
و اسپان خاکستر شدند بعد چندے حضرت بہ افاقت
آمدند حضرت شیخ ازین ماجرا اطلاع دادند باز نظر جمال
بران خاکستر انداخت ہمہ برخاستند و روان شدند شیخ
عبدالستار سہارنپوری در ملفوظ خود مے نویسد کہ
یوم پنجشنبہ بود و مردم کثیر برائے زیارت درگاہ آسمان
جاہ حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر بودند قطب عالم
شیخ عبدالقدوس نیز پایئن چبوترہ مزار اقدس نشستہ
بودند کہ یکبارگی مزار مقدس شق شدہ و حضرت
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بعین
جسد ظاہری از مزار شریف بیرون آمدہ بر چبوترہ
نشستند و جانب قطب عالم مخاطب شدہ فرمودند بیت
مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی
بہ تن حضرت قطب العالم را ازین ارشاد لرزہ
در اندام در گرفت و بے اختیار در پائے حضرت شیخ
عبدالحق قدس اللہ سرہ افتادند حضرت شیخ قدس سرہ از شفقت

ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تجکو خدا تک پہونچا دیا چنانچہ جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب نے یہ حال معائنہ کیا ایسی کرامت سوائے مخدوم عالم کے کسی ولی سے نہیں ظاہر ہوئی کہ انتقال کے بعد اپنی قبر سے نکلکر مجمع عام میں ظاہر ہوں اور ہاتھ پکڑ کے بیعت سے مشرف کریں فقط یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔

را گرفته فرمودند که ترا بخدا رسانیدم چنانکه این حال همه مردم حاضر بودند معائنه کردند و این چنین خرق عادت بجز حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس الله سره از احدی از اولیاء الله بظهور نیامده که بعد انتقال از قبر بر آمده خود را در مجمع عام ظاهر کنند و دست گرفته مشرف به بیعت سازند فقط ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء

قطعہ تاریخ انتقال حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ

شاہ عبدالحق شہ کون و مکان
از پئے دیدار حق آن عین حق
سال تاریخ آن شہ عالم پناہ

مرشد کونین فخر انس و جان
کرد رحلت چون بہ گلزار جنان
گفت ہاتف دستگیر بیکسان
۸۳۷ھ

الحمد للہ علی احسانہ چونکہ دعائے حیدری حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان بزرگ سے مخصوص ہے لہٰذا شائقین کے فائدہ حاصل کرنے کے لیے مع ترکیب خواندنی درج کتاب کرنا بہتر سمجھی گئی چنانچہ اس دعا کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ جب اسکے پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے تو چند روز جمعرات کے دن غسل کر کے کسی شخص سے بات نہ کرے اور حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے نام کا ایک دوگانہ ادا کرے پھر دوسرا دوگانہ اور پڑھکے اوسکا ثواب حضرت دستگیر بیکسان شیخ العالم احمد عبدالحق قدس سرہ کی روح پاک کو بھیجے اور حضرت صاحب سے اپنے مطلب میں تائید چاہے اُسکے بعد اس دعا کو مع ایکبار درود اول و آخر کے پچیس مرتبہ پڑھے پھر اس دعا کو تین مرتبہ روزانہ ایکسال تک برابر پڑھتا رہے حق حق حق اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا

محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

دُعاءِ حیدری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ
وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُفَرِّجَ
الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّیْ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ
اِلَیْکَ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞ خواہ قتل خواہ فتح اول باید کہ سہ بار این اسم بخواند
اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ لِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ہِیَ اَنْتَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْمُبِیْنِ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ یَا اَللّٰہُ الصَّمُوْدُ فِیْ کُلِّ فَعَالِہٖ
یَا اَللّٰہُ سہ بار بخواند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی
عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا
یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ
یکبار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْجَبَّارِ الْجَبَّارِ
الْقَاہِرِ الْقَہَّارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُجَاہِدِیْنَ عَلٰی
اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَا حَیْدَرُ یَا حَیْدَرُ یَا حَیْدَرُ
یَا اَبَا تُرَابٍ یَا عَلِیُّ یَا اَسَدَ اللّٰہِ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ یَا ... اللّٰہِ
یَا مَقْبُوْلَ اللّٰہِ یَا مَحْبُوْبَ اللّٰہِ یَا مَحْمُوْدَ اللّٰہِ یَا مُظْہِرَ الْعَجَائِبِ
یَا مُظْہِرَ ... فَانْتَصِرْ یَا ... یَا حَقُّ یَا الْحَقُّ تَحَقَّقَتْ
بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ ... یَا سَتَّارُ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ

يَا قَادِرُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا عَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِيْ
عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمُ يَا رَبُّ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ
يَا خَالِقُ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا يَا حَيُّ يَا مُحْيِيْ يَا مُمِيْتُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا صَانِعُ يَا جَلِيْلَ الْمُتَكَبِّرِ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهُ وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا جَلِيْلُ يَا جَلِيْلُ
يَا جَلِيْلُ حَسُوْدِيْ مَقْهُوْرٌ وَعَدُوِّيْ مَقْتُوْلٌ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ
بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ قَهْرًا عَدَائِيْ
يَا جَبَّارُ يَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ يَا
نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهٗ يَا نَقِيُّ قَتَلْتَ
بِسَيْفِ اللّٰهِ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى يَا قَوِيُّ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ
الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ اقْهَرْ وَادْفَعْ
اَعْدَائِيْ مِنْ قَهْرِكَ وَاَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِيْنَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ
يَا كَمِيْشُ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ
يَا حَمِيْدُ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيْبِيْ عِنْدَ
كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِيْ حِيْنَ
تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ
بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

تمت

فرد گوشوارہ وقفنامہ — صہ ساعہ مع کل تحصیل وصول

وقفنامہ اول — صہ ما

خرچ مد اول قبل تعمیر و بعد تعمیر مسجد — ا ساعہ

میلاد شریف ۱۲ شہر — اما ساعہ

کلاں رمضان و محرم و ربیع الاول — ماہواری سوا رمضان و محرم و ربیع الاول و شیرینی شریف — سے شہر — [illegible]

رمضان شریف شروع سال سے — ۱۲ محرم یعنی شب تیرہ و ربیع سوم

تراویح و ختم وغیرہ — حضرت امام حسین شہید علیہ السلام

شکر — دال وغیرہ — شیرینی — قلوس بخشیان — طعام

طعام مردان — حافظ تراویح — میلاد خوان — روشنی و خوشبو

نذر کربلا — طعام ۱۰ محرم

شیرینی — روشنی

عید الاضحیٰ عزیزان بشرط شرکت

تاریخ

۱۲ ربیع الاول — ما ساعہ

شیرینی — قلوس بخشیان — میلاد خوان

طعام — روشنی و خوشبو

ذیل — ا ساعہ

جمال محمد کا تنخواہ امام — تنخواہ سالانہ — ماہرین سالانہ مع سالانہ — خرچ مساجد بزرگان — ما ساعہ

مسجد چودھری ... صاحب واقع ... و مسجد عنایت ... صاحب

... وغیرہ و رحمۃ اللہ

مسجد ... حکیم صاحب — مسجد مولوی عبد الحکیم صاحب

تیو بار

دستور عید الفطر — دستور عید الضحیٰ — جامع مسجد ... محلہ ... — مقبرہ بزرگان

رمضان — میلاد شریف — ربیع الاول — روشنی ماہواری و غیرہ و گلی ... — دستور ... وغیرہ

رقت مد امی تا ساعہ — عیدین و محرم

میلاد ... — عیدین — محرم

بیدار ... — ... — ... — فاتحہ اتحاف ... حضرت امام حسین علیہ السلام وغیرہ

فاتحہ بزرگان دین مع ... حضرت مخدوم شاہ ... قدس سرہ — طعام و نقدی مسافران وارد مسجد

... شریف ... حضرت مولانا ... مرشد ... و حضرت شاہ ... الدین صاحب ... حضرت ... صاحب

اساعہ

خرچ مد دوم

مرفہ فاتحہ مدامی خلیل الرحمن ما صہ

مدامی	مالہ
مرمت مقبرہ پیر بلازم صفائی	بروز فاتحہ خلیل الرحمن لعہ
مصارف روز و در رمضان مبارک وغیرہ	شام عسہ / صبح لعہ
تین صرف ہوگا عہ ، عہ	
قرآن خوان مدامی روشنی و فرش	
مقام مقبرہ دو لفظ وغیرہ	
لعہ لعہ	
بابت نذرانہ حاکم وقت بشرطیکہ کہ حاکم وقت سے تو دیا جاویگا ورنہ شامل خرچ جایداد وقف کے صرف ہوگا۔ عار	بإسہ

ذیل

خرچہ مدامی مکہ معظمہ وغیرہ	لماصہ
روانہ مکہ معظمہ مار	ارسال مدینہ منورہ کو روانہ ہو صہ
یہ روپیہ تین یا چار سال کے بعد جب تین سو روپیہ جمع ہو واسطے حج بدل کے دیا جاوے	
سبیل کربلا سے کیلئے عیہ	مدرسہ مسجد وقف بطریقہ قدیمہ ساسہ
برای شادی ناکتخدا ایان مار	

وقفنامہ دوم

تفصیل رقم مصارف جو وقف نامہ اول میں تحریر و وقفنامہ ہذا سے شامل ہو کر خرچ ہوگا

میلاد شریف [illegible]

رمضان شریف تراویح وغیرہ میں میلاد شریف بارہ محرم سوم [illegible]
ابتدائے ماہ رمضان بغایت ۱۲ ارشاد حضرت امام حسین علیہ السلام [illegible]

مندرجہ وقفنامہ اول [illegible] — مندرجہ وقفنامہ اول [illegible]

میلاد شریف بارہ ربیع الاول حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
میلاد شریف ما بعد ارسو کے رشتہ [illegible] محرم و ربیع الاول [illegible]

مندرجہ وقفنامہ اول [illegible]

ذیل مرمت وغیرہ مع مقبرہ خلیل الرحمن صاحب [illegible]

[illegible] طعام مسافران گیندرو و نو وارد — خرچ مساجد بزرگان [illegible]

مسجد نقوی [illegible] — وقفنامہ اول [illegible]

وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

فاتحہ بزرگان دین انبیاء و اسلاف فعل [illegible] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فاتحہ اصحاب کبار [illegible] — وقفنامہ اول [illegible]

فاتحہ ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فاتحہ اسماء نواسہ وغیرہ [illegible]

فاتحہ صاحبزادہ و صاحبزادگان رسول مقبول صلعم [illegible]

فاتحہ وجد اعداد وغیرہ [illegible]

فاتحہ بزرگان دین مجرا خلیل الرحمن صاحب سوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فاتحہ بزرگان خاندان [illegible]

وقفنامہ سوم

تعلق سرائے طعام مسافران وغیرہ

میلاد شریف روز دیہ سوا پندرہ روزگان ماہواری

اطعام شیرینی نقل خوشبو

طعام مسافران حمام گرم روزہ

عمارت سرائے دائمی سوا مسجد

روغن ملی

سید ملی روشن مسجد

خاکروب

سقہ

چوکیدار کیمنفر

نمبردار کیمنفر

تنخواہ ماہوار

وقفنامہ اول

وقفنامہ دوم

تنخواہ دار ملان

عرس

طعام

شیرینی

روشن برائے اخراجات

وغیرہ

نقل وقفنامہ اول

وقف نامہ اول مورخہ [illegible] ربیع الثانی [illegible]ھ

قسم دستاویز وقفنامہ — زرمالیت بہ تجویز حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر — دستخط صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منکہ شیخ خلیل احمد عرف خلیل الرحمن خلف چودھری ممتاز احمد ابن چودھری سرفراز احمد صاحب ساکن موضع احمد حال متوطن محلات قصبہ رودولی تحصیل سنی گھاٹ ضلع بارہ بنکی و ضلع فیض آباد کا ہوں۔ اول یہ کہ منقرر دیہات مسلم ڈپٹی داری متفرق و تعلقہ داری و چکوک حصص تعلقہ و اراضی متفرقہ زرعی وغیرہ [illegible] و مکانات آبائی و جدی موروثی منقسمہ و مشترکہ خارجی و داخلی واقع ضلع فیض آباد و بارہ بنکی باشتراک اپنے برادر کلاں [illegible] محبوب الرحمن صاحب کے حصہ نصفا نصفی دیہات تعلقہ برہی پرگنہ رودولی وغیرہ و حلقہ نورپور پرگنہ بسودھی و دیہات معافی دوامی تحصیل سنی گھاٹ ضلع بارہ بنکی و سوخت انگیاری و دیہات محال چندورہ و ورزادپارہ خانی و کوندیہ و پٹی [illegible] پور ضلع فیض آباد سند یافتہ تعلقہ دار ہوں و بندوبست پختہ تکملہ واجب العرض و نیز کھیوٹ اخیر مرتبہ سرکار میں بحصہ مساوی نصفا نصف موضع وار تفصیل منسلکہ سے موضع [illegible] حد بستی خاص معافی دوامی سوائی حویلی ہائے مسکونہ منقسمہ و مشترکہ جدی [illegible] علاوہ مسکونہ خرید ذاتی جو علیحدگی بھائی صاحب قبل [illegible] وغیرہ کے بلا شرکت احدی دیگر مساہم دیگرے بغائد جمیع تصرفات مالکانہ قابض متصرف باختیار انتقالات ہر قسم کا ہوں اور جایداد میری بالا [illegible] قبضہ دیگر انتقالات سے پاک صاف ہے اور مالگذاری کل دیہات ذیل خالصہ ہر دو ضلع کی تعداد مبلغ [illegible] علاوہ رقم سوائے جو اسوقت ہم دونوں بھائی مشترکہ بانصا نصف ادا کرتے ہیں اور دیہات معافی بلا لگان ہیں تفصیل مواضعات کل مندرجہ کھیوٹ رجسٹر نمبر [illegible] بحصہ مساوی جسکی مالگذاری اسوقت مبلغ [illegible] علاوہ رقم سوائی کے جو ادا کیجاتی ہے اور جو ہم دونوں بھائی مشترک نصفا نصف دیتے ہیں

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	۲	احمد ولی	۱۸/	[illegible]	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]	۱۳/	[illegible]	،،
						۲	۲۴۸	[illegible]	۱۸/	[illegible]	،،
۲	۳۲۶	[illegible] مسلم	[illegible]	[illegible]			۱۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	،،
۳	۳۵	[illegible]	۱۲	[illegible]	،،	،،		[illegible]			
۴	۱۶۴	[illegible]	۸	[illegible]	،،	۰	[illegible]	[illegible]	۸	[illegible]	،،

نقل وثیقہ اول

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	۱۸۴	دستجرد مئو	۸۸	۱/۸ حصہ	۰			بازار الٹوری سکندر جاتا گیا دفعہ آباد			
۱۰	۲۸۹	نیرپور بیوپر	۱۴/۲	۱/۸ حصہ	۰						
۱۱	۱۹۸	شمس پور مسلم	۸۸	۱/۲ حصہ	۰	۲۷	۸	دریپور اولیاء چاند پور بعد الٹی چنیدرہ ضلع	۸۸	الف	
۱۲	۵۴	پرا دنگلی خزانہ	۱۴/۲	۱/۲ حصہ ۱۴ آر	۰	۲۸		نیس گاؤں بیچودہ آنہ	۱۳ بسوہ ۱۱ بسوانسی کچج ۱۱ حصہ نسی	۱/۲ حصہ ۱۳ دیہاتی	
۱۳	۳۸	باری مسلم	۸۸	الف حصہ							
۱۴	۰	پرسولی	الف بیگہ تمام								
۱۵	۹۸	بجلسر	۲ سو ۱۰ پائی کرا نشان مکل	۱/۱	۰	۲۹	۹۲	درولا شخ نیس آباد نصف	۵ بسوہ ۱۰ بسوانسی ۲ کچج بسوانسی	اصالتاً ۱۶۹	
۱۶	۱۵	النواز	۵ سو ۲ پائی ۳ ایک انگل ۲۲	۸	۰	۳۰		بنجاگر وسی پور ایضاً	بالشرہ البسوانسی ۱۲ کچج ۱۳	حصہ ۱۵ آر	۰
۱۷	۲۲۹	لکھنی پور	۲ سو ۲ پائی	۱/۲ حصہ	۰	۳۱	۲۴۳	بارہ شالی ایضاً مسلم	۲ بسوہ	۱/۲ حصہ	۰
۱۸	۱۰۰	چاند پور مسلم خیر بستی	۸۸	ربع	۰						
۱۹	۲۱۶	رحیم گنج اپرہ خانجہاں پور دیوپلی مسلم صدر بستی حلیم نگر خواجہ	۸۸	الف حصہ	۰	۳۲	۲۹۷	کوٹلہ پرانا مسلم	۱۲ بسوہ	سالم العہ	۰
						۳۳	۵۴	الگیاری ایضاً	۱۰ بسوہ	۱/۲ حصہ	۰
۲۰	۱۶۴	کلاں راوی پور مصطفیٰ پور	۸۸	الف	۰	۳۴	۱۲۵	جونیا مئو معافی دوامی	۸۸	۰	معاف واسطے دوام کے ہے
۲۱	۱۹۸	دیہہ رسیرہ	سروپائی مسلم	۱/۲	۰						
۲۲	۱۵۲	جنیری	۲ ج ۶ سو ۵ پائی کرانت نیچر	۸ حصہ		۳۵	۶۱	ڈھلو معافی دوامی	۸۸	۰	۰
۲۳	۳۴	ایمرلیا	اسامت سگر ۱۷ بسوہ	۸ حصہ ۱۲ آر	۰						
۲۴	۲۹۱	قصبہ ردولی خاص	۸۸	۰	منشیر کو اول نظام مرچہ	۳۶	۱۱۴	لپسنہ معافی دوامی	۸۸	۰	۰
۲۵	۰	سلطان گنج	۸۸	۰	۰						
۲۶	۱۱۶۹	دیہات ردولی قصبہ ردولی دیکھلات	۸۸	۰	۰	۳۷	۱۴۴	پچھی پیرا الٹس نگر معافی دوامی	۸۸	۰	۰

منجملہ ۱۳ موضع جائداد مندرجہ بالا کے جسمین بموجب کیوٹ حصہ آٹھ آنہ منفرد اور آٹھ آنہ حصہ جناب بھائیصاحب حافظ
محمد محبوب الرحمٰن صاحب لفظاً حصہ مساوی درج ہے حصہ ۱۳ موضع منفصلہ ذیل جو بالغ وقف کئے جاسکتے ہین
یہ موضع مسلم و دیہات منظرکے قبضہ مین بموجب بٹوارہ باہمی بھائیصاحب موصوف کی ہین جسکو بموجب قاعدہ عدالت اور بعد
باہمی مین میرے ورثہ بھائی صاحب کے ورثہ قائم مقام سے بٹوارہ قانونی کر سکتے ہین چونکہ کیوٹ مین منجملہ اپنے
حصہ آٹھ آنے کے داخل خارج وقف کا بمقدار حصہ چار آنے کے کرتا ہون اور بارہ آنہ ہمین سواضعاتین
میرے قبض و دخل مین اسطور پر رہتے ہین یعنی چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ میرے حصہ مندرجہ کیوٹ کے اور آٹھ آنہ حصہ بھائی
حافظ محمد محبوب الرحمٰن صاحب جو بمعاوضہ تقسیم باہمی عوض حصہ کے آٹھ آنہ حصہ میرا موضعان چلیم نگر عبدالستی رحیم
عبدالسبق - بھلسر - انور آباد - دھوبہرہ - لکھی پور - چاندو - جیتہری - ایچولیا - نورپور - ضلع بارہ بنکی - الگہارکی
ضلع فیض آباد میری جیوحیت مواضعات متذکرہ اپنے مین جناب حافظ محمد محبوب الرحمٰن صاحب یا ورثہ انکے میرا نصف
حصہ ازروی کیوٹ کے دینگے اپنا حصہ نصف میرے مواضعات وقفیہ سے باستثنای حصہ وقف چار آنے کے آٹھ آنہ
لینگے اور چار آنہ میرا حصہ بعد میرے وارثان دیہات ذیل کا پاوینگے اور آٹھ آنہ دیہات مذکورہ بالا سے بھائی
بھائیصاحب قبلہ حافظ محمد محبوب الرحمٰن صاحب سے لیکر حصہ بارہ آنے کی خانہ پری سوا سہ حسب [illegible]
حصہ وقف کے تصور کرینگے اور مالگذاری بلا لحاظ بٹوارہ باہمی بالمناصفہ بپابندی کیوٹ سکا آج تک نصفا
نصف جسطرح ہم دونون بھائی دیتے ہین اپنے حصہ بارہ آنے کی اور چار آنے حصہ وقف کے مالگذاری
مال سواے ہر دو آمدنی چار آنہ وقف و بارہ آنے بلا وقف سے مع متولیہ کے دینگے۔

تفصیل جائداد حصہ وقف بقدر چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ مندرجہ کیوٹ جو وقف چار آنے کی مالگذاری متولیہ دی گئی

نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورب	پچھم	اتر	دکھن
۱	۱۹۸	انسٹ پور مسلم	عہ/	۱۲/	۱۳/	۱۲/	۱۳/	مالیہ ۱۲/	کھنتہ بیرہ	کچھورہ کا بیرگی	کھیورہ کا	سرائی کلاں وکھنو
۲	۲	اہرولی نصف	عہ/	۱۳/	۱۳/	۱۳/	۱۳/	مالیہ ۱۲/	کوبلاو درگنہ ہریالا گو	کھیورہ ترپتیا	سرائی کلاں	کھیری
۳	۳۴۹	کھیری مسلم	عہ/	۱۲/	۱۳/	۱۲/	۱۳/	مالیہ ۱۲/	اہتمام سلی پتھر	اہرولی	سرائی کاصر	حسنا مواجہ
۴	۳۵۰	ایٹہر بارہ قائم	عہ/	۱۲/	۱۳/	۱۲/	۱۳/	مالیہ ۱۲/	پچھلا رستہ سائی	منصا بانچوری	کھیری	بڑہ بیرہ

نمبر شمار	نمبر خسرہ	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورب	پچھم	اتر	دکھن
۵	۳۲۹	بچا لا تعلقہ بہری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نالہ و رسولپور	اٹھر	پستہ معافی دوامی	بھگولی و شجاعگنج
۶	۱۶۳	سنا سو اکٹھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اٹھر	کربرا	کھیری	جناپور بھگولی
۷	۱۲۳	بھگولی شجاعگنج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	خواجہ کلاں	جناپور بھگولی	بچا لا	دسرتھ مئو
۸	۴۶۸	برہنپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بھگولی [illegible]	جناپور بھگولی	سنا سو	دسرتھ بھگولی
۹	۲۸۳	عادل پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	علیم نگر	بھگولی [illegible]	بچا لا [illegible]	[illegible]
۱۰	۳۸۱	دسرتھ مئو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	خواجہ کلاں	بھٹورہ	[illegible] تعلقہ بہری	فیروزپور
۱۱	۴۲۰	فیروزپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بچا خان	[illegible]	خواجہ کلاں [illegible]	[illegible]
۱۲	۵۲	پرانو اون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خیف آباد	[illegible]	[illegible]	بستی نظام الدین بستی [illegible]
۱۳	۳۳۱	بارہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آدم پور	بر بار	[illegible]
۱۴	۳۳۱	چند پورہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رام نگر	[illegible] پورہ	بارہ گوہان	[illegible]
۱۵	۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نایک پور	گوہان [illegible]	[illegible] پور
۱۶	۴۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بلوے	[illegible]	گوہان	[illegible]
۱۷	۲۲۳	بارہ خالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کوراون	جعفر نگر	[illegible]	سید خانپور
۱۸	۶۹۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کوراون	[illegible]	[illegible]	برپور

علاوہ رقم سواسے کے جو اسوقت بابت حصہ چار آنہ سو قوفہ [illegible] سے اور آیندہ باہتمام متولی وقف [illegible] اور لگان مراعتی سیر مودوو احد واقع بھگولی [illegible] کاشتکاری دختران [illegible] استمراری و سیر محمد یوسف و محمد اسمٰعیل پسران فرید احمد گذارہ و اور وقت تقسیم بموجب [illegible] کے مستثنے [illegible] چنانچہ کل و تمامی حصہ چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ حصہ موجودہ کے بکمال صحت نفس و ثبات عقل و بہیج تصرفات شرعیہ بلا استثناء کسی جز و کسی شی کی مع جملہ حقوق داخلیہ و خارجیہ موجودہ و آیندہ جو کچھ حصہ چار آنہ سوقوفہ صدر میں از روئی جمع لگان و اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ و تالاب و [illegible] و آبادی و اشجار ثمرہ و غیر مثمرہ وغیرہ مع حقوق زمینداری [illegible] آمدنی ہو وقف [illegible]

حصہ چار آنہ کا منافع وقف لوجہ اللہ بنظر حصول ثواب آخرت و دائمی برغبت تمام و بخوشی خاطر خود واسطے
مصارف جزو بقیہ تعمیر مسجد و دو دوکانات مکانات حوالی مسجد یعنی مسافر خانہ و سرائے مسافران نقل و چاہ و چشمہ
و خرچہ مسافران و مسجد تیل و چراغ و فروش و عیدین و خرچہ مولود شریف وغیرہ وغیرہ جسکی شرح وقف نامہ ہذا میں
تحریر ہی وقف کرکے بشرائط ذیل اقرار کرتا ہوں - دوئم یہ کہ جائداد حصہ چار آنہ جسکی تفصیل موضع وار حصہ مثل موضع
اوپر درج ہیں ہمیشہ کے واسطے تا دور آفتاب وقف کیا جاتا ہے سوئم یہ کہ بعد تحریر و تکمیل وقف نامہ ہذا کے مجھکو یا
میرے ورثان کو اختیار استرداد اور فسخ انتقال جزو یا کل یا تبدیل و تغیر جائداد موقوفہ مندرجہ وقف نامہ ہذا
بالتصرف بیجا یا اصل جائداد موقوفہ کا حیلہ و مکر کسی وقت میں نہو گا - چہارم یہ کہ جائداد موقوفہ کا انتظام و دا
تاحین حیات مقر خود متولیانہ منتظم رہیگا جائداد موقوفہ آمدنی سے بعد ادائے معارف مال گزاری سرکاری
و خرچہ تحصیل وصول وغیرہ و بیگاری بقدر حصہ چار آنہ کے جو کچھ منافع ہو گا وہ صرف مسجد میں صرف کریگا
جمع و خرچ اسکا صحیح صحیح علیحدہ مرتب کریگا اور بعد میرے مسمی جمال احمد صاحب جو پیش امام مسجد مقرر ہیں وہ یا
مسماۃ مہربانو بی بی زوجہ ثانی متولیہ مسکہ رہینگے اور جائداد وقف شدہ کی آمدنی و مصارف انتظام مثل ذات خاص
میرے کے وہ زوجہ متولیہ کریگی اور باوجود انضمام تمام متولیہ مقر کو تاحیات خود اختیار تبدیلی و تغیر ہی متولیہ
کا رہیگا یا اپنی حیات میں تحریر یہ منابعد دیگرے نام وہ کرے وہ نگا اور انکو بعد میرے ، تقرر و نسق حصہ چار آنہ موقوفہ کا موافق
شرع محمدی طریقہ حنفیہ کے حاصل رہیگا مگر انکو یا انکے قائم مقام کو اختیار انتقال و ابدال جائداد موقوفہ و اپنی ... بدون اجازت
نوع سلطان وقت کے یا اس عدالت یا حاکم کی جسکو منجانب سلطان وقت ایسا اختیار ملا ہو حاصل نہیں ہی اور
ہوگا اور متولی کو اختیار ہو گا کہ اگر اس سے انتظام وصول تحصیل اسامیوار بطور تمام نہو سکے تو ذریعہ پٹہ جسکی
میعاد سات برس سے زیادہ نہو باخذ ضمانت کافی ٹھیکہ پر دیدیں بمنظوری حاکم وقت اس شرط یہ ہے کہ بعد میری بی بی
موصوفہ کے میری اولاد ... سے جو ذکور ہوگا یا میری دختران کی اولاد سے جو ذکور لائق ہو گا
وہ متولی اول ہوگا کسی وارث جو کسی قسم کا جائداد وقف میں کسیوقت اختیار انتقال حاصل نہو گا اور بحالت بدنیتی
اور بدانتظامی یا مصارف معینہ وقف نامہ بیجانہ لاحق یا جائداد موقوفہ کو بدانتظامی سے ضرر پہنچایا ہے یا کوئی جزو جائداد
موقوفہ کو بیع یا کسی طریقہ سے منتقل کرے تو وہ انتقال ناجائز ہوگا اور متولی موقوف ہوگا اور متولی مثل میرے
حساب جمع خرچ جائداد موقوفہ صاف و صحیح مرتب کریگا اور اسکو جماعت اہل اسلام میں وقتاً فوقتاً واسطے
معائنہ کے بطور خوشنودی اور رفع بدگمانی کے پیش کریگا اور سالانہ جمع خرچ سالانہ حاکم وقت کو دیا کریگا اور

حاکم وقت کو اختیار ہوگا کہ متولی کو وقت شکایت یا اطلاع دینے کسی مسلمان کے بعد اثبات قصور کے
خارج کرے اور باتفاق متولیان باکثرت رائے میرے اہل برادری کی اسی صفات کا آدمی منتخب کرنا ہوگا اور اسکو
بھی وہی اختیارات ہونگے جو متولی سابق رکھتے تھے ۔ پنجم یہ کہ چونکہ مسجد اور دوکانین ناتمام ہیں لہذا تاطیاری مسجد اور مکانات حوالی مسجد
مجکو اپنی وہ آمدنی کا اختیار رہے جسطرح پر چاہوں مصارف معینہ وقف نامہ کروں لیکن بعد میرے اگر خدانخواستہ تعمیر
مسجد و مکانات حوالی مسجد و سرای و پھاٹک و مقبرہ حاجی بخشی واقف یا دوکان وغیرہ باقی رہجاوے تو تاطیاری مسجد
و دوکانات حوالی مسجد کو جسطور بحال یا جدید پیش امام وغیرہ کو وقتاً فوقتاً تعمیر ہونا ضرور کا سمجھا جاویگا اسی آمدنی جایداد موقوفہ
سے تعمیر کرادینگے ۔ ششم یہ کہ بی بی متولیہ کو اختیار نامزد کرنے اپنے قائم مقامان د بعد کا ہوگا مگر بشرطیکہ وہ
کہ میرے وارثان سے ہوں اور لائق کام و پابند روزہ و نماز و متقی و متدین و مرتاض مذہب حنفیہ کے ہوں مگر جب اتفاقاً متولی کوئی
بلا نامزد کرنے متولی مابعد کے مرجاوے یا بحالت ثبوت بددیانتی کے موقوف کیاجاوے تو حاکم وقت کو باتفاق
رائے میرے وارثان یا باکثرت رائے میرے اہل برادری حنفیہ مذہب کی اختیار ہوگا کہ دوسرا شخص متولی اسی
قسم کا مقرر کرے ۔ ہفتم یہ کہ مصارف آمدنی بحیثیت کا دو مد پر قرار دیا گیا ہے بموجب ہر مد کے صرف کیاجاویگا اور
بقیہ رقم جبتک مسجد وغیرہ پورے طور سے تعمیر نہو گی اور کسی امر میں خرچ نہ کی جاویگی اور بعد تعمیر مسجد و مکانات
و دوکانات و سرای وغیرہ کے بچت سے دیگر جایداد جس سے امید ترقی آمدنی ہو پیدا کرینگے خواہ زمینداری خرید کرکے شامل جایداد
موقوفہ کرینگے اور وہ جایداد خرید آمدنی وقف کے شامل ہونے کے بعد مثل اس اصلی جایداد کی وقف تصور ہوگی بہر کسی طرح بیع
منتقل و فروخت نہو گی ۔ ہشتم یہ کہ اس ضرورت سے کہ وقف نامہ میری حیات میں مکمل ہوجاوے مراد میری یہ ہے کہ بعد
میری زوجہ و دختران و جتنی اور اولاد کی بچے بعد میرے قائم ہوں اور لائق انتظام ہوں اور مذکور ہوں
جنکا ذکر تعلق وصیت نامہ سے بھی ہوگا اور سوائے میرے وارثان کے غیر شخص متولی جایداد وقف میں واسطے
انتظام تحصیل وصول آمدنی معینہ وقف شدہ کے مقرر نہو گا ۔ نہم یہ کہ سلطان وقت کی نگرانی وبجا آوری خدمات
متولی شرعاً و قانوناً متعلق بامورات سلطنت ہے لیکن اگر کسی وقت میں حاکم وقت کو زیادہ نگرانی بوجہ عدم بجا آوری
خدمات متولی کی جانب سے بڑھ جاوے یا خود کرنا ہے تو زر مندرجہ ہر دو مد کا خرچ حاکم وقت کے متعلق
ہوگا اور بعد ادائے مالگذاری و خرچ دیہی کے فیصدی پانچ روپیہ آمدنی نکاسی خام سے جایداد موقوفہ کی
وہ لے سکینگے الا بجائے بجا آوری وانجام وہی مصارف معینہ امور مذہبی مندرجہ وقف نامہ کے انکو ایک
شخص مرتاض مذہب حنفیہ سے مقرر کرنا ہوگا ۔ دہم یہ کہ منقولہ جایداد حصہ چار آنہ دو اضعاف مندرجہ

نقل وقفنامہ اول

بالاحسبۃ للہ وقف کیا ہی لہذا متولی کو چاہیے کہ تعمیل شرائط وقف میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں ورنہ عنداللہ
سوا خذہ دار ہوں گے اور دنیا میں بدنامی و روسیاہی کی ذلت اٹھائینگے ۔

تفصیل خرچ بعد ادائی مالگذاری سرکار حال آئندہ مع مال سوائی خرچہ دیہی و زد و بکاری حصہ چہارم وقف شدہ کی بابت جسقدر ہو

خرچ مد اول قبل تعمیر و بعد تعمیر مسجد

میلاد و ستمہ ایتام — [illegible] | اماطہ — [illegible] | ذیل | الجملہ — [illegible]

۱۲ شہر

کلان رمضان و محرم و ربیع الاول — سے رسہ — [illegible]

ماہواری سوائے رمضان و محرم و ربیع الاول — [illegible] — فی شہر [illegible]

رمضان یعنی شروع سال — سیم تراویح و محرم — [illegible]

بارہ محرم یعنی شب تیرہ مع سیوم حضرت امام سید الشہدا علیہ السلام — [illegible]

شکر	دال وغیرہ	شیرینی	فانوس وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

طعام موذن	حافظ تراویح خوان	میلاد خوان	طعام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقدی مع کرایہ	طعام بارہ یوم	نذری
[illegible]	[illegible]	[illegible]

روشنی — [illegible]

شیرینی تراویح — [illegible]

۲۷ رمضان	۲۰ رمضان
[illegible]	[illegible]

عمال محمد صاحب پیش امام — [illegible]

خرچ مساجد بزرگان — [illegible]

تنخواہ سالانہ	پارچہ سالانہ	مسجد چودھری سردار محمد صاحب	مسجد محمد عظیم صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تیرہ بار — [illegible]

علاج و غیرہ و رعایات سالانہ و تنخواہ و تراویح واقع پورہ خان و فرش درست — [illegible]

دستار عید الفطر	دستار عید الاضحی	مسجد حافظ احمد صاحب	مسجد چودھری محمد الکریم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

رمضان	میلہ سید سالار	جامع مسجد پورہ ولی	مقبرہ بزرگان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

واقع مسجد محلہ قاضیانہ — [illegible]

مرمت مدا می — [illegible]

روشنی ماہواری و ظروف و فانوس و چراغ و جھاڑو مسجد و دری — [illegible]

مسالہ و چونہ و مزدوری و لکڑی وغیرہ	مزدور کی نفر
[illegible]	[illegible]

نجار یک نفر	بیلدار یک نفر
[illegible]	[illegible]

میلاد شریف کا خرچ

۱۲ ربیع الاول رمضان

روز ختم سپارہ میلاد شریف

[illegible]

بعد استادی ومرثیہ خوانی شب ختم شکر تراویح

[illegible]

ربیع الاول

[illegible]

شیرینی	فانوس ومتابیان
[illegible]	[illegible]

میلاد خوان	طعام
[illegible]	[illegible]

روز عید و ذیقعدہ

[illegible]

نیل کا خرچ

محرم	گلی ودیگی
[illegible]	[illegible]

فاتحہ بزرگان دین مع نذر وصدقہ وتوشہ حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب	عیدین ومحرم
[illegible]	[illegible]

عید	عیدین	محرم
[illegible]	[illegible]	[illegible]

روانہ روشنی قبر شریف مزار حضرت جناب مولانا ومرشدنا حضرت شاہ فخرالدین صاحب قدس سرہ وحضرت شاہ شمس الدین صاحب صاحبزادہ حضرت صاحب موصوف	فاتحہ اصحاب کبار وحضرت امام حسین علیہ السلام وغیرہ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ختم خواجگان	طعام وتقدیم مسافران وارد وصادر
[illegible]	[illegible]

تنخواہ اور دادن مسجد

[illegible]

موذن	شکستگی دروزہ ودیگر
[illegible]	[illegible]

قرآن خوانی	مولوی
[illegible]	[illegible]

طعام خوراک میلاد و ذیقعدہ

[illegible]

مد دوم یعنی رقم اول تعمیر باقی و مسجد و دو کانات و مکانات حوالی مسجد و تعمیر سراے و پھاٹک ہر چہار جانب مسجد میں خرچ ہوگی بعد تعمیر کل کے ہر بچت آمدنی خرچ ہو کر باقی ماندہ خرید زمینداری ہو کر شامل جائداد وقف ہو کر وقف متصور ہوگی

خرچ فاتحہ مدامی خلیل الرحمن واقف

مدامی

بروز فاتحہ خلیل الرحمن

خرچ مدامی ذیل کہ معظمہ وغیرہ

روانہ مکہ معظمہ

سبیل مدینہ منورہ کو روانہ ہو

یہ رقم تین یا چار سال کے بعد جب تین سو روپیہ جمع ہو واسطے حج بدل کے دیا جاوے۔

سبیل کربلاے معلی

مدرسہ مسجد وقف بنا جاریہ حنفیہ

برای قتادی ناکہ خدا دان

خرچ فاتحہ: نیاز نقدی · شکر · مسلم · حج

قرآن خوانی مدامی قیام · روشنی فرش · روشنی · خوشبو · عطر پان

تتمہ بچت آمدنی کچھ سو جو دو آئندہ جس قدر زائد صرف ہوا وقف سے سال تمام میں ہوگا وہ منافع بچت متصور ہوگا

باقی

لہذا یہ وثیقہ بحیثیت وقف نامہ اسٹامپ کامل القیمت تعدادی تین سو ستر روپیہ بے لحاظ تنقیح اسٹامپ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی بموجب حکم نمبر ... مورخہ ... جولائی ... شنبہ قمری مسودہ وقف نامہ ہذا لکھ کر بصدق ... رجسٹری کرا دیا کہ وقت ضرورت سند ہو تحریر بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۸ ہجری مطابق سی ام نومبر ۱۹۱۰ عیسوی روز دو شنبہ ... خلیل الرحمن

بقلم رودولی

بقلم محمد شمس الدین اعجاز رقم ساکن لکھنؤ محلہ درگاہ جناب حضرت عباس

العبد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود

محمد محبوب الرحمن بقلم خود

محمد محبوب الرحمن بقلم خود

مسماۃ مہربانو زوجہ ثانی خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری نام اپنا ہندی میں لکھدیا ہے

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

مسماۃ کنیز زہرہ دختر زوجہ اولیٰ خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری

مسماۃ کنیز صغرا دختر زوجہ اولیٰ خلیل الرحمن بقلم محمد احمد گذارہ دار تعلقہ بری حسب اجازت و نشانی خود بنادی

قاضی عنایت الرحمن خلف قاضی عبد الرحمن بقلم خود

امداد احمد احمدی زمیندار و معافی دار بھورکپور [illegible] بقلم خود

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

غلام احمد رسول ولد شرف رسول ساکن ردولی محلہ خواجہ حال بقلم خود

محمد یحییٰ تحصیلدار رٹائرڈ و آنریری بادر مجسٹریٹ ضلع بارہ بنکی بقلم خود

فقیر التفات احمد [illegible] سجادہ نشین احمد عبد الحق درگاہ مخدوم شیخ العالم شیخ قدس سرہ بقلم خود

چودھری سرفراز علی قانونگو پنشن یافتہ پرگنہ ردولی وغیرہ بقلم خود

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

نور الحق ولد اشرف [illegible] مشائک سید عبد الرحمن جیلانی بقلم خود

چودھری غلام حسین خواجہ حال

مسماۃ نفیسہ بی بی ہمشیرہ حقیقی خلیل الرحمن بقلم محمد احمد شوہر مسماۃ مذکورہ حسب اجازت و دستخط خود بنادی

محمد علی حسین [illegible] پنشن یافتہ سرکار سابق صدر منصرم بندوبست ساکن ردولی محلہ پورہ [illegible] بقلم خود

بقلم خود

گواہ شد

عنایت الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

احسان الدین رئیس سرای دولت و مظفر پور ساکن قصبہ ردولی بقلم خود

اشرف علی ساکن محلہ سالار گرانہ علاقہ چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

عبد الرحمن خلف چودھری غلام حسین مرحوم تعلقدار بری پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی [illegible] بقلم خود چہارم دسمبر ۱۹۱۹

فضل الرحمن خلف چودھری غلام حسین مرحوم تعلقدار بری مقام محلہ [illegible] بقلم خود ۴ دسمبر ۱۹۱۹ء

گواہ شد ۱۹ — چودھری الطاف الرحمن ابن چودھری غلام فرید صاحب مرحوم ومغفور تعلقدار بری پرگنہ رودلی مقام علی آباد بخط چہارم دسمبر ۱۸۹۱ء

گواہ شد ۲۰ — عزیز الرحمن تعلقدار بری پرگنہ رودلی ضلع بارہ بنکی بقلم خود مہر دسمبر ۱۸۹۱ء

گواہ شد ۲۱ — خواجہ رحیم الدین عرف داروغہ آغا جان ساکن کٹرہ ابو تراب خان حال قدیم ساکن وکٹوریہ گنج تھانہ چوک شہر لکھنؤ بقلم خود بمقام رودلی شریف

گواہ شد ۲۲ — محمد خلیل الرحمن خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکن بنارس محلہ قاسم باغ بقلم خود

گواہ شد ۲۳ — شہد بالکتب فی ہذا القرطاس محمد علی قماش

گواہ شد ۲۴ — علاء الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکپور وغیرہ بقلم خود

گواہ شد ۲۵ — معین الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکپور قصبہ رودلی بقلم خود

گواہ شد ۲۶ — شیخ تصدق حسین تعلقدار مینا پور بقلم خود

گواہ شد ۲۷ — غلام احمد ڈاکٹر شفا خانہ رودلی بقلم خود

گواہ شد ۲۸ — محمد یحییٰ زمیندار ومعافی دار بھورکپور وقصبہ رودلی بقلم خود

گواہ شد ۲۹ — حاجی محمد حسن خان ساکن قصبہ رودلی محلہ سالار بقلم خود

گواہ شد ۳۰ — ماناپرشاد کارندہ ومختار عام چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۱ — عبد الغفور سیاہہ نویس بمرہ چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۲ — درباری لال واصل باقی نویس بمرہ چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ شد ۳۳ — حقیر راز احمد احمدی سجادہ نشین درگاہ عالم شیخ العالم پناہ قدس سرہ بقلم خود

گواہ شد ۳۴ — عباد اللہ کارندہ جناب چودھری حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ رودلی بقلم خود

گواہ شد ۳۵ — واجد علی مختار چودھری محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ رودلی بقلم خود

گواہ شد ۳۶ — محمد ... ساکن قصبہ رودلی بقلم خود محمد کیتھی ملازم چودھری ...

گواہ شد ۳۷ — قطب علی خان ساکن قصبہ ... ضلع فرخ آباد

گواہ ـــــــــــــــ گواہ ـــــــــــــــ

تاج حسین مختار عام چودھری خلیل الرحمن صاحب بقلم خود ۔ ملک کلو دار وغیرہ سرکار چودھری خلیل الرحمن تعلقدار

بعبارت خلیل الرحمن کاتب وبسماعت غلام مرتضی مقابلہ ہوا ۔ العبد غلام مرتضے عفی عنہ نقل مطابق اصل

العبـــــــد العبـــــــد فیس [illegible] ۱ لفافہ داب

خلیل الرحمن بقلم خود غلام مرتضے عفی عنہ 16/0/0 7/0/0 4/62 0/8/0

یہ دستاویز وقف نامہ سب رجسٹرار پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی کے دفتر میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

مابین گھنٹہ ۱۰-۲۰ بجے دن کے واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی

العبـــــــد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود غلام مرتضی سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

تکمیل وتحریر دستاویز اور وقف کرنے حصص چار آنہ منجملہ ایک روپیہ جائداد مندرجہ وقف نامہ ہذا ملکیت ذاتی اپنی سے کرتا ہوں اور بوجہ اللہ واسطے دوام کے تا دور شمس وقمر شرائط مندرجہ وقف کے لیے مسمی چودھری خلیل احمد عرف خلیل الرحمن پیشہ زمینداری وتعلقداری ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم شیخ ساکن ورئیس قصبہ رودولی محلہ خواجہ حالی پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی گندم رنگ ریش بروت مخضب یکدانت بیک بر بینی وبیکانی خرد در بین الابرو کوتاہ وبالا اوسط اندام عمر تخمینا ۴۲ برس کاتب نے جبکہ ہم عہدہ دار رجسٹری بذات خاص خود جا سنتے وجانتے تھے ان کے بہ خلوص نیت وخوشی خاطر خود اصالۃً محکمہ میں آکر اقبال کیا المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبـــــــد العبـــــــد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد مرحوم غلام مرتضے سب رجسٹرار رودولی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

قوم شیخ ساکن قصبہ رودولی تعلقدار تعلقہ ہری ضلع بارہ بنکی

وضلع فیض آباد بقلم خود ۔ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

رجسٹری نمبر ۳۸۹ صفحات ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹری

العبـــــــد

نمبر میں بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء کی گئی ۔ غلام مرتضی سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

تصدیق کیجاتی ہے کہ دستاویز کی پانچویں سطر میں ۳۳ تینتیس بوضع عددی رقم وہندسہ میں اور سطر ساتویں میں ہندسہ ہزار تین سو ستاسی روپیہ دس آنہ صرف رقم میں اور سطر نویں اندرون جدول میں رجسٹر نمبر ۱ میں ہندسہ میں

بعدہ چہاردہ ہزار تین سو اٹھاسی روپیہ دس آنہ تین و نمبر شمار از ابتداے ایک انہایت سینتیس ۳۷ موضع و نمبر ہاے
حدبست موضع وار ہندسہ مین و تعداد حصہ و مالگذاری مدمحاذ تین و بعد درج تفصیل مذکورہ بالا اسکے جو
جدول خانہ دار ہیچکر تحریر ہوئی ہی سطر دسوین مین سینتیس موضع رقم و ہندسہ مین در حصہ آٹھ آنہ صرف عبارت
مین و اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین اور سطر بارہ مین آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور تیرہ مین چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ
و آٹھ آنہ اور چودہ مین آٹھ آنہ اور سولہ مین چار آنہ و آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور سطرہ مین و اٹھارہ مین چار آنہ
صرف عبارت مین و اندر جدول سطر انیس منجملہ آٹھ آنہ کی چار آنہ عبارت مین و نمبر شمار موضع از ابتداے نمبر ایک
نہایت اٹھارہ ہندسہ مین و میزان نمبر شمار اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین و نمبر حدبست موضع ہندسہ مین و
و تعداد حصہ کل یعنی سولہ آنہ و منہائی حصہ بلا وقف بارہ آنہ و منجملہ آٹھ آنہ کے چار آنہ و حصہ محمد محبوب الرحمن
مقبوضہ کاتب آٹھ آنہ باقی حصہ وقف چار آنہ و تعداد مالگذاری جسکی میزان دو ہزار ایک سو سات روپیہ تین آنہ
چھ پائی مال علاوہ رقم سوای تفصیل خانہ وار تین بعدہ سطر بیس مین چار آنہ و بائیس مین چار آنہ منجملہ
آٹھ آنہ تیس و چوبیس مین چار آنہ و سطر چھبیس مین چار آنہ عبارت مین اور سطر ستائیس مین اٹھارہ موضع
رقم و ہندسہ مین و سطر اٹھائیس مین پانچ روپیہ و تریپن مین چار آنہ عبارت مین و تفصیل خرچ مد اول ایکہزار
پانسو اڑسٹھ روپیہ مین صراحت کہ خرچ میلاد شریف بارہ شریف چار سو پچاس روپیہ بہ محاذ ذیل مد ثانی
ایکہزار اٹھاسی روپیہ تفصیل وار محدود بعبارت مندرجہ تین و محدود دوم میزان ایکہزار چھ سو تینتیس روپیہ بمحاذ
اول خرچ فاتحہ ہای خلیل الرحمن و مرمت مقبرہ وغیرہ سالانہ دو سو پچاس روپیہ بمحاذ ثانی خرچ برای مکہ معظمہ
و مدینہ و کربلا و مدرسہ و شادی نا کتخدایان سات سو چھتیس تفصیل وار بعض رقمین و تتمہ بچت آمدنی چھ سو سینتالیس
روپیہ مفصلہ بہر دو محاذ رقمین درج ہے اور بعد ختم دستاویز دستخط خلیل احمد عرف خلیل الرحمن کاتب
بخط جلی گزرہ جسکے نیچے مکرر کاتب نے بخط باریک دستخط اپنے لکھدیے ہین و گواہی چودھری محمد محبوب الرحمن
برادر حقیقی کاتب تعلقدار جودھ رعث. ہاتھ اور روشنائی پھیکی سے بگڑ گئے تھے مکرر لکھی ہی و گواہی
عنایت الرحمن بہ نمبر شمار چھتیس بائین سطر بالای شہادت محمد علی حسن حنفی گواہ نمبر ۳۸ المحرر ہے
و گواہی نمبر ۳۹ یعنی دستخط قطب علی خان جو بوجہ زیادہ ہونے روشنائی کے بگڑ گئے تھے
نیچے اسکے بخط صاف تحریر ہین اور علاوہ العبد کاتب از روے نمبر شمار چالیس گواہان ہین
اور اسٹامپ دستاویز ہذا بموجب حکم گرگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع بارہ بنکی مورخہ [illegible] جولائی [illegible]

تعمیل حکم مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۱ء بشمول مثل مسودہ وقف نامہ جو پاس کاتب کے موجود ہے تعدادی تین سو ستر روپیہ حسب منشاء دفعہ ۷ ایکٹ نمبر ۱۸۷۹ء اور احتیاطاً نقل ہر دو حکم حرف بحرف بخط انگریزی و ترجمہ فارسی بہ ثبوت ادائے اسٹامپ کامل القیمت درج ذیل ہے اور اسٹامپ دستاویز خرید خزانہ بارہ بنکی قطعہ اول قیمتی مالیتی ۹ روپیہ و ثانی قطعہ مالیتی مبلغ دو قطعہ تین سو ستر روپیہ کے بلا تحریر سارٹیفکٹ ہیں جس کے سارٹیفکٹ نہ ہونے کی بابت سوال واقف پر بموجب رپورٹ محرر خزانہ کہ اسٹامپ یکقطعہ قیمتی تین سو ستر روپیہ کا نہیں چھپتا ہے لہٰذا سارٹیفکٹ نہ ہونا چاہیئے حکم صاحب مہتمم خزانہ مشتمل بر سوال مذکور مورخہ ۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء جس کی نقل کاتب نے دفتر ہٰذا میں بہ ثبوت نہ ملنے سارٹیفکٹ کے داخل کی دستاویز وقف نامہ تحریر ہوا ہے اور بعد ختم عبارت اسٹامپ پانچ بند کاغذ سادہ وجو ذکر جس کے ہر جو پر تین جگہ دستخط کاتب ثبت ہیں اور مہر محکمہ ودستخط میرے صحیح الوصل موجود ہیں لکھی گئی ہے اور فیس رجسٹری حسب الحکم انسپکٹر جنرل رجسٹری ممالک مغربی و شمالی واودھ مندرجہ نقل حکم ۱۰ اپریل ۱۸۸۲ء مندرجہ بالا علاوہ اجرت مالیت پر جس کے روسے ۵ عه تجویز ہوا ہی لی گئی المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار ردولی

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۲۱ محرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری

منکہ خلیل احمد عرف چودھری خلیل الرحمن خلف چودھری امتیاز احمد صاحب مرحوم مغفور تعلقدار یہی ساکن
قصبہ رودولی محلہ خواجہ جان محلات رودولی تحصیل سنی گھاٹ ضلع نواب گنج بارہ بنکی کا ہون جو کہ مقر نے دروبست چار آنہ
حصص دیہات موضع نعمت پور بہری و کھیری و سنامئو و بیچالاد ایتھ و پچگولی مع شجاع گنج و بیٹر مئو و پور عادل پور و مرتہ مئو وغیرہ
دیاری برادران ضلع بارہ بنکی و موضع چند ورہ و درواہ و پارہ خالی کرتمیہ ڈپٹی کمنڈہی پور ضلع فیض آباد نیز جملہ ایک روپیہ مندرجہ
کیبوٹ جسمین حصہ بارہ آنہ ذاتی میرا اور آٹھ آنہ جناب بھائی چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب مرحوم کا ہے بذریعہ تحریر تکمیل
وقفنامہ اسامی باضابطہ بعد تنقیح اسٹامپ بذریعہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی و ثبت بدستخط
و گواہی حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب برادر حقیقی و نیز دختران و اہلیہ و دیگر اشخاص برادری و اعتنا
رجسٹری شدہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۸ء علیہ ۲۰۱ صفحات ۲۰۰ لغایت ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹر بہی نمبر ۱ محکمہ
سب رجسٹرار صاحب پرگنہ رودولی مورخہ بست و ہفتم ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۰۸ء
حسبتہ للہ وقف دوامی کرچکا ہوں جسکی تعمیل بہ پابندی جملہ شرائط و مدات مندرجہ وقفنامہ مذکورہ بالا تا حیات
بذریعہ مجھ واقف و ازان بعد بذریعہ بی بی مہرباز صاحبہ متولیہ زوجہ میری کے ہوتی ہے اور ہوا کرے گی
لیکن چونکہ بندوبست پختہ حال میں بوجہ افزونی مال گذاری سرکار توفیر خاص حصص موقوفہ میں کمی ہو گی اور
جو مدات وقفنامہ اول میں بلحاظ تخفیف لکھنے کو رہ گئی ہے اور اونکا درج ہونا لامحالہ ضروری تھا اون جملہ
مدات افزود شدہ حال کو مع ترمیم مصارف مدات مندرجہ وقفنامہ اول بتصریح درج تتمہ وقفنامہ ہذا
کرکے بنظر مآل کار و ماحصل حیات مستعار و دنیا بے ثبات ذریعہ مغفرت و زاد سفر آخرت خیال کرکے
دروبست حصص چار آنہ موضع پسٹنہ و چار آنہ موضع جوتیامئو و چار آنہ پٹی خیراللہ اشٹنگر پرگنہ رودولی معافی و
دوامی عطیہ شاہی و گورنمنٹ بہادر و چار آنہ حصہ حقوق زمینداری سالانہ و کرایہ وغیرہ بازار سلطان گنج عرف
نواگنج و ایک قطعہ باغ ترشا ہے خام درختان مع زمین حقیت و حصہ ذاتی اپنے کو بجمیع الحدود والحقوق
داخلی و خارجی باستثنائے حصہ چار آنہ موضع والمئو معافی دوامی پرگنہ رودولی جو بتخصیص واسطے زاد سفر مکہ معظمہ
و مدینہ منورہ مشروط باین شرط مستثنیٰ وقفنامہ ہذا سے کرلیا ہے کہ اگر مقر عازم سفر بیت اللہ شریف
ہوا تو فہو المراد ورنہ بدل حصہ مستثنیٰ شدہ موضع والمئو سے سفر خرچ ہوگا کہ مصارف و منات سے سے
ورنہ بحالت نہ کافی ہونے حیات مستعار کے وہ حصہ بھی بعد میرے تابع وقف ہو جائیگا اور توفیر اوسکی

دیگر جائداد موقوفہ حال وسابق کے مصارف مدات وقف میں حسب دلخواہ بلا ضرورت تحریر مجدد کے صرف ہوا کرے گی
مستثنیٰ نہ سمجھا جائیگا کوئی وارث وغیرہ میرا مستحق پانے اس حصہ چار آنہ موضع ڈال مئو کا بشرط بالا استثنا ہو گا
مشتمل دیگر حصہ چار آنہ بازار سلطان گنج وسلم ۱۲ ارباغ ترشا یا اندر آبادی قصبہ رودولی خطہ کاشتکاری شمودہ محلہ خواجہ جمال
جسکی مالیت بالاجمال بابت حصص معافیات لوروحساب رقم سیواے مجوزہ عدالت ونیز رقم ٹیکہ بازار سلطان گنج
وحاصلات باغ ترشایہ مبلغ دس ہزار روپیہ ہی حسبۃً للہ وقف کرکے بذریعہ تحریر تتمۂ وقف تابع وقف نامہ
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۸ء اقرار کرتا ہوں اور پابند شرائط ذیل ہوتا ہوں اول یہ کہ جائداد موقوفہ ہذا دوامًا تا ورد
شمس والقمر وقف رہیگی اور حصل اسکا تعلق تابع مصارف مدات وقف نامہ اول وتتمہ ہذا رہیگا۔ دوئم یہ کہ اب
بعد تحریر وتکمیل وثیقہ صحیحہ تتمہ وقف نامہ ہذا کے مجکو وارثان وقائم مقامان میرے کو کسی وقت میں اختیار
استرداد وانفساخ وانتقال کلاً وجزاً وتبدل وتغیر وتصرف بیجا محاصل جائداد موقوفہ کا حیاتہً وصرحتاً بجز
حصہ چار آنہ ڈال مئو معافی کے جو مشروط بشرط ضرورتاً مستثنیٰ از وقف کر لیا گیا ہے اور اسکا انتقال تاحیات
مجھ واہب کے اختیار میں رہیگا بموجب دفعہ ۴ وقف نامہ اول یہ بھی اور نہ ہوگا سوئم یہ کہ اس جائداد موقوفہ
حال کا بھی انتظام مطابق وقف نامہ اول کے تاحیات بلکہ ونسق مناسب متعلق بذات مجھ واقف رہے گا اور
بعد میرے مسماۃ مہر بانو زوجہ میری بذریعہ داخل خارج ومتابعت متولیانہ بموجب اختیارات وقفنامہ اول
متولی مابعد ہونگی اور پورا پورا برتاؤ جملہ شرائط دفعہ چارم سے لغایت دس مندرجۂ وقفنامہ مورخہ ۳ نومبر
۱۹۱۸ء رجسٹری شدہ جسکا نفاذ ہو چکا ہے اور جائداد موقوفہ حال کا بھی مصارف بموجب مدات مندرجہ ذیل
کے کرینگی تاانکہ مسماۃ مہر بانو متولیہ مابعد میرے کو اختیار کرنے قائم مقام کا وقفنامہ اول میں دیا گیا ہے وہ اختیار جو کہ
راقم نے نور چشم سرفراز احمد عرف بابو سلمہ کو متبنی وجانشین اپنا بذریعہ تبنیت نامہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء مصدقہ
رجسٹری ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء بہی نمبر ۴ جلد ۲ کے صفحہ [illegible] نمبر ۹ کیا ہے منجانب مسماۃ منتقل متبنی وجانشین مشتہر
نیز مبلغ [illegible] تفویض تا اشتیاق احمد ہمشیرہ زادہ مشتہر ونیز اولاد پسری اقبال النسا دختر بطنی مسماۃ مہر بانو
کے بادیگرے ہمیشہ ہوتا رہیگا اور متبنی ونیز دیگر اولاد دختر متولیہ کے منتقل بدیگر ورثایان زوجہ اولی میری
کے کسی وقت میں نہ ہوسکیگا اور نہ وہ مستحق ہونے متولی جائداد موقوفہ کے ہوں گے۔ جمال احمد صاحب
جو ہمیشہ امام مسجد مقرر تھے اب وہ موقوف ہوئے اور انکا نام خارج ہو گیا۔ لہذا یہ وثیقہ صحیح لکھکر
مصدق برجسٹری کرادیا کہ وقت ضرورت سند رہے۔ فقط المرقوم [illegible] یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۲۲ ہجری۔

موافق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۴ عیسوی مطابق ۱۰ ماہ بیساکھ سنہ ۱۳۱۱ فصلی یوم جمعہ

تفصیل جائداد موقوفہ

نمبر جدید بست	نام موضع	تعداد حصہ	پورب	حدود اربعہ: پچھم	حدود اربعہ: اوتر	دکھن
۱۱۴	لپسنہ معافی	۴۴ ر	جمعد بہرہ	اٹھر	بری	جتھیری رسول پور
۱۲۵	بونیا بو معافی	۴۴ ر	ولسہ	سرات دہورے	کرچ	سپہیا
۱۱۱ بستی جرم گنج	[illegible] مشمولہ بدواسطا گنج	۴۴ ر	رتیم گنج	پھگوے	میات نگر	بنگا نواں
		۴۴ ر	صحن درخت بیا کیان آبادی	مقبرہ غلام مرتضی و دوکان وغیرہ	دیوار باغ مرزا آغا علی خان و مقبرہ بزرگان خلیل الرحمن وغیرہ	تالاب سلامت و راستہ
۶۶ احاطہ منبہ آبادی	باغ خام مشمولہ قصبہ الہ آبادی سددری محلہ مکان کاتھا مشمولہ خواجہ جلال	مسلم	مکان لالا لال بہادر رعایا خاص	مکان سید جیلانی کلوار و مکان مدد حسین تھانہ دار و پسران ساہاپدی بی بی مریم دختر محبوب الرحمن صاحب و مکان حیدری ملا حلوائی رعایا خاص	راستہ و چاہ پختہ	راستہ و احاطہ صاحبہ کوری رعایا خاص

تفصیل رقم مصارف جو وقفنامہ اول میں تحریر ہے وقفنامہ ہذا سے شامل ہو کر خرچ ہوگا ۔

ماہانہ

میلاد شریف		ذیل مرمت وغیرہ مع مقبرہ خلیل الرحمن	
ماہانہ		ماہانہ	
رمضان شریف تراویح وغیرہ	میلاد شریف بارہ محرم سوم سید الشہدا	مصارف طعام مسافران آئندہ صرف	خرچ مساجد بزرگان
ماہ رمضان تا بارہ رمضان [illegible]	حضرت امام حسین علیہ السلام [illegible]	دار و مسجد نقدی وغیرہ [illegible]	[illegible]

میلاد شریف بارہ ربیع الاول حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	میلاد شریف ماہواری و ماہ رمضان و محرم و ربیع الاول		مسجد چودھری سرفراز احمد صاحب واقعہ محلہ پورہ خان	مسجد چودھری محمد عظیم صاحب
[illegible]	[illegible] شہر فی شہر	[illegible] شہر	[illegible]	[illegible]
وقف نامہ اول سے [illegible]	[illegible]		وقف نامہ اول سے [illegible]	وقف نامہ اول [illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
	وقف نامہ اول سے	[illegible]	مسجد چودھری عنایت احمد صاحب	مقبرہ بزرگان خاندان
	[illegible]		[illegible]	[illegible]
			وقف نامہ اول سے [illegible]	وقف نامہ اول سے [illegible]
			[illegible]	[illegible]
			مرمت مسجد و سرائے وغیرہ	فاتحہ چودھری خلیل الرحمن مع مرمت مقبرہ
			[illegible]	[illegible]
			وقف نامہ اول سے [illegible]	وقف نامہ اول سے [illegible]
			[illegible]	[illegible]

مصارف فاتحہ بزرگان دین اصحاب کبار سوائے محفل حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

فاتحہ اصحاب کبار

[illegible]	نام	تاریخ وفات	عمر سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ	۶۳	مدینہ منورہ	[illegible]		
۲	حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۴ ذوالحجہ ۲۳ھ [illegible] غرہ محرم ۲۴ھ	۶۳	"	[illegible]		
۳	حضرت امیر المومنین سیدنا ابو عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ	۸۰	"	[illegible]		
۴	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳	نجف اشرف	[illegible]		
					[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام مزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	فاتحہ ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم						
۱	حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	۱۰ محرم سنہ ۔ ھ پنجشنبہ	•	مکہ معظمہ	[illegible] شیرینی		
۲	حضرت ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۔ ربیع الاول سنہ ۔ ھ پنجشنبہ	•	مدینہ منورہ	[illegible]		
۳	حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۔ رجب سنہ ۔ ھ دوشنبہ	•	"	[illegible] "		
۴	حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا	۔ ربیع الثانی سنہ ۔ ھ چہارشنبہ	•	"	[illegible] "		
۵	حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا	۔ ذوالحجہ سنہ ۵۲ ھ یکشنبہ	•	"	[illegible] "		
۶	حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۔ شعبان سنہ ۔ ھ	•	"	[illegible] "		
۷	حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا	۔ شعبان سنہ ۴۵ ھ	•	"	[illegible] "		
۸	حضرت ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا	۱۰ صفر سنہ ۔ ھ	•	"	[illegible] "		
۹	حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا	۱۵ صفر سنہ ۵۱ ھ	•	"	[illegible]		
۱۰	حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان سنہ ۵۸ ھ سہ شنبہ	•	"	[illegible]		
۱۱	حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۔ رمضان سنہ ۶۳ ھ چہارشنبہ	•	"	[illegible]		
		میزان فاتحہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم			[illegible]	[illegible]	
	فاتحہ اسمائے نواسہ وغیرہ						
۱	حضرت سیدنا امام حسن نواسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۔ ربیع الاول سنہ ۵۰ ھ	•	مدینہ منورہ	[illegible]		
۲	حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۔ شوال سنہ ۳ ہجری	•	احد	[illegible] شیرینی		
۳	حضرت عباس رضی اللہ عنہ علم بردار	۱۰ محرم سنہ ۶۱ ھ	•	کربلائے معلی	[illegible]		
۴	حضرت محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	۔ ربیع الثانی		بغداد شریف	[illegible]		
۵	حضرت مولوی امیر علی سید الشہداء	۲۶ صفر سنہ ۔ ھ چہارشنبہ		[illegible]	[illegible]		
				میزان	[illegible]		[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	فاتحہ صاحبزادگان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم						
۱	حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ	جمادی الاول [illegible]ھ	•	مدینہ منورہ	[illegible]		
۲	حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ	۱۰ ربیع الاول [illegible]	•	"	[illegible] "		
۳	حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا	۱۲ صفر [illegible]ھ	•	"	[illegible] "		
۴	حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا	۲۵ رمضان [illegible]ھ	•	"	[illegible] "		
۵	حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا	۳ شوال [illegible]ھ	•	"	[illegible] "		
۶	حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	۳ رمضان [illegible]	•	"	[illegible] "		
	فاتحہ و چراغدان وغیرہ	نیز فاتحہ صاحبزادگان	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	اکبر شاہ و وزیر شاہ روز [illegible] بازار [illegible]	بازار [illegible]	•	رودولی [illegible]	عہ		
	میلہ سید سالار مسعود غازی رحمہ اللہ	سید سالار	•	[illegible]	[illegible]		
۲	حضرت حمید شاہ	۲۲ رجب	•	رودولی	عہ	[illegible]	
				[illegible]	[illegible]		
۳	حضرت مخدوم شاہ عبد الحق قدس سرہ العزیز	۱۵ جمادی الثانی	•	رودولی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	حضرت شیخ صفی صاحب پردہ خان	۱۳ ذیقعدہ سنہ	•	رودولی	[illegible]		
۵	حضرت شیخ صفی صاحب صوفیانہ	۱۰ شوال سنہ	•	رودولی	[illegible]		
۶	حضرت شیخ غلام محمد شاہ [illegible]	۱۷ ربیع الثانی سنہ	•	[illegible] رودولی	[illegible]		
۷	حضرت بدلا شاہ	۱۱ جمادی الثانی سنہ	•	رودولی	[illegible]		
۸	حضرت مولانا شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ العزیز	۲ ذیقعدہ سنہ		لکھنؤ [illegible]	[illegible]		

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	حضرت سید الشہدا سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ رجب سنہ [illegible]	۰	بہرائچ [illegible]	[illegible]		
۱۰	تیوہار عید الفطر	یکم شوال	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۱	تیوہار عید الضحے	۱۰ ذالحجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	فاتحہ بزرگان دین شجرہ خلیل الرحمن سوائے رسول پیران خاندان چشتیہ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم				[illegible]		
۱	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۴ محرم ۱۱۰ ہجری	۸۹	بصرہ	[illegible]		
۲	حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ محرم و قبل ۱۲ صفر ۱۷۶ھ	۰	بصرہ	[illegible]	"	
۳	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ	۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ	۰	[illegible]	[illegible]	"	
۴	حضرت خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ	[illegible] شوال ۲۶۲ھ	۱۰۲	[illegible]	[illegible]	"	
۵	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ [illegible] شوال ۲۵۲ھ	۰	۰	[illegible]	"	
۶	حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	۷ شوال ۲۸۷ھ	[illegible]	۰	[illegible]	۰	
۷	حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ محرم ۲۹۹ھ	۰	۰	[illegible]	۰	
۸	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ		[illegible]	[illegible]	۰	
۹	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible] ۳۵۵ھ	۹۵	[illegible]	[illegible]	"	
۱۰	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الاول [illegible]	۷۰	ایضاً	[illegible]	"	
۱۱	حضرت خواجہ ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible] رجب ۴۵۹ھ	۰	ایضاً	[illegible]	"	
۱۲	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	غرہ رجب المرجب ۵۲۷ھ	۹۷	ایضاً	[illegible]	"	

نقل دفتر ... مورخہ ۱۰ محرم [illegible] ھ سے

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر / سال	مقام مزار	[illegible]	[illegible]
۱۳	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ رجب [illegible] ھ و بقول ... رجب ذکور	۰	قنوج ضلع [illegible] و بقول ...	[illegible]	
۱۴	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۵ شوال [illegible] ھ و بقول ... شوال	۰	مکہ معظمہ	مہر	〃
۱۵	حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۶ رجب [illegible] ھ	۹۶	اجمیر شریف	مہر	〃
۱۶	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الاول [illegible] ھ	۵۰	دہلی شریف	مہر	〃
۱۷	حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ	۵ محرم [illegible] ھ	۹۵	پاک پٹن شریف	مہر	〃
۱۸	حضرت خواجہ علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول ھ	۰	پیران کلیر شریف	مہر	〃
۱۹	حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	[illegible]	۰	پانی پت	مہر	
۲۰	حضرت خواجہ شیخ جلال الدین کبیر الاولیا رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول [illegible] ھ	۱۰۰	پانی پت	مہر	〃
۲۱	حضرت مخدوم احمد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ جمادی الثانی [illegible] ھ	۰	ردولی [illegible]	مہر	〃
۲۲	حضرت مخدوم شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ [illegible] ھ	۰	ردولی	مہر	〃
۲۳	حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سرہ العزیز	۱۱ شعبان		ردولی	مہر	〃
۲۴	حضرت بندگی شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ جمادی الثانی [illegible] ھ	[illegible]	گنگوہ شریف	مہر	〃
۲۵	حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری قدس سرہ العزیز	۱۴ ذوالحجہ [illegible] ھ	[illegible]	تھانیسر	مہر	〃
۲۶	حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ	۸ رجب [illegible] ھ	۰	بلخ	مہر	〃
۲۷	حضرت بندگی شیخ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	یکم ربیع الثانی [illegible] ھ	۰	گنگوہ شریف	مہر	〃
۲۸	حضرت شیخ محمد صادق محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم [illegible] ھ	۰	〃	مہر	〃
۲۹	حضرت شیخ محمد داؤد قدس سرہ العزیز	۲۰ شعبان [illegible] ھ و بقول ... رمضان	۰	گنگوہ شریف	مہر	〃
۳۰	حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ العزیز	۱۳ ربیع الاول [illegible] ھ	۰	انبیٹھہ ضلع سہارنپور	مہر	〃

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر [illegible]	مقام مدفن	تعداد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱	حضرت شیخ محمد سعید میران شاہ بھلک قدس سرہ العزیز	۵ رمضان ۱۱۳۱ھ	۸۵	شہسرام	محمد شریف [illegible]		
۳۲	حضرت شاہ عنایت حسین قدس سرہ العزیز	۵ رمضان ۱۱۹۵ھ	•	بہلول پور	محمد [illegible]	"	
۳۳	حضرت شیخ عبدالکریم اخوند نفر قدس سرہ العزیز	۷ شعبان [illegible]ھ	•	رام پور	محمد [illegible]	"	
۳۴	حضرت شاہ غلام شاہ معصوم مصطفیٰ آبادی قدس سرہ العزیز	۷ جمادی الثانی [illegible]	•	رام پور	محمد [illegible]	"	
۳۵	حضرت شاہ امیر شاہ قدس سرہ العزیز	•	•	•	[illegible]	"	
۳۶	حضرت مولانا شاہ فخر الدین قدس سرہ العزیز	۲۱ جمادی الاول [illegible]					
		جمادی الثانی [illegible]	•	[illegible]	[illegible]	"	
	فاتحہ بزرگان خاندان	میران شیخ خلیل الرحمن	•	•	[illegible]		
۱	ابو الخیر [illegible] از [illegible] محمد عظیم [illegible] عظیم [illegible] پسر [illegible] احمد و عنایت احمد و [illegible] احمد	[illegible] محرم [illegible] ہجری	•	•	محمد [illegible]		
۲	چودھری محمد عظیم صاحب	۲۹ جمادی الثانی [illegible]	•	•	محمد [illegible]	"	
۳	بی بی امیرن صاحبہ زوجہ چودھری سرفراز احمد صاحب	۹ صفر [illegible]	•	• •	[illegible]	"	
۴	چودھری سرفراز احمد صاحب پسر عنایت احمد	۱۵ شوال ۱۲۵۵ھ	•	[illegible]	[illegible]		
۵	چودھری ممتاز احمد صاحب	۲۸ محرم ۱۲۶۵ [illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶	بی بی لطف النساء صاحبہ والدہ خلیل الرحمن صاحب	۲۰ ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ		[illegible]	[illegible]		
۷	حافظ مبارک علی پدر [illegible] زوجہ اولی خلیل الرحمن صاحب	۱۵ جمادی الاول [illegible]		[illegible]	[illegible]	اردو [illegible]	
۸	بی بی [illegible] زوجہ اولی خلیل الرحمن صاحب والدہ کنیز زہرا و کنیز صغرا	[illegible] شوال ۱۲۸[illegible]		[illegible]	[illegible]	اردو [illegible]	
۹	بی بی سعدی صاحبہ ہمشیرہ خود خلیل الرحمن زوجہ حفیظ الرحمن	۲۳ ذیقعدہ [illegible]		[illegible]	[illegible]	اردو [illegible]	

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	حافظ مسعود احمد صاحب پدر مہربانو زوجہ ۲ سے خلیل الرحمن	۱۱ شوال ۱۳۰۵ ہجری		[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	حاجی کریم النسا صاحبہ پھوپھی خلیل الرحمن	۰۹ شعبان سنہ			[illegible]	[illegible]
۱۲	کنیز کبرا دختر کنیز زہرا صاحبہ	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ		ردولی	[illegible]	[illegible]
۱۳	حافظ عابد علی پسر مبارک علی	۱۳ رمضان سنہ				[illegible]
۱۴	محمد احمد صاحب شوہر بی گھسیٹی صاحبہ	۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۵ھ		ردولی	[illegible]	[illegible]
۱۵	حافظ امداد احمد صاحب	۰۶ ربیع الثانی سنہ				[illegible]
۱۶	چودھری غلام فرید صاحب	۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ		علی آباد	[illegible]	"
۱۷	حاجی احمد صاحب	۲۴ رمضان سنہ ۱۳۰۱ھ		ردولی	[illegible]	"
۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب	۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ھ		[illegible]	[illegible]	"
۱۹	حافظ میاں محمد محبوب الرحمن صاحب	۱۰ رجب ۱۳۰۰ھ و ۲۹ جنوری ۱۸۹۳ء		ردولی	[illegible]	[illegible]
۲۰	مجدد احمد صاحب	۲۳ رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ		ردولی	[illegible]	[illegible]
۲۱	نانا حافظ امداد احمد صاحب	۰۲ ربیع الثانی		"	[illegible]	"
۲۲	امیرن دایہ حسین احمد	۲۴ رمضان سنہ ۱۳۲۱ھ		ردولی	[illegible]	"
۲۳	گلزار اصیل	۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ			[illegible]	"
۲۴	رحمت دایہ چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب				[illegible]	"
۲۵	ممتاز احمد عرف [illegible] پسر اقبال النسا	۲۶ رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ		ردولی	[illegible]	[illegible]
۲۶	مشتاق احمد برادر حقیقی اشتیاق احمد	۴ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ		"	[illegible]	
[illegible]	جمال احمد صاحب	۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ		"	[illegible]	"
[illegible]	بی گھسیٹی صاحبہ ہمشیرہ خلیل الرحمن صاحب				[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	عمر سال	مقام دفن	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	بی امراؤ صاحبہ مادر مہر بانو صاحبہ	•	•	•	[illegible]		
۳۰	مسماۃ کنیز زہرا صاحبہ دختر خلیل الرحمن صاحب				[illegible]		
۳۱	کنیز صغرا صاحبہ دختر خلیل الرحمن	۲۶ ربیع الثانی [illegible]	•	ردولی	[illegible]		
۳۲	بی مہر بانو صاحبہ متولیہ زوجہ ثانی خلیل الرحمن	•	•	•	[illegible]		
۳۳	بی شہر بانو صاحبہ ہمشیرہ مہر بانو	•	•	•	[illegible]		
۳۴	نور بانو صاحبہ	•	•	•	[illegible]		
۳۵	اقبال النسا صاحبہ دختر خلیل الرحمن	•	•	•	[illegible]		
۳۶	اشتیاق احمد صاحب شوہر اقبال النسا	•	•	•	[illegible]		
۳۷	حمید احمد صاحب	•	•	•	[illegible]		
۳۸	محمد [illegible] ب صاحب	•	•	•	[illegible]		
۳۹	شیخ فرزند حسین صاحب	•	•	•	[illegible]		
۴۰	امجد خان خدمتگار	۴ شوال [illegible]	•	ردولی	[illegible]		
۴۱	چودھری باقر علی صاحب محلہ سالار	۱۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ	•	ردولی	[illegible]		
۴۲	بی رحمن النسا زوجہ چودھری باقر علی	۲۲ ذالحجہ [illegible]	•	ردولی	[illegible]		
۴۳	پیش امام مسجد چودھری خلیل الرحمن صاحب حافظ عبداللطیف	•	•	•	[illegible]		
۴۴	سرید احمد صاحب پدر محمد احمد صاحب	۱۰ رمضان [illegible]	•	ردولی	[illegible]		
۴۵	محمد یوسف صاحب	۲۵ شوال ۲۰ مارچ [illegible]	•	ردولی	[illegible]		
۴۶	سعید احمد پدر سرید احمد دادا محمد احمد کے	۱۸ جمادی الاول	•	ردولی	[illegible]		
۴۷	بی سالارن زوجہ فخر الدین احمد	۱۲ محرم ۱۲۸۷ھ	•	•	[illegible]		
۴۸	حافظ علی احمد پدر حافظ سیار کعلی صاحب	۲۸ ذالحجہ [illegible]	•	[illegible]	[illegible]		

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۶۲ھ

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۹	چودھری عنایت الرحمن صاحب	۱۵ رمضان ۱۳۶۲ھ	۰	ردولی	۱۰ ربیع الثانی		
۵۰	وحید احمد عرف چھرو	۲۹ محرم ۱۳۶۰ھ	۰	رای بریلی	۱۸ "		
۵۱	خالہ بی شعور ن صاحبہ	۴ جمادی الاول	۰	ردولی	۱۸ "		
۵۲	مولوی مظفر علی صاحب	۲۲ محرم ۱۳۲۱ھ	۰	ردولی	۱۰ ربیع الثانی		

المرقوم ۲۱ محرم ۱۳۶۲ ہجری مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۴۳ء میزان فاتحہ بزرگان ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

العبـــــــــد

خلیل الرحمن بقلم خود

العبـــــــد گواہ ـــــــــــشد گواہ ـــــــــــشد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود ۔ ہندی کی نقل اشتیاق احمد ولد محمد احمد مرحوم ہمشیرہ زادہ

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود

۲۱/۳/۴۳ [illegible]

گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد

سید احمد ولد مرید احمد ساکن ردولی کنیز زہرا بقلم وحید الدین احمد رشتہ [illegible] شاہ مقبول احمد خلف شاہ نثار احمد [illegible]

محلہ خواجہ حال بقلم خود مرحوم ساکن قصبہ ردولی محلہ مخدوم زادہ [illegible]

گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد

سید محمد تقی ساکن قصبہ ردولی محلہ سالار شاہ محمد یحییٰ ساکن ردولی محلہ مخدوم زادہ اشرف علی محلہ سالار قصبہ ردولی ضلع [illegible]

بقلم خود بقلم خود حلقہ [illegible] بقلم خود

گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد گواہ ـــــــ شد

حافظ عبد الغنی ساکن قصبہ سعد پور [illegible] عبد الشکور ولد شیخ حبیب احمد سپاہی پولیس وحید الدین احمد ولد بشیر الدین احمد ساکن قصبہ

[illegible] امام مسجد چودھری خلیل الرحمن بقلم خود دفتر خلیل الرحمن صاحب [illegible] بقلم خود ردولی ضلع [illegible] بقلم خود

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۱ء رجسٹری

گواہ ——— شد ——— گواہ ——— شد ———

عوضی محمد عبد العزیز مختار عام چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری ساکن   ملک کلو ولد ملک غلام محمد دارو غسہ

رودولی محلہ سحری پرگنہ رودولی بقلم خود   بقلم خود

مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری ساکن رودولی نے

دفتر سب رجسٹرار رودولی میں آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۱ء مابین گھنٹہ دس و گیارہ بجے کے پیش کی۔ العبد

غلام مرتضی
سب رجسٹرار
رودولی

العبد ———

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود

تکمیل تحریر دستاویز ہذا کو مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری

قوم شیخ ساکن رودولی محلہ جدوال پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور اوسکو عہدہ دار رجسٹری

کنندہ شخصاً پہچانتا ہے

العبد ———

چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد مرحوم تعلقدار تعلقہ بری ساکن قصبہ رودولی

بقلم خود بتاریخ بستم جون ۱۹۱۱ء عیسوی

العبد ———

بتاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۹۱۱ء   غلام مرتضی سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۱ جلد ۴۴ کے صفحات ۳۰۳ لغایت ۴۴ میں نمبر ۲۱۷ پر آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۱ء رجسٹری کی گئی

العبد ———
غلام مرتضی سب رجسٹرار رودولی

تصدیق کی جاتی ہے کہ دستاویز کی سطر جس ماسبق گیارہ دسمبر ۱۹۱۱ء بجمیع طرح سو چھیاسی تا ایکسو بیاسی

لغایت ایکسو تیسرے جلد میں سے نمبر ایک مورخہ ستائیس ربیع الثانی تیرہ سو نو ہجری مطابق بیس نومبر

سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی و سطر سات ہندسہ میں اور اٹھارہ میں سو نو آنہ اور بعد پانچ سو ننانوے

سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی اور سطر بائیس میں دفعہ میں اور سطر ماسبق تیس نومبر اٹھارہ سو اکانوے

عیسوی اور ستائیس میں سنہ انیس سو تین عیسوی اور اٹھائیس میں تیس اکتوبر سنہ انیس سو تین عیسوی

بہی نمبر تین جلد دو صفحہ اکاون نمبر نو ہندسہ میں اور آخر میں بعد ختم تاریخ مہر عدالت و تعداد حصص

و تفصیل جائداد و تفصیل رقم مصارف سات سو اٹھائیس روپیہ آٹھ آنہ قرضہ دار رقمیں و بند مصارف

فاتحہ بزرگان دین نمبر شمار ہندسہ میں و تعداد عمر و تاریخ وفات ہندسہ میں و تعداد و رقم خرچہ رقمیں حصص

جابجا رقم گندہ ہو گئی ہے اور آخر مین رقم فاتحہ مظفر علی آمدہ آند سکونت شجت دستخط عبد الغفور
وغیرہ ان کل ایکسو بیاسی روپیہ بارہ آنہ کی گندہ ہو گئی ہے رقمین ظاہر ہوتا ہے کہ لکھی گئی مین نقش

العبد ـــــــــــــــــ

غلام مرتضے سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار

گنگا پرشاد سنگہ نے نقل کی

العبد ـــــــــ

گنگا پرشاد سنگہ

غلام مرتضی نے مقابلہ کیا

العبد ـــــــــ

غلام مرتضی

نقل وقفنامہ سوم مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۰۲ء

[illegible]

[illegible] سال قبضہ [illegible] خواجہ حالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مرحوم [illegible] وقفنامہ اول [illegible]

[illegible] رجسٹری شدہ [illegible] وقفنامہ [illegible]

[illegible]

[illegible] وقفنامہ [illegible]

[illegible]

[illegible] وقفنامہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقفنامہ [illegible]

[illegible] وقفنامہ اول [illegible]

[illegible]

[illegible] وقف [illegible]

مسافران وارد و صادر سراے جو بلا کرایہ و قیمت ہے اور ہمیشہ بدستور رہیگا سواے مصارف مسجد کے منافع [illegible]
وو دیگر کو [illegible] پرگنہ رودولی خرید ذاتی اپنے کو جو علاوہ دیہات وقفنامہ مقرر ہے بنام [illegible] وقف مسمیان علی محمد
بابالی کبیر زوجہ [illegible] چودھری غلام عباس چودھری غلام حسین [illegible] بابت [illegible] بعوض مبلغ
تمہید کیا ہے [illegible] جملہ انتقالات بملکیت [illegible] اور [illegible] محمد [illegible]
مشمولہ ضلع [illegible] صاحب [illegible] مالگذاری [illegible] اور [illegible]
[illegible] مالگذاری [illegible] بارہ بنکی [illegible]
[illegible] مالگذاری [illegible] چودھری [illegible] بنام [illegible] ہوچکا ہے اوسکو مع [illegible]
الحقوق [illegible] بلا استثنا کسی [illegible] و کسی حق و کسی متعلقہ حال و آئندہ کے بصارف سراے تابع وقف کرکے
[illegible] وقف [illegible] قرار کرتا ہوں اور [illegible] مذکورہ ہمیشہ تابع وقف رہیگی اور [illegible]
منافع [illegible] مالگذاری و [illegible] عمارت متعلقہ سراے [illegible]
[illegible] وقف [illegible] اور خرچ اونکا [illegible]
مصارف مدات وقفنامہ اول و ثانی کے ہمیشہ رہیگا و [illegible] قائم مقامان وتبنی میرے کو کبھی اور کسیوقت
مین کسی طرح کی [illegible] دست اندازی [illegible] کسی جائداد موقوفہ سابق و حال مین نہوگا اور نہ وہ مستحق دعوی جائداد
موقوفہ ہوسکینگے [illegible] انتقال و تغیر تبدل [illegible] کا [illegible] ہوسکیگا اور
[illegible] وقف [illegible] وقفنامہ اول و [illegible] وقف [illegible] ہوسکے اور [illegible]
اور میرے مساۃ بی بی [illegible] سرفراز [illegible] و [illegible] اور [illegible]
[illegible] بی بی [illegible] کو [illegible] قائم مقامی میرے [illegible] حاصل ہوسکے [illegible] اولاد
زوجہ اوسکے کو کوئی تعلق و واسطہ کسی وقت مین کسی [illegible] و حال و سابق مین نہوگا اور نہ وہ مستحق [illegible]
و مداخلت و دست اندازی ہوسکینگی [illegible] وقفنامہ [illegible] جائداد [illegible] خرید [illegible]
رودولی ملکیت ذاتی اپنی کا [illegible] مصارف متعلق وقفنامہ [illegible] خرچ [illegible]
مسافران سراے [illegible] ذاتی جو تابع وقف ہمیشہ رہیگی [illegible] وقفنامہ اول و دوم کے مصارف
مسجد مدات قبل ہوگا اور [illegible] درست و تعمیرات [illegible] وقفنامہ اول و ثانی [illegible]
[illegible] خرید جائداد [illegible] میرے [illegible] تفصیل [illegible]

نقل وقف نامہ سوم مورخہ ۲۷ اردی بہشت [illegible]

وقف میں کمی کریں یا تحقیق کریں لہذا وقف نامہ ہذا ۔ بہ خاتمہ ملفوظ شریف جناب قطب العالم حضرت شاہ مخدوم عبدالحق قدس سرہ کے تحریر کر کے طبع کرا دیا کہ بخوبی اعلان وقف نامہ جات بقید جائداد موقوفہ ہو جاوے اور بندگان خدا کو اختیار رہے کہ بحالت ہونے تعمیل شرائط مندرجہ کے حسبۃ للہ حاکم وقت کو اطلاع کریں اور ملفوظ شریف پیش کر کے متولی کو پابند تعمیل مدات متعلقہ وقف کریں کہ متولی خلاف ورزی نہ کرے اور پابند تعمیل شرائط متعلقہ وقف رہیں ۔

تفصیل جائداد موقوفہ حصہ دو آنہ موضع برالوان پرگنہ ردولی جو بذریعہ خرید ذاتی ہے اور متعلق مصارف سراسکہ وقف کیا گیا بنمبر جلد بست ۵۲ ۔

نام بائع	تعداد حصہ	نکاسی خام	منافع مالگذاری	بچت منافع
چودھری علی محمد	۱ر	•	•	•
چودھری غلام حسین	۲ پائی	•	•	•
مسماۃ بی بی کنیز فاطمہ زوجہ غلام عباس	۲ پائی	•	•	•
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حدود اربعہ

پورب	پچھم	اتر	دکھن
چندورہ	لوہٹی سرہکان	اشہ	بستی نظام الدین پور
"	"	"	"
"	"	"	"

تفصیل خرچ — [illegible] منافع برالوان حصہ ۲ر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متعلق سرائے حمام مسافران وغیرہ

[illegible]

[illegible]

خاکروب

[illegible]

چوکیدار

معماران

[illegible]

[illegible] رقعہ دستخط [illegible] فروری [illegible]

سو کا روپیہ [illegible]	پیاری [illegible] رمضان
[illegible]	[illegible]

[illegible] واقع [illegible] وصیت نامہ اول میں
[illegible] رضامندی [illegible]

[illegible] مولوی [illegible] علی صاحب سید الشہدا [illegible] موضع
[illegible] خلیل الرحمن

[illegible]

گواہان	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]	مالی واقفیت [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خلیل الرحمن [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	خلیل [illegible] خلیل الرحمن [illegible]

گواہ ـــــــ شد ـــــــ گواہ ـــــــ شد ـــــــ گواہ ـــــــ شد

حافظ عبد الغنی پیش امام مسجد چودہری خلیل احمد عرف خلیل الرحمن صاحب بقلم خود

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود

باقرار کاتب شمس الحق خلف ناظم احمد گذارہ دار تعلقہ بہری بقلم خود

گواہ ـــــــ شد ـــــــ گواہ ـــــــ شد ـــــــ گواہ ـــــــ شد

رام ہرک لال ولد منا لال ساکن موضع کچہری براہ و در نویس دفتر چودہری خلیل الرحمن صاحب تعلقدار بقلم خود

شاہ محمد یحییٰ زمیندار موضع پور گجور بقلم خود

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود

وصول ہے

گواہ ـــــــ شد

میر قاسم علی ولد کاظم علی ساکن رودولی محرر سہ فیاضیہ بقلم خود

چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بہری ساکن رودولی نے دفتر سب رجسٹرار میں آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۸ء مابین گھنٹہ ۱۲–۱ بجے کے پیش کی

العبد ـــــــ العبد

خلیل الرحمن بقلم خود

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار رودولی

تکمیل تحریر دستاویز کو مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بہری قوم شیخ ساکن رودولی محلہ خواجہ حال پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور وہ نکو ہندار رجسٹری کنندہ خود [illegible] شناخت

العبد

چودہری خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد مرحوم تعلقدار بہری بقلم خود ۲۰ فروری ۱۹۳۸ء

تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۳۸ء

العبد
غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ا جلد ۴۸ کے صفحات ۳۱۴ لغایت ۳۲۳ میں نمبر ۹۰ پر آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۳۸ء رجسٹری کی گئی

العبد
غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار رودولی

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی غلام مرتضیٰ نے مقابلہ کیا

العبد ـــــــ العبد

گنگا پرشاد سنگھ

غلام مرتضیٰ

مہر سب رجسٹرار رودولی

تصدیق کی جاتی ہے کہ سطر پانچویں میں گیارہ دسمبر سنہ اٹھارہ سو بیاسی عیسوی اور ساتویں میں
سنہ تیرہ سو بائیس ہجری و آٹھ اپریل سنہ انیس سو چار اور سطر چودہ میں تیئیس نومبر سنہ اٹھارہ سو
اکانوے عیسوی ہندسہ میں اور اٹھارہ میں دو ہزار تین سو بیاسی روپیہ گیارہ آنہ چھ پائی رقمیں اور انیس
میں نمبر ستائیس ہندسہ میں دو سو سینتالیس روپیہ ایک آنہ رقم و حصہ میں نمبر دو حصہ تاریخ سمات الکتیوب نمبر
نوے ہندسہ میں و اشتر روپیہ دو آنہ رقم تین اور سطر تیس میں گیارہ دسمبر سنہ اٹھارہ سو کانوے و آٹھ
اپریل سنہ انیس سو چار ہندسہ میں و آٹھ میں حصہ دو آنہ بقیہ لگان سی زمالگذاری و کیفیت منافع و تفصیل خرچ
قسم وار علیحدہ علیحدہ نتیجہ رقمیں ظاہر ہوتا ہے لکھی گئی ہیں ——————

غلام مرتضی سید جعفر ابرار دولی ضلع بارہ بنکی

مہر سید جعفر ابرار
ردولی

شجرہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شاہ امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الکریم عرف آلحی قنبر ماچھیوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عنایت احمد بلاپوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید بھیکہ ابو یوسف حسینی میاں والی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد ثانی النوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد صادق محمد فتح اللہ حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰہی حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیاء علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند سید الاولی عطای رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۂ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمای گرامی عاقبت فقیر شاہ احمد ردولوی بخیر گردان۔ فقط

دوازدہ تسبیح جہر خاندان چشتیہ بہیں طور کہ نوشتہ شد

استغفار سہ بار درود سہ بار کلمہ طیب سہ بار و نام سید شاہ میران بھیکہ سہ بار بعد این اختتام دو صد مرتبہ لا الہ الا اللہ بعد این اختتام الا اللہ چہار صد بار بعد این اختتام اللہ اللہ ششصد مرتبہ

طریق ترتیب کردو ورد خاص پیران چشتیه صابریه است هزار مرتبه بسم الله الرحمن الرحیم قبل از دو منزل بجو اند
بعده استاده شده سر برهنه کرده و پاسے راست بر پاسے چپ نهاده دو هزار مرتبه یا ربّ براسے
ترقی دنیا و ربّ براسے ترقی شوق الٰهی و یا ربّ براے تخریب دشمن و یا رب براسے
بعده در سجده رفته یاحی یا قیوم المستغیث
خواند سر از سجده بر داشته هر مطلبی که دارد از خدا جل و علا درخواست نماید یاحی یا قیوم دو هزار مرتبه
بعد نماز عشا خوانده سر برهنه نشسته یاحی یا قیوم برحمتک المستغیث هشت مرتبه خواند بعده آنچه خواهد دعا نماید
بعد چهار رکعت نفل بجو انداز آنچه خواهد بجا آید و بقرأت هزار مرتبه۔
روز پنجشنبه مقام شاه گنج در مکان حمام واقع باغ از دست امیر شاه صاحب طریقه چشتیه صابریه
سنه ۱۲۶۹ هجری مطابق سنه فصلی ماه هندی عهد واجد علی شاه و نیابت نواب علی نقی خان بهادر

شجره چشتیه صابریه

بسم الله الرحمن الرحیم
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا و مرشدنا شاه فخر الدین احمد رونا هوی رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه امیر صاحب مولانا رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه غلام شاه صاحب رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه عبد الکریم صاحب عرف [illegible] لقمر پامپوری رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه عنایت چهلوکپوری رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سید بهیک ابو یوسف ترمذی سیوانی رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد گنگوهی رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰهی حنفی گنگوهی رحمة الله علیه
الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد فتح الله حنفی گنگوهی رحمة الله علیه

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیا علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عالی حضرت سند الولی عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

الٰہی بحرمت این اسمائے گرامی عاقبت فقیر خلیل الرحمٰن بخیر گردان

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد جناب چودہری خلیل الرحمٰن صاحب واقع ردولی از سر آمد سخنوران فارسی جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیزؔ مد ظلہ العالی

زبدۂ عصر خلیل الرحمٰن
خلیقش صاحب اخلاق عمیم
رہنما بہر دو دین کار بہے
عزت و عظمت و دولت بگر

بندۂ خاص خداوند جلیل
سیرتش جامع اخلاق جمیل
گشت با کرد و دریں راہ سبیل
از کند طوف حرمش جبرئیل

آنکہ در اصل فرید و ممتاز
مسجدے ساختہ از راہ خلوص
سنت آں ہمت چہ کردہ
سال تاریخ بگفت عزیزؔ

در رہ دین گشتہ بجست و قبیل
کرد حاصل از زمان اجر جزیل
بستہ دل الرحمٰن و تقرب خلیل
کعبہ در ہند بنا کرد خلیل
۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ بنائے مسجد جناب چودہری خلیل الرحمٰن صاحب نتیجہ طبع عالی جناب حافظ محمد عبد المجید خان صاحب رامپوری وارد ردولی

یہ کیا مقام ہے سبحان ربی الاعلےٰ
نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی
ہر ایک نقش میں نقاش کی ہے جلوہ گری

الٰہی کس نے بنایا ہے ایسا بیت اللہ
شنا ہے اسکو یہ آنکھوں سے دیکھا بیت اللہ
دکھا رہا ہے تماشا کسی کا بیت اللہ

سنا مجید نے ہاتف سے مصرع تاریخ
خلیل نے یہ بنایا ہے اچھا بیت اللہ

	مادۂ تاریخ تعمیر مقبرہ	
	مقبرۂ خلیل الرحمن	
	۱۳۱۵ سنہ ہجری	
	مادۂ تاریخ تعمیر سرائے	
	خلیل الرحمن کی یہ سرائے	
	۱۳۲۰ سنہ ہجری	
	یادداشت	

واضح رہے کہ جائداد وقف اول کی حصص دیہات ریاست مین مشترکہ ہے چہارم حصہ آمدنی نکاسی تمام کی ضلعدار و سپاہی لازم تحصیل و وصول کرتے ہین و تنخواہ چہارم وقف مسجد سے پاتے ہین چونکہ ولیہ وقف زوجہ میری ہے اور میرا قایم مقام سرفراز احمد عرف بابو سلیہ بذریعہ تبنیت نامہ رجسٹری شدہ کے قرار پایا ہے جس تبنیت نامہ کی نقل ذیل مین طبع کیجاتی ہے لہذا اس تبنیت نامہ کی رو سے ولیہ وقف جب چاہے بمقابلہ تبنی کے بٹوارہ حصہ وقف کا کرا سکتی ہے اور بعد بٹوارہ دیہی چہارم ہر موضع مین نام زدہ وقف کی قایم ہوگی اور تحصیل وصول بعد بٹوارہ کے متولیہ وقف کریگی فقط۔ نقل تبنیت نامہ بنام سرفراز احمد عرف بابو متبنی قایم مقام محمد راقم خلیل الرحمن —

	نقل تبنیت نامہ	

منکہ چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم تعلقدار تعلقہ ہری ساکن قصبہ ردولی ضلع

خواجہ عالم تحصیل [illegible] ضلع بارہ بنکی کا ہوں۔ چونکہ مقر نے باوجود ہونے اولاد پسری کے بہ تقاضائے دلی
خواہش ذاتی برخوردار سرفراز احمد عرف بابو پسر بطنی مسماۃ اقبال النساء صاحبہ دختر حقیقی اپنی کو زمانہ
پیدائش سے بہ تخصیص پرورش فرزند متبنیٰ و جانشین اپنا کیا ہے لہذا بنظر آل کار بطور واقعی بذریعہ
تحریر تبنیت نامہ ہذا اقرار کرتا ہوں کہ برخوردار سرفراز احمد عرف بابو سلمہٗ متبنیٰ و جانشین میرا بجائے فرزند
صلبی میرے کے ہے اور جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حقیت و ملکیت مقبوضہ و مملوکہ میری کا جو بعد میرے
باقی رہے یا آئندہ باستحقاق حقیت پیدا و حاصل ہو مالک و قابض فرزند مذکور ہوگا اور جو اختیارات لڑکے کو
بعد وفات اپنے باپ کے جائداد متروکہ پدری میں ہو سکتے ہیں وہ سب اختیار مالکانہ بجنسہٖ و بعینہٖ برخوردار
مذکور کو میری جملہ ہر قسم کی جائداد متروکہ میں حاصل ہوں گے اور بمقابلہ فرزند متبنیٰ و جانشین میرے کے
کوئی اور پسر و وارث [illegible] کچھ استحقاق بابت جائداد متروکہ میری میں سر مو عند الشرع والحکام نہ ہوگا
لہذا یہ وثیقہ بحیثیت تبنیت نامہ کہ متبنیٰ و فرزند ہونا برخوردار سرفراز احمد عرف بابو مذکور پیش حکام و
روسائے جوار و اشخاص برادری و جملہ عزیزان مسلم الثبوت و اظہر من الشمس ہے اور کسی کو حالاً آئندہ جائے گفت
نہ ہو سکے حسب منشاء قاعدہ ۱۳۹ تشریح ۳ باب ہشتم سول حصہ دوم کو [illegible] سٹامپ [illegible] سے
لکھ کے رجسٹری کرا دیا کہ سند رہے۔ مرقوم ہفتم ماہ رجب المرجب [illegible] ہجری مطابق [illegible] ماہ اکتوبر [illegible] یوم جمعہ

العبد

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

اشتیاق احمد ولد محمد احمد — مسماۃ بی بی [illegible] — چودھری [illegible]

گزارہ [illegible] بقلم خود — خلیل الرحمن بقلم اشتیاق احمد — ساکن [illegible] بقلم خود

گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

اقبال [illegible] بقلم خود — شمس الحق بقلم خود — [illegible] بقلم خود — [illegible]

نقل تہنیت نامہ

گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
فرزند حسین بقلم خود	وحید الدین ولد مولوی شرف الدین ساکن قصبہ ردولی محمد خواجہ علی تعلقدار [illegible] خلیل الرحمن تعلقدار بقلم خود	حفیظ الرحمن بقلم خود	عبد الغفور ولد شیخ حبیب اللہ ساکن ردولی محلہ ملکزادہ بقلم خود
گواہ شد	**گواہ شد**	**گواہ شد**	**گواہ شد**
چودھری الطاف الرحمن خلف چودھری غلام فرید صاحب مرحوم بقلم خود	قاضی عبد الرحمن بقلم خود	نواب علی ولد مولوی مرتضیٰ بقلم خود	عبد الوہاب بقلم خود
گواہ شد	**گواہ شد**	**گواہ شد**	**گواہ شد**
بنارسی لال مہاجن ردولی بقلم خود	گنیشی لال کستری بقلم خود	فرید الدین نعمانی بقلم خود	سید ابو الحسن [illegible] تفضیلی بقلم خود
گواہ شد	**گواہ شد**	**گواہ شد**	**گواہ شد**
یار علی بقلم خود	شرف الدین احمد بقلم خود	حکیم مرزا احمد عسکری عفی عنہ بقلم خود	ہندی کی نقل
گواہ شد	**گواہ شد**	**گواہ شد**	**گواہ شد**
رام ہرکھ پٹواری [illegible] بقلم خود	بخط ہندی رام لال مہاجن بقلم خود	اصغر علی ہیڈ ماسٹر انگریزی اسکول بقلم خود	اشرفی لال پٹواری لغت پور بقلم خود
گواہ شد	**گواہ شد**	**گواہ شد**	**گواہ شد**
عبد الحکیم نمبردار یعقوب پور وغیرہ بقلم خود	سید حسین عفا اللہ عنہ بقلم خود	سید مہدی علی عفی عنہ	اشرفی لال پٹواری چھند خادم بقلم خود

العبد

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود

مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری ممتاز احمد تعلقدار ساکن تعلقہ ردولی نے دفتر سب رجسٹرار ردولی میں آج بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء بین گھنٹہ ۱۰ و ۱۱ بجے کے بذریعہ کمیشن پیش کی

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی

تکمیل تحریر دستاویز کو مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری مشتاق احمد تعلقدار تعلقہ ٹکری قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور اوکو معہ ذریعہ رجسٹری کنندہ خود دیکھا جاتا ہے۔

چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری مشتاق احمد تعلقدار تعلقہ ٹکری ساکن ردولی بقلم خود ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء

بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۴ جلد ۵۵ کے صفحہ ۱۵ میں نمبر ۹۴ پر آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء رجسٹری کی گئی

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی

کمیشن	فیس	اجرت	الفاظ
۱۰/	۱/	۱۵/	۲۱۶

مہر سب رجسٹرار ردولی

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی غلام مرتضیٰ نے مقابلہ کیا

گنگا پرشاد سنگھ — غلام مرتضیٰ عفی عنہ

قطعہ تاریخ وقف نامجات وغیرہ تخرجہ اعداد لفظ جراکہ دوازدہ است از رشحات کلک سید جلال اندرابی

چودھری صاحب والا رتبت	ہے شنا جنکی مرا ورد زبان
وقف کی اونکی چھپیں جب سندیں	دیے ملفوظ مخدوم جہان
لاجواب اکبر نے سال لکھا ۱۲	نقل اوقاف خلیل رحمان